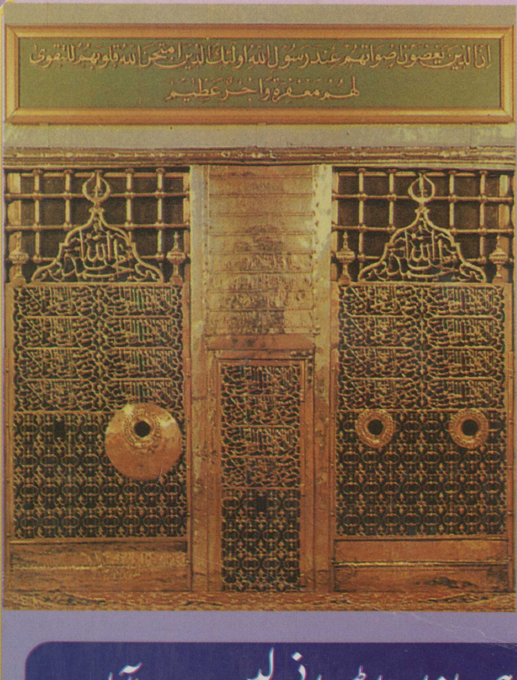
بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل میں سرکار کی چاہت کے دیئے روشن کر
چاک ہوجائے گا تیرا شبی کا دامن

زینُ الاصفیاء فی دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم



تحریر
حضرت علامہ صاحبزادہ سید
محمد زین العابدین شاہ راشدی
دامت برکاتہم العالیہ

باہتمام
حاجی محمد عبدالرزاق سہروردی قادری

ناشر
ادارہ زین الاسلام
آستانہ قادریہ، شاہی بازار، ایڈوانی لین، حیدرآباد

دل میں سرکار کی چاہت کے دیئے روشن کر
چاک ہوجائے گا تیرا شبی کا دامن

زین الاصفیاء فی دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر

حضرت علامہ صاحبزادہ سید

محمد زین العابدین شاہ راشدی

دامت برکاتہم العالیہ

باہتمام

حاجی محمد عبدالرزاق سہروردی قادری

ناشر

ادارہ زین الاسلام

آستانہ قادریہ، شاہی بازار، ایڈوانی لین، حیدرآباد

سلسلہ اشاعت نمبر 3

☆ نام کتاب : زینُ الاصفیاء فی دیدار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ مصنف : صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

☆ کمپوزنگ : منظور احمد (الرزاق کمپوزروس اینڈ پرنٹنگ ایجنسی)

☆ پروف ریڈنگ : حافظ شیراز احمد پاٹولی

☆ باراول : محرم الحرام ۱۴۳۱ھ جنوری 2010ء

☆ ناشر : ادارہ زین الاسلام حیدرآباد

☆ ہدیہ : =/100 روپے

ملنے کے پتے

☆ آستانہ قادریہ شادمان ٹاؤن ملیر کراچی

☆ سہروردی فارما بابری لین نزد نورانی مسجد چھوٹکی گھٹی حیدرآباد

☆ مکتبہ غوثیہ نزد عسکری پارک پرانی سبزی منڈی کراچی

☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ☆ مکتبہ سخی سلطان چھوٹکی گھٹی حیدرآباد

☆ مکتبہ برکات المدینہ بہار شریعت مسجد بہادرآباد کراچی

☆ مکتبہ قادریہ نزد چوک میلاد مصطفیٰ سرکلر روڈ گوجرانوالہ

☆ احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی

☆ منہاج القرآن سیل سینٹر ضیاء مارکیٹ سرگودھا

☆ چشتی کتب خانہ جھنگ بازار فیصل آباد ☆ مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساہیوال

☆ عطار کتب خانہ بازار کلاں نزد دودروازہ سیالکوٹ

☆ شبیر برادرز ۴۰۔بی اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ عطاریہ لنک روڈ صادق آباد

☆ کاظمی کتب خانہ نوری مسجد داتا روڈ رحیم یارخان

☆ کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اندرونِ بوہر گیٹ ملتان

☆ رضوی کتب خانہ چوک مرکزی جامع مسجد خانیوال

فہرست مضامین

انتساب

فقیہ ہیچمدان اپنی یہ تالیف لطیف جناب حاجی محمد صدیق میمن (کھارادر) کے نام معنون کرتا ہے کیوں کہ اس تحریر کے دوران ان کے کتب خانے سے خوب استفادہ کیا۔

قارئین کرام سے استدعا ہے کہ وہ مرحوم محمد صدیق میمن کی مغفرت اور بلند درجات کے لئے ہاتھ اٹھا کر ضرور دعا کریں اور کچھ نہ کچھ کلام پڑھ کر اس کا ثواب مرحوم کے روح کو بخش دیں۔ شکریہ

فقیر ناکارہ زین الاصفیاء فی دیدار مصطفیٰ ﷺ کو اپنے استاد ذی وقار، واقف اسرار یزدانی، قافلہ سالار روحانی ناظر جمال حقیقت استاد العلماء مولانا مفتی محمد قاسم جتوئی دامت برکاتھم وفیوضاتھم العالیہ کے نام منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

اُفتدز ہے عزّ وشرف

فقیر زین العابدین راشدی

غفرلہ الھادی

کیا بات نبی ﷺ کی نسبت کی

کچھ ہجر نبی ﷺ کی بات کرو، آنکھوں سے کہو برسات کریں،
حرکت میں ذرا نہ آئے زباں، بس اشک بیاں حالات کریں،
کیا بات نبی ﷺ کی نسبت کی، ہر حالت میں کام آتی ہے،
تقدیر بھی سمت بدلتی ہے، جب دل سے دعا سادات کریں،
بندوں کا کام خدا کو بھی لگتا ہے، بہت ہی جو اچھا،
وہ کام یہی تو ہے واللہ، بس مِدح نبی دن رات کریں،
قرآن کے ہوتے ہوئے ہم کو، اب اور کتاب کی کیا حاجت،
نصرانی یہودی بھی رخصت، انجیل کریں تورات کریں،
لے آؤ سلاموں کے گجرے، لے آؤ درودوں کے تحفے،
دربارِ محمد ﷺ میں آکر، یہ پیش انہیں سوغات کریں،
وہ جب کہ سراپا رحمت ہیں اور رحمت بن کے آئے ہیں،
پھر ان کے در والا سے نہ کیوں ہم آ کے طلب خیرات کریں،
جو ان کے عاشق ہوتے ہیں، کم کھاتے ہیں کم سوتے ہیں،
باتیں بھی بہت کم کرتے ہیں، کریں بات تو ان کی بات کریں،
اس زندگی کو اوقاف ریاض ہوتے ہیں، بڑے ہی تلخ مگر،
لے لے کے نام نبی ﷺ شیریں اس زیست کے ہم لمحات کریں،

شوقِ ملاقات

صحابیِ رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا:

میری اُمت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ میرے بعد ہونگے، ان میں سے کسی ایک شخص کی یہ تمنا ہوگی کہ کاش اس کے تمام اہل اور مال کے بدلے میں اس کو میری زیارت ہو جائے۔

(صحیح مسلم ۳۷۹ ج ۲ مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی،
مسند امام احمد ۱۷۰ ج ۵ مطبوعہ بیروت)

ان کی محبت ان دیکھی ہوگی اور ان دیکھی محبت کی رسول پاک کے یہاں بڑی قدر ہے اور بتایا گیا کہ ایسے عاشق بھی ہونگے جو کہ بال بچے اور مال دولت کے ذخائر کے بدلے آپ ﷺ کا دیدار کے طلبگار ہونگے۔

اس کا ثبوت اولیاء اللہ کے حیات طیبات ہیں جنہوں نے تزکیہ نفس کے ذریعے خواہشات کو مار دیا ہے، جنہیں دنیا سے کوئی غرض نہیں، شب و روز اللہ و رسول کی فرمانبرداری اور محبت میں بسر ہوتے ہیں۔ دن میں پبلک کی خدمت اور رات شوق ملاقات میں گذرتی ہے۔ سبحان اللہ

نقش اول

الحمدلله رب العٰلمین و العاقبۃ للمتقین و الصلواۃ و السلام علیٰ امام الاولین و الآخرین خاتم الانبیاء و المرسلین سیدنا محمدن المصطفیٰ احمد المجتبیٰ و علیٰ الہٖ الطیبین الطاھرین و اصحابہ الکاملین الراشدین و امھات المومنین و علیٰ سائر اولیاء اُمتہ و علماء مِلتہ اجمعین ۔

اما بعد فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

ذرہ عشق نبی ﷺ از حق طلب
سوز صدیق و علی از حق طلب

عاشقانِ مصطفیٰ، حضور محمد مصطفیٰ ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھتے ہیں، گھر گھر محفل میلادالنبی برپا کر کے سرکار ابدقرار ﷺ کے سراپا اقدس کو سماعت کر کے دل و دماغ میں بٹھاتے ہیں، جس سے عمل کی تحریک اٹھتی ہے، ادائے مصطفیٰ کو دل سے عزیز رکھتے ہیں اور انہیں اپنانے میں دل و جان سے کوشش کرتے ہیں، جب محفل میں سراپا اقدس کو دل و دماغ میں بٹھا چکے تو تصور رسول ﷺ کا ان پر غلبہ ہوتا ہے، اسی لئے اختتام محفل پر کھڑے ہو کر سراپا اقدس مطہر و منور کو خیال میں رکھتے ہوئے نہایت عقیدت و محبت سے سوز و گداز میں صلواۃ و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

خلفاء راشدین، اہل بیت عظام، صحابہ کرام، اولیاء اللہ، صوفیائے کرام اور علماء ربانین کے عقائد و نظریات پر عاشقانہ مصطفیٰ عمل پیرا ہوتے ہیں۔

فقط اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ عملی طور پر دیدار مصطفیٰ کیلئے وظائف بھی پڑھتے ہیں۔ جو دیدار مصطفیٰ کی سچی طلب، تڑپ، فکر اور خیال پاک میں رہتے ہیں، وہ خوش نصیب دیدار کے عمل کی ادائیگی کیلئے راتیں جاگ کر اُجالا کرتے ہیں، ایسے باکمال عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ، دیدار مصطفیٰ کی دولت سے سرفراز ہوتے ہیں۔

یا الٰہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو
بود در جہاں ہر کسے را خیالے
مرا ازہمہ خوش خیالِ محمد ﷺ

اس کتاب میں موضوع مطابق دو ابواب قائم کرینگے (۱) دیدار مصطفیٰ بعد از وصال مصطفیٰ، اس میں عظیم بشارات حالت بیداری وخواب کا تذکرہ ہوگا۔ مقبولان دربار رسالت یعنی اولیاء اللہ صوفیائے کرام اور علماء ربانین کی کیفیات کا ذکر خیر ہوگا۔

۲۔ دوسرے باب میں دیدار مصطفیٰ ﷺ متعلق بزرگان دین کے وظائف و معمولات درج کیئے جائینگے تاکہ عشاق ان اثرانگیز مجرب آموزدہ وظائف کی تلاوت سے اپنا مقصود حاصل کرسکیں۔

لیکن ان دو ابواب کے ذکر خیرے قبل بہتر ہوگا کہ حیات النبی اور حاضر و ناظر کے بارے میں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ قرآن حکیم، احادیث نبوی، آثار صحابہ اور اقوال بزرگان دین سے واضح کیا جائے تاکہ کوئی ضعیف الاعتقاد شخص ان بشارات عظیمہ رویات صالحہ پر چوں وچرا کرنے کی جرائت نہ کرسکے۔

ایک بار بک سٹال سے ایک کتاب حاصل کی اس کے دلکش نام ''زیارت نبی ﷺ بحالت بیداری'' نے بہت متاثر کیا۔ اس کے مرتبہ عبدالمجید صدیقی ایڈووکیٹ ہے جو کہ پکا وہابی ہے۔ اس نے موضوع کا حق ادانہیں کیا، انصاف کے تقاضے پورے نہیں کیئے بلکہ اس کے لکھنے کا اصل محرک کوئی اور چیز ہے جس کا اظہار اندر کے صفحات پر برملا ہوتا ہے۔ کتاب پڑھنے کے بعد جو کتاب پر راقم نے تبصرہ تحریر کیا تھا وہ درج ذیل ہے:

(۱) مجرم کو بے قصور، گستاخ رسول کو عاشق رسول، مرتد کو مومن اور ظالم کو مظلوم ثابت کرنے کیلئے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ دیوبندی مولویوں کی پیشانی سے ارتداد کا بدنما داغ مٹانے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ مولوی اسماعیل قتیل دہلوی ، احمد رائے ،مولوی اشرف تھانوی، مولوی حسین احمد، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید گنگوھی، مولوی اسماعیل قتیل دہلوی، مولوی خلیل انبٹھوی، مولوی محمود حسن، مولوی الیاس دہلوی وغیرہ نام نہاد مولوی، گستاخ رسول ﷺ انگریز کے پروردہ، ننگ دین، ننگ وطن، ان کی تحریریں اللہ و رسول متعلق گستاخیوں، بے ادبیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ ایسے دین فروش مولویوں جن کا

اس موضوع یعنی زیارت نبی سے دور کا بھی تعلق نہیں، انکے متعلق بشارات و روایات بیان کر کے مؤلف نے کذب بیانی کا طوق اپنی گردن پر ڈال کر اپنا جھوٹا ہونا ثابت کیا ہے۔

سر محشر جب پوچھینگے بلا کے سامنے

کیا جواب دوگے جھوٹے، تم خدا کے سامنے۔

اس حوالے سے بھی موضوع سے انصاف نہیں ہوا۔ کیوں کہ نفس شریر کے ذکر سے پاکیزہ موضوع متاثر ہوا۔ نُفوس قدسیہ کی صف میں نفس شریر کو کھڑا کرنا انصاف کا خون کرنے کے مترادف ہے۔

(۲) زیارت نبی ﷺ بحالت بیداری، یہ عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے لیکن دیوبندی، اہلحدیث، مودودی رائے ونڈی تبلیغی جماعت وغیرہ تمام وہابیوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ وہابی، حیات النبی، عظمت مصطفیٰ، اختیارات مصطفیٰ، علم غیب نبوی، حاضر و ناظر مصطفیٰ وغیرہ کا عقیدہ نہیں رکھتے بلکہ ان موضوعات کے خلاف سینکڑوں کتابیں لکھ ڈالیں جس میں رسول دشمنی بغض رسول اس نوعیت کا ہے کہ مکے کے کفار بھی ہیچ نظر آتے ہیں، ان کا تمام منافقین سے پلڑا بھاری ہے۔ ان کے عقائد خبیثہ کی تردید میں ہمارے علمائے اہل سنت نے سینکڑوں کتابیں، رسائل اور پمفلیٹ لکھ کر شائع کی ہیں۔

(۳) زیارت نبی ﷺ بحالت بیداری نام ہے لیکن اندر اکثر روایات خواب کی ہیں بحالت بیداری بہت کم ہیں۔ اس حوالے سے بھی موضوع سے انصاف نہیں ہوا۔

اس لئے تحریک پیدا ہوئی کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں مصدقہ روایات ہوں اور مستند و معتبر کتب سے مواد اخذ کیا جائے تمام احوال اولیائے اللہ، صوفیائے اکرام اور پرہیزگار علمائے اہل سنت کی مبشرات پر مشتمل ہو اسی لئے اس کا نام ''زین الاصفیاء فی دیدارِ مصطفیٰ ﷺ تجویز کیا۔ اور بعض واقعات بحالت بیداری سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ میری کوشش کو قبول فرمائے، عوام میں مقبول اور عاشقانِ مصطفیٰ کے شوق و ذوق کا سامان بنائے اور دیدار مصطفیٰ کے طالبان کیلئے مفید بنائے۔ آمین اور فقیر ناکارہ زین العابدین بھی اس دولت سرمندی سے سرفراز ہو۔ آمین

طالب دیدار مصطفیٰ ﷺ صاحبزادہ سید محمد زین العابدین راشدی

آستانہ قادریہ شادمان ٹاؤن ملیر کراچی

۲۰ ربیع الاول شریف ۱۴۲۹ھ/۲۹ مارچ ۲۰۰۸ بروز ہفتہ

حیات النبی ﷺ

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد عربی ﷺ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ تمام نبیوں و رسولوں کے پیشوا ہیں۔ خاتم الانبیاء ہیں، صاحب علم غیب ہیں، حیات النبی (ہمارے نبی زندہ) ہیں، حاضر و ناظر ہیں، صاحب اختیار ہیں، ساقی کوثر ہیں، صاحب تاج و المعراج ہیں، شفیع المذنبین (گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے) ہیں، اللہ کی نعمتوں کو اللہ کی مخلوق میں تقسیم فرمانے والے ہیں، نور مجسم ہیں۔

نبی اکرم سیدنا محمد عربی ﷺ پر قانونِ موت طاری ہوا۔ آپ کو غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا، درود و سلام کی شکل میں جنازہ بھی پڑھایا گیا اور قبرِ انور میں دفن بھی کیا۔ یہ تمام باتیں حق اور سچ ہیں، ان میں سے کسی چیز کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہم نہ تو مذکورہ چیزوں کے منکر ہیں اور نہ ہی ان چیزوں کو مابہ النزاع سمجھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ آپ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔ اسی حوالے سے دلائل پیش کرینگے۔

امام احمد رضا بریلوی مسئلہ حیات النبی متعلق اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کی یوں ترجمانی فرمائی ہے:

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل ثابت وہ ہی جسمانی ہے
یہ ہیں حَیّ ابدی ان کو رضا
صدقِ وعدہ کی قضا مانی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

١. وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ (السجدہ: ٢٣)

اور بیشک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا فرمائی تو تم اسکے ملنے میں شک نہ کرو، موسیٰ کے ذکر پر فرما دیا کہ تم جو موسیٰ (علیہ السلام) سے شبِ معراج میں ملے تھے، وہ سچی حقیقت ہے، کوئی دھوکہ یا نظر بندی نہیں۔ (تفسیر عثمانی ص: ۵۴۰)

مندرجہ بالا آیات کریمہ سے صاف معلوم ہوا کہ شب معراج نبی اکرم ﷺ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی۔ ظاہر بات ہے کہ دو ہزار سال سے زائد عرصہ کے بعد قبر انور سے باہر آ کر ملاقات فرما سکتے ہیں تو سید الانبیا ﷺ بھی اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور اپنے غلاموں کو اپنے دیدار سے سرفراز فرما سکتے ہیں۔

٢. وَاسْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ (الزخرف: ۴۵)

اور تو ان رسولوں سے پُوچھ جن کو ہم نے تجھ سے پہلے بھیجا تھا۔ ہم نے اپنی ذات (رحمٰن کے) سوا کسی اور کی بھی عبادت کرنے کی اجازت دی تھی؟

اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ کو حکم دینا کہ رسولوں سے پوچھئے اس بات کی صریح دلیل ہے کہ پہلے رسول بھی زندہ ہیں۔ ورنہ بے جان سے پوچھنے کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

٣. وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء: ٦٤)

اور اگر وہ لوگ جس وقت انہوں اپنا برا کیا، آتے تیرے پاس پھر اللہ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کو بخشواتا تو البتہ اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان۔

اس آیت کریمہ میں گناہ گاروں کو معافی کا ایک طریقہ بتایا ہے وہ دربار مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہو جائیں۔ اس آیت میں سرکار دو عالم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ اور بعد از وصال کی کوئی قید نہیں۔ اگر نبی اکرم ﷺ قبر انوار میں محض بے جان ہیں تو اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ کو صرف ظاہری حیات طیبہ تک محدود فرما دیتا اور صحابہ کرام بھی ظاہری حیات طیبہ تک ہی محدود سمجھتے لیکن بعد از وصال صحابہ کرام روضۂ اطہر کی حاضری کو مستحسن

سمجھا کرتے تھے۔ جس سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ روضۂ اطہر میں زندہ ہیں۔

(حیات النبی ص: ۸۴)

۱۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب کہ آپ ہماری آنکھوں سے روپوش ہوں گے تو آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا؟

ان کے جواب میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ

(سنن ابوداود ج ۱ ص ۷۰، سنن نسائی ج ۱ ص ۱۵۵، ابن ماجہ، ترغیب و ترہیب ج ۴۹۱۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کردیا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات مقدسہ دنیوی اور حسّی ہے، صرف روح کے باقی رہنے کا نام نہیں۔

(مداج النبوتہ ج ۲ ص: ۷۶۵)

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: انبیاء کرام علیہ السلام کی حیات پر سب کا اتفاق ہے۔ کسی ایک شخص کا بھی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں ہے اور یہ حیات جسمانی دُنیاوی حقیقی ہے۔

(اشعتہ المعات شرح مشکواۃ ج اول)

۲۔ امام قاضی ابو یعلیٰ موصلی (متوفی ۳۰۷ھ) اور امام تقی الدین ابوالحسن علی سبکی (۷۵۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ (مسند ابو یعلیٰ ج ۶ ص ۱۴۷، شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام الباب التاسع فی حیاۃ الانبیاء ص ۱۵۰ مطبوعہ ترکی۔ ابن ابی حاتم۔ تاریخ بغداد۔ امام بیہقی کی کتاب۔ حیاۃ الانبیاء)

اللہ کے سارے نبی زندہ ہیں اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: بیشک نبی اکرم ﷺ معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر اس حال میں گذرے کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے، وَهُوَ يُصلى في قبره.

(صحیح مسلم)

۴۔ محدث ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں: تحقیق نبی اکرم ﷺ موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گذرے تو، وَهُوَ قَائم يُصَلِّي فِيه. وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

(انبیاء الاذکیاء بحیاۃ الانبیاء للسیوطی)

۵۔ حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: جب ہم رسول اللہ ﷺ کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو اس کے تین دن بعد ایک شخص گاؤں سے آیا اور قبر شریف کے پاس آ کر گر گیا اور زار زار روتے ہوئے وَلَوْ اَنَّهُم آیت کریمہ تلاوت کرتے ہوئے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گناہ گار رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوجائے اور رسول ﷺ اس کیلئے دعائے مغفرت فرمادیں تو اس کی مغفرت ہوجائے گی۔ اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ اس وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ اس کے جواب میں روضۂ اقدس کے اندر سے آواز آئی قَدْ غُفِرَ لَکَ یعنی تیری مغفرت کردی گئی۔

(بحر محیط۔ معارف القرآن ج ۲ ص: ۴۶۰)

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤ ک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

۶۔ ایک دن مروان آیا اس نے قبر انوار پر ایک شخص کو اپنا چہرہ رکھے ہوئے دیکھا، مروان نے اس شخص کو گردن سے پکڑ کر کہا تمہیں کچھ معلوم بھی ہے کہ کیا کر رہے ہو؟ اس شخص نے کہا: ہاں مجھے معلوم ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ جب اس شخص نے چہرہ اٹھایا تو وہ مشہور صحابی رسول حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نکلے۔ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔

(مستدرک مع تلخیص ج ۴، ص ۵۱۵، مسند امام احمد ج ۵، ص ۴۲۲)

اس حدیث پاک سے صحابہ کرام کے عشق و محبت سے لبریز عقیدہ کی وضاحت ہوتی ہے کہ وہ کس طرح دل کی گہرائیوں سے آپ ﷺ کی چاہت رکھتے تھے اسی طرح بعد وصال بھی وہ چاہت رکھتے تھے۔ بعد وصال آپ کو زندہ نبی مانتے تھے۔ اس لئے ظاہری زندگی کی طرح بعد وصال بھی وہی احترام، آداب اور عقیدت و جان نثاری کا اظہار فرماتے تھے۔ اللہ کرے ان روشنیوں سے ہم روشنی پاسکیں۔ آمین

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہوں
جان ہیں وہ جہاں کی، جان ہے تو جہان ہے

۷۔ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں قحط پیدا ہوگیا تو ایک صحابی جن کا نام حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی امت ہلاکت کے قریب پہنچ چکی ہے، آپ اپنی امت کیلئے بارش طلب فرمائیے۔ تو نبی کریم ﷺ حضرت بلال بن حارث المزنی کو خواب میں سرفراز فرماتے ہوئے فرمایا: عمر کے پاس جاؤ میرا سلام کہو اور کہہ دو (پریشان نہ ہوں) بارش ہو جائیگی۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۲ ص ۴۹۵۔ حیات النبی ص ۸۷)

بارش نہ ہونے کی صورت میں قحط ہوا، خوراک کی قلت و گرانی کے سبب وہاں کے باشندے مسائل سے دوچار تھے، اس دور میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے۔ امیر المؤمنین تھے جس سے عوام کی پریشانی دیکھی نہیں جا رہی تھی، وہ عوام کیلئے پریشان تھے۔ تبھی تو سرکار ابد قرار ﷺ نے سلام کے بعد بارش ہونے کی نوید سنائی۔ اس کا مطلب آقا علیہ السلام دل کے حال بھی جانتے ہیں۔ اس سے واضح ہوا کہ مزارات مقدسہ اولیاء اللہ بلخصوص آقا علیہ السلام پر عقیدت سے حاضری دینا اور اپنی مشکل کے دفع ہونے کیلئے دعا کرنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ مبارک تھا۔ خلیفہ اور بادشاہ کے فرق کا پتہ بھی چلا کہ خلیفہ کو عوام کے مسائل کی وجہ سے پریشانی تھی اور بادشاہ و جمہوری حکمرانوں کو عوامی مسائل سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، عوام کسی بھی حال میں ہوں لیکن وہ اپنی موج مستی میں مشغول ہوتے ہیں۔ گرانی کتنی ہی بڑھ جائے لیکن ان کے چہرے پر شکن تک نہیں

آتی، ان کے فضول خرچیوں میں کمی نہیں آتی۔ قوم کا خزانہ اپنی عیاشیوں پر اڑا دیتے ہیں

۸۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے وہ جہاں بھی ہو مجھ تک اس کی آواز پہنچ ہے۔ (صحابہ کرام فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا: کیا آپ کے وصال مبارک کے بعد بھی

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میرے وصال کے بعد بھی (کیونکہ) بے شک الل تعالٰی نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

(جلاء الافہام ص ۶۳، حصن حصین ص ۳۳۷ علامہ جزری مترجم علامہ محمد صدیق ہزاروی

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

۹۔ قطب زمانہ حضرت امام سید محمد بن سلیمان جزوی مراکشی قدس سرہ الاقدس (متوفی سنہ ۸۷۵ھ) اپنی مقبول زمانہ تصنیف دلائل الخیرات جسے دربار رسالت میں مقبولیت اور مشائخ عظام میں محبوبیت کا مقام حاصل ہے۔ اس میں ایک حدیث شریف نقل فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان لوگوں کے بھیجے ہوئے درود کو ملاحظہ فرماتے ہیں جو آپ سے غائب ہیں اور جو آپ کے بعد آئیں گے ان دونوں قسم کے لوگوں کا کیا حال ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے اہل محبت کے درود کو (نہ صرف) سنتا ہوں اور بلکہ ان کو پہچانتا بھی ہوں۔

(دلائل الخیرات ص ۲۰ مطبوعہ درگاہ مشوری شریف)

نوراللہ کیا ہے؟ محبت حبیب کی
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک وخر کی ہے۔

۱۰۔ مشہور تابعی حضرت سعید بن المصیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ حرہ (یعنی جب یزید نے مدینہ منورہ کا محاصرہ وقتل عام کیا) کی راتوں میں میرے سوا دوسرا کوئی شخص مسجد نبوی میں نہ تھا۔ نماز کا کوئی وقت ایسا نہ گذرتا تھا جو میں اذان اور اقامت کی آواز

حجرہ نبوی شریف سے نہ سنتا ہوں پھر اسی اذان و اقامت سے نماز ادا کرتا تھا۔
(جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب ص ۴۳)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

۱۱۔ امام حاکم (متوفی سنہ ۴۰۵ھ) نقل کرتے ہیں کہ ام المومنین زوجہ رسول سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے روضۂ اطہر میں حاضر ہوا کرتی تھی اور بے تکلف بیٹھ جاتی تھی لیکن اب جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یہاں مدفون ہیں تو مجھے اپنے دوپٹے اور چادر میں نہایت احتیاط کرنی پڑتی ہے کیونکہ مجھے حضرت عمر سے حیا آتی ہے۔ (المستدرک)

اس سے جو نتیجہ اخذ ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ اللہ کے خاص بندوں کو ایک خاص قسم کی زندگی حاصل ہے جس کا ہم لوگوں کو شعور نہیں ہے۔
(شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام ص ۲۶۱)

مر کے بھی وہ زندہ جاوید ہیں
عاشقانِ مصطفیٰ کو ہے ثبات

۱۲۔ صحابی رسول حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر روز صبح کے وقت ایک ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر حضور ﷺ کے روضہ اطہر کے ارد گرد حلقہ باندھ لیتے ہیں اور شام تک اپنے پروں کو (خوشی سے) پھڑ پھڑاتے ہوئے رسول اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ شام ہو جاتی ہے۔ شام کو وہ آسمان پر دوبارہ واپس چلے جاتے ہیں۔ انہی کی مثل فرشتون کی ایک اور جماعت کا نزول ہوتا ہے اور فرشتوں کا یہ گروہ بھی اسی طرح روضہ اطہر کے ارد گرد حلقہ باندھ کر درود شریف کا نذرانہ پیش کرتے حتیٰ کہ زمین شق ہو جاتی ہے اور اسی طرح فرشتوں کا ایک گروہ نمودار ہوتا ہے جو تقریباً سات ہزار مقرب ملائکہ پر مشتمل ہوتا ہے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہو کر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔

امام سبکی فرماتے ہیں: اسی (عظمت کی) بنا پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

مسجد نبوی اور روضہ اطہر کے آس پاس اپنی آوازوں کو نہایت پست رکھتے تھے۔ یہ احتیاط صرف حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کی تعظیم میں برتی جاتی تھی۔

(شفاء السقام ص ۲۶۴)

۱۳۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: من حج فزار قبری بعد وفاتی فکا نما زارنی فی حیاتی. (دار قُطنی، شفاء السقام ص ۳۳ جذب القلوب ص ۲۰۵)

جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی ہی میں میری زیارت کی۔

۱۴۔ امیر المومنین افضل الخلق بعد الانبیاء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بعد وصال آپ کو روضہ رسول مقبول ﷺ میں لایا گیا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آگے بڑھا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ ابو بکر ہیں یہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتے ہیں۔ تو میں نے دیکھا اچانک دروازہ کھل گیا اور اندر سے آواز آئی ادخلو الحبیب الیٰ حبیبہ فان الحبیب الی الحبیب مشتاق. یعنی حبیب کو حبیب کے پاس پہنچادو تحقیق دوست اپنے دوست ہی کا مشتاق ہے۔

(خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۵۹۶، تفسیر کبیر ج۔)

بڑا ہی مرتبہ اُونچا ملا صدیق اکبر کو
ہے کرتا یاد قرآن میں خدا صدیق اکبر کو
رکھا ہے ساتھ اپنے قبر میں بھی شاہِ عالم نے
کرے پھر کون آقا سے جدا صدیق اکبر کو
رسول پاک نے معراج کی تصدیق کرنے پر
لقب صدیق اکبر کا دیا صدیق اکبر کو
لُعاب اپنا لگا کر سَرور عالم نے ایڑی پر
ہمیشہ کے لیے بخشی شفا صدیق اکبر کو
سفارش خضرؔ کی کردیں کبھی دربار احمد میں
پیام اتنا تو دے دینا صبا صدیق اکبر کو

(سید خضر حسین چشتی)

حاضر و ناظر ﷺ

حضور اکرم ﷺ کے لئے جو لفظ حاضر و ناظر بولا جاتا ہے اس کے یہ معنیٰ ہرگز نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بشریت مطہرہ ہر جگہ ہر ایک کے سامنے موجود ہے۔ بلکہ اس کی معنی یہ ہیں کہ جس طرح روح اپنے بدن کے ہر جزو میں موجود ہوتی ہے اسی طرح روح دو عالم ﷺ کی حقیقت منورہ ذراتِ عالم کے ہر ذرہ میں جاری و ساری ہے۔ جس کی بنا پر حضور ﷺ اپنی روحانیت اور نورانیت کے ساتھ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اہل اللہ اکثر و بیشتر بحالت بیداری اپنی جسمانی آنکھوں سے حضور پاک کے جمال مبارک کا مشاہدہ کرتے ہیں اور حضور پاک ﷺ بھی انہیں رحمت اور نظر عنایت سے مسرور و محظوظ فرماتے ہیں۔

گویا کہ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کا اپنے غلاموں کے سامنے ہونا ''سرکار کے حاضر ہونے کے معنیٰ ہیں'' اور ''انہیں اپنی نظر مبارک سے دیکھنا'' حضور کے ناظر ہونے کا مفہوم ہے۔

حضور سید عالم ﷺ کی قوت قدسیہ اور نور نبوت سے امر بعید نہیں کہ آن واحد میں مشرق و مغرب، شمال و جنوب، تحت و فوق تمام جہات و امکنہ بعیدہ متعددہ لاتعد ولاتحصیٰ میں سرکار اپنے وجود مقدس بعینہ یا جسم اقدس مثالی کے ساتھ تشریف فرما ہو کر اپنے مقربین کو اپنے جمال کی زیارت اور نگاہ کرم کی رحمت و برکت سے سرفراز فرمائیں۔

(تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر و الناظر ص ۱۳)

حضور پاک ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے متعلق عقیدہ اہلسنت واضح ہوا جسے علامہ کاظمی علیہ الرحمتہ الباری نے آسان لفظوں میں بیان کیا۔ اب حاضر و ناظر کے متعلق دلائل جمع کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

ا. یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاهِداً وَّمُبَشِّراً وَّنَذِیْراً (45) وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْراً (46) (الاحزاب)

اے غیب کی خبریں بتانے والے! بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حاضر اور ناظر خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا اور اللہ کی طرف اسکے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

شاہد کے معنی گواہ بھی ہو سکتے ہیں اور حاظر و ناظر بھی۔ گواہ کو شاہد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ موقعہ پر حاضر تھا، حضور علیہ السلام کو شاہد یا تو اس لیے فرمایا گیا کہ آپ دنیا میں عالم غیب کی دیکھ کر گواہی دے رہے ہیں ورنہ سارے انبیاء گواہ تھے یا اس لیے کہ قیامت میں تمام انبیاء کی عینی گواہی دیں گے یہ گواہی بغیر دیکھے ہوئے نہیں ہوسکتی۔

اسی طرح آپ کا مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ ہونا ہے کہ سارے پیغمبروں نے یہ کام کیے مگر سن کر، حضور پاک علیہ السلام نے دیکھ کر، اسی لیے معراج صرف حضور ﷺ کو ہوئی۔ سراج منیر آفتاب (سورج) کو کہتے ہیں وہ بھی دنیا میں ہر جگہ ہوتا ہے گھر گھر میں موجود۔ آپ ﷺ بھی ہر جگہ موجود ہیں۔ اس آیت کے ہر کلمہ سے حضور ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہے۔ (جاء الحق ص ۱۳)

عارف باللہ مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ الاقدس نے اسی آیت کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا:

در نظر بودش مقامات العباد
زاں سبب نامش خدا شاہد نہاد

یعنی بندوں کے مقامات و مراتب حضور پاک ﷺ کے پیش نظر ہیں اسی وجہ سے خداتعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کو شاہد فرمایا ہے۔ (مثنوی معنوی)

محدث اعظم ہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا:

انا ارسلناک شاھدا یعنی امت کے حال ان کی نجات وہلاکت اور تصدیق وتکذیب پر حاضر اور ناظر۔ (مدارج النبوۃ ج اول ص: ۱۱۸)

۲. وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيكُم شَهِيدًا (البقرہ : ۱۴۳)

اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

مشہور صحابی رسول حضرت سیدنا ابُو سعید خدری رضی اللہ عنہ آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

رسول اکرم ﷺ تمہارے ہر ہر عمل اور فعل کے گواہ ہونگے۔

(تفسیر ابن جریر ج ۲ ص: ۶، مسئلہ حاضر و ناظر ص ۱۹)

حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: تمہارے رسول تم پر گواہ ہونگے کیونکہ آپ ﷺ نُور نبوت کی وجہ سے ہر دیندار کی اسی رتبہ پر مطلع ہیں کہ جس تک وہ پہنچا ہوا ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اسی کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور اس حجاب سے بھی واقف ہیں جس کی وجہ سے وہ ترقی سے رُکا ہوا ہے، پس نبی ﷺ تمہارے گناہوں کو، تمہارے ایمان کے درجات کو، تمہارے اچھے بُرے اعمال کو اور تمہارے خلوص و منافقت کو پہچانتے ہیں۔ پس آپؐ کی شہادت دنیا اور آخرت میں بحکم شرع، اُمت کے حق میں مقبول اور واجب العمل ہے۔

(تفسیر عزیزی ج ۱ ص ۵۱۸، مسئلہ حاضر و ناظر ۱۷)

شیخ صاحب مزید فرماتے ہیں:

پس اسی امت کے پیغمبر اپنی امت کے ہر ہر فرد کے متعلق اس کے حال کے موافق گواہی ارشاد فرمائیں گے۔

(ایضاً)

۳. اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (الاحزاب : ۶)

نبی ﷺ مسلمانوں کو ان کی جان سے زیادہ قریب ہیں۔

ظاہر ہے جو قریب ہوتا ہے وہ حاضر و ناظر ہوتا ہے۔ اُولیٰ کی معنیٰ ہیں زیادہ قریب، زیادہ مالک، زیادہ حقدار یہاں تینوں معنیٰ درست ہیں۔ معلوم ہوا حضور ہر مومن کے جان سے زیادہ قریب ہیں۔

یہ معلوم ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ قریب ہماری جان ہے اسی لئے اگر جسم

کو ذرا بھی تکلیف پہنچ جائے تو روح کو خبر ہوتی ہے اور جان سے بھی زیادہ قریب محمد رسول ﷺ ہیں۔ اس سے مسئلہ حاضر و ناظر بھی حل ہوگیا کہ جان جسم کے ہر ہر عضوے میں حاضر و ناظر ہوتی ہے تو حضور ﷺ ہر مسلمان کے پاس حاضر ہیں اور ناظر اور مسلمان تو زمین و آسمان کے ہر گوشے میں رہتے ہیں کیونکہ فرشتہ اور جن و انسان سب ہی میں مسلمان ہیں تو حضور ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔

(شان حبیب الرحمان من آیت القرآن ص:۱۲۹)

۴. وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ (التوبہ:۹۶)

اور اب اللہ اور رسول تمہارے کام دیکھیں گے۔

اس آیت میں لفظ یرٰی کا فاعل اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ دونوں ہیں یعنی اللہ تعالیٰ بھی لوگوں کے عمل دیکھتا ہے اور حضور ﷺ بھی دیکھتے ہیں۔

(تسکین الخواطر ص:۸)

معلوم ہوا حضور ﷺ ہمارے ظاہر و باطن اعمال دیکھ رہے ہیں کیونکہ یہاں عمل میں کوئی قید نہیں۔ فرمایا گیا کہ تمہارے سب چھپے کھلے کام اللہ و رسول دیکھیں گے۔

(تفسیر نور العرفان)

احادیث نبوی ﷺ

حضور نبی اکرم نور مجسم شافع یوم النشور ﷺ کے حاضر و ناظر کے متعلق آیات الٰہی مع ترجمہ و تفسیر کے درج کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جس سے حاضر و ناظر کا مسئلہ واضح ہوا۔ آیات الٰہی کے بعد بعض احادیث نبوی نقل کرتے ہیں جس سے مسئلہ مذکور مزید واضح اور ترقی ایمان کا باعث ہوگا۔ اللہ کرے اس سعی ناچیز کے مطالعہ سے حضور پاک صاحب لولاک ﷺ سے تعلق غلامی مزید مستحکم و مضبوط ہو۔ ہمیشہ یقین کے ساتھ حضور پاک ﷺ کو اپنے پاس کا احساس رکھیں۔ یقیناً یہ احساس آپ کو منزل تک پہنچائے گا۔

۱۔ صحابی رسول حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے حتیٰ کہ میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا۔

(صحیح مسلم ص:۲/۳۹۰)

۲۔ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ساری دنیا کو پیش فرما دیا ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

(کنز العمال ۱۱/۴۲۰ حدیث نمبر ۳۱۹۷۱۔ زرقانی علی المواہب ص: ۷/۲۰۴)

۳۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِنِی اریٰ مالا ترونَ وَاَسۡمَعُ مَالا تَسۡمَعُونَ (جامع ترمذی باب الزُھد)

بیشک میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے ہو اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان ، کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا ، اُس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام۔

۴۔ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے:

جب میں کسی کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو کُنۡتُ سَمۡعَهُ الَّذِیۡ یَسۡمَعُ بِہٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیۡ یُبۡصِرُبِہٖ میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وُہ سُنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔

(صحیح البخاری، مشکواۃ)

امام فخر الدین رازی حدیث قدسی کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

جب اللہ کے جلال کا نور بندے کے کان بن جاتا ہے تو بندہ قریب اور بعید کی بات سُن لیتا ہے اور جب یہی نور بندے کی آنکھ بن جاتا ہے تو بندہ قریب اور بعید کو دیکھ لیتا ہے۔ (تفسیر کبیر ۲۱/۹۱، مسئلہ حاضر و ناظر ص:۹۱)

جب اولیائے کاملین کے مقام و مرتبہ کا یہ عالم ہے تو حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کی شان پاک کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

۵۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام وہ فرشتہ ہے جو کہ روح قبض کرنے پر مامور ہے اور ایک ہی آن میں دنیا کے کونے کونے میں لوگ مر رہے ہیں حضرت عزرائیل سب کے پاس پہنچ کر روح قبض کرتا اور کسی کے پاس تاخیر سے نہیں پہنچتا۔

۶۔ شیطان مردود ہو کر جنت سے نکالا گیا۔ یہی شیطان ہر ایک انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے چاہے وہ امریکا ہو، چین ہو، جاپان ہو، آسٹریلیا ہو، جرمنی ہو، سری لنکا ہو، لندن، فرانس، اسپین، ہائیلینڈ وغیرہ ہو آن واحد میں سب کے ساتھ موجود ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس مردود متعلق فرمایا:

ان الشیطٰن یجری من ابن آدم مجری الدم (صحیح البخاری)

بیشک شیطان ابن آدم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

منکر عظمت مصطفیٰ، حضرت عزرائیل کی قوت پرواز اور شیطان کی طاقت کا کبھی بھی انکار نہیں کرتے، کبھی بھی موضوع سخن نہیں بناتے، کبھی بھی معترض نہیں ہوتے اور کبھی بھی مناظرہ کھڑا نہیں کرتے۔ لیکن ہائے افسوس امتی ہوکر اپنے نبی اکرم کی قوت پرواز اختیار و طاقت کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ آن واحد میں سب کے پاس موجود کیسے ہونگے۔ وہ اشخاص ان دلائل اسلامی کو غور سے مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ خود کریں۔

۷۔ مرنے کے بعد ہر قبر میں مُردہ سے سوال کرنے کیلئے دو فرشتے آتے ہیں جن کو منکر نکیر کہا جاتا ہے۔ ان کے حاضر و ناظر ہونے پر کسی کو کلام نہیں۔

فیقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل المحمّدٍ

(مشکواۃ باب اثبات عذاب القبر)

منکر نکیر ہر میت سے (قبر میں) پوچھتے ہیں کہ تم ان کے (محمد رسول اللہ ﷺ کے) بارے میں (دنیا میں) کیا کہتے تھے؟

شیخ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں: ھذا الرجل سے مراد حضور ﷺ کی ذات ستودہ صفات ہے۔

(اشعۃ المعات)

اس کا مطلب انسان دنیا کے کسی بھی کونے میں مرتا ہے، قبر میں دفن ہوتا ہے، تو سرکار مدینہ ﷺ قبر میں تشریف لاتے ہیں تو منکر نکیر مردے سے حضور پاک متعلق عقیدہ پوچھتے ہیں کہ دنیا میں کیا تعلق رکھتے تھے، غلامی کا یا ہمسری کا؟

مردے کا جنتی یا جہنمی ہونا اسی سوال پر موقوف ہے۔

علماء و مشائخ اہل سنت حبِ مصطفیٰ ﷺ کی اکثر باتیں اسی لئے کرتے ہیں کہ اگر دنیا میں عقیدہ صحیح رکھا حضور پاک کی محبت دل میں بٹھا دی تو قبر میں یہی محبت کام آئے گی۔ اسی محبت سے قبر جگمگائے گی، اسی محبت سے قبر میں معرفت مصطفیٰ ﷺ حاصل ہوگی اور اسی محبت کے صدقے جنت ملے گی۔

محبت سے ہی پائی ہے شفا بیمار قوموں نے

کیا ہے اپنے بختِ خفتہ کو بیدار قوموں نے

ہر نمازی ہر نماز کے تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر یوں سلام عرض کرتا ہے: اَلسَّلامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ، اے نبی آپ پر سلام ہو۔ یہ سلام بصیغہ خطاب اس بات کی دلیل ہے کہ حضور پاک ﷺ اعمال اُمت پر حاضر و ناظر ہیں۔ علماء و مشائخ اہل سنت فرماتے ہیں کہ یہ سلام بطور انشاء ہے، بطور حکایت نہیں۔ اور یہ عقیدہ رکھے کہ نبی اکرم ﷺ دربارِ الٰہی میں حاضر ہیں، میرا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔

حجتہ الاسلام امام محمد غزالی قدس سرہ العزیز (متوفی ۵۰۵) نے فرمایا:

(سلام کہنے سے پہلے) ذات نبوی کو اپنے دل میں حاضر سمجھو اور تمہیں اسی امر کی اُمید واثق ہونی چاہیے کہ تمہارا سلام آپ ﷺ کو پہنچ رہا ہے اور آپ، تمہارے سلام کا جواب عنایت فرمارہے ہیں جو کہ تمہارے سلام کی نسبت بہت وافی کافی ہے۔

(احیاء العلوم ج اول ۹۹)

علامہ علاء الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی (۱۰۸۸ھ)

الفاظ تشہد میں انشاء کا قصد کرے یعنی گویا کہ وہ اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تحائف پیش کررہا ہے اور سرکارِ مدینہ ﷺ پر سلام بھیج رہا ہے۔ یہ ارادہ نہ ہو کہ میں صرف معراج میں جو کچھ ہوا اس کی حکایت نقل کررہا ہوں۔

(درمختار جلد اول ۳۴۲)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا:

پس عرفا کے کلام میں مذکورہ ہے کہ نمازی سلام میں خطاب کرتے وقت آپ ﷺ کی روح مقدس کے حاضر ہونے اور موجودات کے ہر ذرہ بالخصوص نمازیوں کی ارواح میں ان کے نفود کا لحاظ رکھے پس نمازی کو اس حالت خطاب اور تشہد میں آپ ﷺ کے وجود وحضور سے غافل نہیں ہونا چاہیے تاکہ ان کی روح مقدس منبع جود و عطا سے فیوض وبرکات حاصل کرسکے۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۴۰۱)

یہی شیخ صاحب اپنے مکتوبات میں عارفانہ کلام میں فرماتے ہیں:

اور باوجود اس قدر اختلافات اور بکثرت مذاہب کے جو علماء امت میں ہیں

لیکن ایک شخص کو بھی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ بغیر شائبہ مجاز اور بلا توہم تاویل حقیقی حیات کے ساتھ دائم وباقی ہیں اور اعمال امت پر حاضر وناظر ہیں اور طالبان حقیقت اور اپنی طرف متوجہ ہونیوالوں کو فیض پہنچاتے ہیں اور ان کی تربیت فرماتے ہیں۔

(مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۷۸، ج اول مترجم : قاضی احمد عبدالصمد فاروقی متوفی ۱۹۶۳ء مطبوعہ ادارہ معارف اسلامیہ حیدرآباد کالونی کراچی)۔

شیخ قدس سرہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ اپنی حقیقت کے سریاں کی وجہ سے ہر ذرہ میں موجودات کے موجود ہیں اور احاطت ذات حضرت سرور کائنات سارے ممکنات میں ساری ہے۔ آپ نماز پڑھنے، درود بھیجنے والے کی ذات میں حاضر (شاہد) ہیں۔اس لئے سلام مخاطب کے ساتھ جو کیا جاتا ہے، بھیجا جاتا ہے وہ اسی حضور وشہور کے ملاحظ سے ہوتا ہے۔ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ۔

احادیث صحیح میں ہے کہ جب بندہ مومن آنحضرت ﷺ پر سلام بھیجتا ہے تو آنحضرت ﷺ بہ نفس نفیس (خود) سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اس میں کسی کو کسی قسم کا اختلاف نہیں۔

(مکتوبات ج ا ص ۱۱۷)

۹۔ امام حسین بن محمد شافعی (متوفی س ۹۶۶ھ) لکھتے ہیں: تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اشکال اور ارواح کے ساتھ کائنات میں تشریف فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے وہ حج وعمرہ کرتے ہیں جیسا کہ وہ اس دنیوی زندگی میں کیا کرتے تھے۔(یہ مقام تو دیگر حضرات کا ہے) حبیب خدا ﷺ سے عوالم علویہ وسفلیہ کا گوشہ گوشہ معمور ومالا مال ہے۔ کیونکہ آپ تمام بندوں اور عابدوں سے افضل ہیں اور تمام کائنات اپنے مشتملات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی نگاہ میں ہے۔

آپ ﷺ تمام عوالم میں حاضر ہیں اور ہر مکان وزمان آپ کے وجود مقدس سے مالا مال ہے۔ بلندی میں آپ کی مثال چاند کی طرح ہے اور ہم اس کے تحت نور کی روشنی میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم جب بھی نگاہ اٹھا کر دیکھیں خواہ کہیں اور کسی حالت میں ہوں، حالت نوم یا حالت بیداری، حالت قعود ہو یا حالت قیام، ہم اسے اپنے سروں پر ہی پاتے

ہیں۔ اگر ہم مشرق چلیں جائیں اور دوسرے مغرب، سمندروں کی تہوں میں کشتیوں پہ سوار ہوں یا کچھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر کچھ بیابانوں میں ہوں یا کسی اور مقام پر، ہمارے آقا ﷺ ہر ایک کے ساتھ ہوں گے جیسا کہ چاند ہر ایک کے ساتھ ہے۔

امام سیوطی نے "الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام" میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ آپ نے فضا میں کسی کے سلام کا جواب دیا۔ پوچھنے پر آپ نے فرمایا:

میں نے عیسیٰ بن مریم کو طواف کرتے دیکھا انہوں نے مجھے سلام کیا اور میں نے جواب دیا۔

تو ثابت ہوا کے حضرات انبیاء ومرسلین اپنے اور دیگر بندوں کے نفع کی خاطر کائنات میں سیاحت کرتے ہیں اور حضور سید عالم ﷺ کے وجود اقدس سے تمام عالم علویہ اور سفلیہ فیض پاتا ہے۔

(رسالۃ فی اثبات وجود النبی فی کل مکان ص ۳۳، ۳۶ دار جوامع الکلم القاہرہ ۱۹۹۲ع)

آؤ کہ شمع نعتوں کی ہر سمت جلائیں
ہر گوشہ ہستی میں اُجالا نظر آئے

بشارات حالت بیداری وخواب

حضور پرنور سید عالم، نور مجسم، والی عرب وعجم شافع یوم النشور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے غلاموں، اولیاء کاملین، علمائے ربانیین، مشائخ طریقت، اور سالکین کو حسب مراتب اپنی زیارت مبارکہ بشارت عظیمہ سے سرفراز وممتاز فرماتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ اپنے دیدار متعلق خود حکم فرماتے ہیں۔

۱۔ من رانی فی المنام فقد رانی فی الیقظلة ولا یتمثل الشیطن بی

(صحیح البخاری کتاب التعبیر)

جس شخص نے میری خواب میں زیارت کی وہ مجھے عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا۔ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

۲۔ من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطن لا یتخیل بی

(بخاری)

جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے یقیناً میری ہی زیارت کی ہے۔ اس لیے کہ شیطان میری مشابہت نہیں اختیار کرسکتا۔

۳۔ من رانی فقد رای الحق

جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔

سرکار ﷺ کا اپنے متعلق یقینی سرکاری حکم نامہ پڑھنے کے بعد روایات صالحات کو یقینی وایمانی اور وجدانی کیفیات سے پڑھیں تاکہ وہ اثرات ہم پر بھی جاری ہوں اور ہمارے قلب میں بھی اُجالا ہو۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب چمکانے والے
مرا دل بھی چمکادے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بروں پر بھی برسادے برسانے والے

بے شمار ایسے بزرگان دین گذر گئے ہیں جنہوں نے زیارت حبیب کریم ﷺ سے اپنی نگاہ و دل کو ٹھنڈک پہنچائی لیکن ان کا تذکرہ کتابوں میں محفوظ نہیں لیکن سینے بے کینے سے سنتے آ رہے ھیں اور جن کا تذکرہ محفوظ ہے ان کا بھی کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ بس جس قدر مواد اپنے پاس دستیاب ہو سکا ان کے ذکر خیر سے اس کتاب کو سجایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بیٹے واعظ کرو

مفسر قرآن علامہ سید محمود آلوسی اور خاتم المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہما لکھتے ہیں:

شیخ سراج الدین بن ملقن نے" طبقات الاولیاء" میں فرمایا ہے کہ شیخ عبدالقادر گیلانی فرماتے ہیں کے میں نے رسول ﷺ کو ظہر سے پہلے دیکھا تو آپ نے مجھے فرمایا: اے میرے بیٹے! تو خطاب کیوں نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا: ابّا جان! میں عجمی ہو کر بغداد کے فصحاء کے سامنے کس طرح خطاب کر سکتا ہوں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ غوث الاعظم بتاتے ہیں کہ میں نے منہ کھولا تو آپ نے اس میں سات مرتبہ اپنا لعاب مبارک ڈالا، اور ارشاد فرمایا: لوگوں سے خطاب کرو اور انہیں حکمت اور موعظ حسنہ سے اپنے رب کے راستہ کی دعوت دو۔ میں ظہر کی نماز پڑھ کر بیٹھ گیا، کثیر لوگ بھی حاضر ہو گئے لیکن میں تقریر کی ہمت نہ کر سکا۔ پھر میں نے حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مجلس میں میرے سامنے جلوہ گر ہیں انہوں نے فرمایا: بیٹے تم خطاب کیوں نہیں کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا: ابا جان! (فصحاء عرب کے سامنے) ہمت نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا: منہ کھولو میں نے منہ کھولا تو آپ نے چھ مرتبہ میرے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا۔

میں نے عرض کیا: آپ نے سات کا عدد کیوں مکمل نہیں فرمایا تو آپ نے فرمایا: رسول ﷺ کے احترام میں۔

(تفسیر روح المعانی ۳۵، الحاوی للفتاوی ج ۲، ۲۵۹، مسئلہ حاضر و ناظر)

جب امام الانبیاء علیہ السلام اور شہنشاہ ولایت رضی اللہ عنہ کا فیضان ظاہر ہوا تو آپ کی محفل کس شان سے برپا ہوتی تھی اس کی جھلک ملاخط فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: میرے پاس رجال الغیب اور جنوں کی جماعتیں آتیں اور میں انہیں معرفت خدا کا درس دیتا۔ ایک روز سرکار غوث اعظم نے فرمایا: میرا کلام ان لوگوں کے لیے ہے جو کوہ قاف سے آتے ہیں۔ ان لوگوں کے قدم ہوا میں لیکن دل حضرت قدس میں ہوتے ہیں، اُن کی ٹوپیاں اور عمامے شوق خداوند سے جلتے ہیں۔ اس وقت آپ کے صاحبزادے والاشان سید عبدالرزاق گیلانی قدس سرہ آپ کے قدموں میں منبر کے پاس ہی بیٹھے تھے اپنا سر اُٹھا کر اوپر دیکھا ہی تھا کہ غش کھا کر گر پڑے اور اُن کی ٹوپی اور عمامہ شریف جل گئے۔ شیخ منبر سے نیچے آئے اور آگ کو بجھایا اور فرمایا: عبدالرزاق! تم بھی ان میں سے ہو۔

لوگوں نے شیخ عبدالرزاق گیلانی قدس سرہ سے پوچھا: مرشدزادے! آپ کو کس چیز نے بیہوش کردیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جونہی میں نے ہوا میں نگاہ کی دیکھا کہ ہزاروں لوگ مراقبہ میں کھڑے غوثِ اعظم کا کلام سُن رہے ہیں اور آسمان کے دونوں کناروں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ انکے لباس آگ سے سُرخ ہیں۔ کوئی ان میں سے چیختا ہے، کوئی بھاگتا ہے اور کوئی زمین پر مجلس میں آکر گرتا ہے اور کوئی اپنی اپنی جگہ پر عشق الٰہی میں تڑپتا ہے۔

(زبدۃ الآثار ص ۶۹ شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

ایک بار سرکار غوث اعظم، محبوب سبحانی، قطب ربانی، شہباز لامکانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی حَسنی حُسینی قدس سرہ الاقدس (متوفی ۵۶۱ھ) درگاہ قادریہ بغداد شریف (عراق) کی محفل واعظ میں دس ہزار شرکاء موجود تھے، بغیر کسی آلہ کے سب تک آپ کی آواز پہنچ رہی تھی، سبھی اطمینان سے سماعت کر رہے اور آنکھیں دیدار مرشد میں محو تھیں۔ واعظ کی اثرانگیزی کا یہ عالم تھا کہ سات طالب خدا نے عشق الٰہی میں وفات پائی۔

(ہمیشہ آپ کی محفل واعظ میں مجمع کثیر ہوتا اور ہر بار لاشیں اُٹھتی تھیں، رجال الغیب اور جنات بھی جماعت کی صورت میں حاضر ہوتے تھے۔ انبیاء کرام، صحابہ کرام اور اولیاء اللہ بھی تشریف لایا کرتے تھے۔)

سرکار غوث اعظم ممبر پر واعظ فرما رہے تھے اور آپ کے خادم حضرت شیخ علی بن ھیتی علیہ الرحمہ آپ کے قدموں میں بیٹھے تھے کہ انہیں اونگھ آئی۔ سرکار غوث اعظم ممبر سے نیچے اُترے اور شیخ علی ھیتی کے پاس مؤدب کھڑے ہو گئے اور غور سے دیکھنے لگے۔ علی ھیتی کی آنکھ کھلی۔ آپ نے علی ھیتی کو بتایا کہ تم نے حضرت رسول خدا ﷺ کو مراقبہ میں دیکھا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: حضور پاک نے کیا فرمایا، شیخ علی ھیتی قدس سرہ نے بتایا کہ حضور پاک ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی ہے کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر کی محفل میں حاضر رہا کروں۔

سرکار غوث اعظم جیلانی نے فرمایا: تم نے حضور پاک ﷺ کا دیدار خواب میں کیا اور میں نے عالم بیداری میں کیا۔ (زبدۃ الاثار ص ۶۸)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سیراب نگاہوں کے صدقے میں ہمیں بھی سیرابی عطا فرمائے۔ آمین

حامی مرے، شفیق مرے، دادرس مرے ہیں
اُس طرف نبی، تو ادھر غوث پاک ہیں

حضور پاک ﷺ نے اپنا ہاتھ قبر سے باہر کر دیا

سید الاولیاء حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمتہ اللہ علیہ ۵۵۵ھ کو حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کے بعد جب مدینہ طیبہ پہنچے اور سرکار اقدس ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہو کر بلند آواز سے عرض کیا: اسلامُ عَلَیکَ یَا جَدِی تو فوراً روضہ اطہر سے جواب میں آواز آئی: وعلیک السلام یَا وَلَدی - آقا علیہ السلام کی آواز مبارک سُن کر آپ پر وجد طاری ہو گیا۔ آپ کے علاوہ اور بھی جتنے لوگ وہاں موجود تھے سب نے اس آواز کو سنا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے روتے ہوئے یہ شعر پڑھا:

فِی حَالَةِ البُعد رُوحِی کُنتُ اُرسِلُها
تُقبلُ الاَرضَ عَنِّی وَهِیَ نَائِبَتِی

یعنی دور ہونے کی حالت میں اپنی روح کو خدمت مبارکہ میں بھیجا کرتا تھا جو

میری نائب بن کر حضور پاک کے آستانہ مقدسہ کو چوما کرتی تھی۔

وَھٰذِہٖ دَولَۃُالْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ

فَامْدُدْ یَمِینَکَ کَیْ تَحْظیٰ بِھَاشَفَتِیْ

اور اب جسموں کی حاضری کا وقت آیا ہے۔ لہٰذا اپنا دست اقدس عطا کیجئے تا کہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔

حضرت رفاعی نے یہ شعر اس درد سے عرض کئے کہ آقا علیہ السلام نے قبر اطہر سے اپنا دست مبارک باہر نکالا جس کو انہوں نے چوما۔

اس وقت روضہ مقدسہ پر کئی ہزار کا مجمع تھا جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور آقا علیہ السلام کے دست مبارک کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ انہیں خوش نصیبوں میں سرکار غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی، حضرت شیخ عدی بن مسافر الاموی اور حضرت شیخ عبدالرزاق حسینی واسطی علیہم الرحمتہ والرضوان جیسے جلیل القدر بزرگ بھی تھے۔

(البنیان المشید ص ۸/سید الاولیاء ص: ۲۱)

یا رب تیرے محبوب کا جلوہ نظر آئے

اس نور مجسم کا سراپا نظر آئے

امت کو ارشاد و تلقین کرو

امام العارفین، غوث الزمان، تیرہویں صدی کے مجدد، محی السنتہ حضرت خواجہ سید محمد راشد پیر سائین روزے دھنی قدس سرہ الاقدس (متوفی ۱۲۳۴ھ خانقاہ راشدیہ پیر جو گوٹھ) نے بتایا:

ابتدائی دور میں بھینسوں کو جنگل میں چرایا کرتا تھا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اور حضرت پیران پیر محی الدین جیلانیؒ دونوں تشریف لائے اور مجھے نزدیک کھیتی میں لے گئے اور (بہت شفقت و محبت فرماتے ہوئے) اُمت کو ارشاد و تلقین کا حکم فرمایا۔

(آفتاب ولایت ص: ۶۷)

حضور امام العارفین نوراللہ مرقدہ نے فرمایا: میں علم ظاہری کی تحصیل کی لیکن سفر کی تکالیف برداشت کرتے ہوئے کوٹڑی کبیر (ضلع نوشہرو فیروز) میں مخدوم میاں یار محمد کے مدرسہ میں داخلہ لیا لیکن مسافرانہ تکلیف طبیعت پر گراں گذر رہی تھی بالآخر ایک بار رات میں ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر پانچ ہزار بار درود شریف پڑھ کر حضرت نبی کریم ﷺ کے روح مبارک کو بخش دیا اور نہایت خشوع و خضوع (عاجزی) سے حضور پاک ﷺ سے مدد طلب کی کہ یا رسول اللہ علیک الصلواۃ والسلام سفر کی تکلیف دفع فرما اور علوم سے بھی سرفراز فرما۔

پھر تو ایسی روحانی امداد حاصل ہوئی کہ جو نصابی کتابیں ابھی تک پڑھی نہ تھیں وہ بھی پڑھی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔

(نفحات الکرامات ترجمہ ملفوظات ج اول ص ۲۰)

حضورِ پاک ﷺ کی روحانی امداد و نُصرت سے آپ سُرعت کے ساتھ نصاب مکمل کر کے فارغ التحصیل ہوئے۔ ایک ٹانگ پر کھڑے ہوکر درود شریف پڑھنے میں بڑی لذت ہے، روحانی بالیدگی حاصل ہوتی ہے، تزکیہ نفس کیلئے اکسیر ہے، تحصیل علم و عرفان کیلئے کیمیا ہے۔ حل المشکلات کیلئے نسخہ نایاب ہے۔ سب سے بڑی بات کہ نبی اکرم ﷺ کی نگاہ کرم سے بہرہ مند ہوتا ہے۔ فقیر راقم الحروف بھی حضور امام العارفین کا نام لیوا ہے۔ سچا غلام ہے، اسی غلامی پر ناز ہے، آپ کا ذکر ہمارا تسکین جان ہے، رب کریم سے دعا ہے کہ آپ کی نسبت سے آپ کی پیروی میں میخانہ مرشد میں کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنے کی سعادت مل جائے، اس مقبول ساعت میں آمین کہتا ہوں۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلِ علیٰ کہتے کہتے

آپ ﷺ نے صحت و چادر عطا فرمائی

امام شیخ شرف الدین محمد بوصیری مصری علیہ رحمہ (متوفی ۶۹۶ھ) بتاتے ہیں:
جب میں مرض فالج میں مبتلا ہوا اور میرا نچلا حصہ بدن کا بالکل نکما ہو گیا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس مرض سے نجات پانا مشکل ہے۔ بجز اس کے کہ رسول پاک ﷺ کی خدمت میں ایک قصیدہ لکھ کر پیش کروں۔ میں نے جب یہ قصیدہ ختم کیا تو اسی رات خواب میں رسول پاک ﷺ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا اور حضور پاک کے حضور میں یہ قصیدہ پڑھا۔ جب میں قصیدہ پڑھ چکا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے فالج زدہ بدن پر پھیرا اور قصیدہ کے صلہ میں بحالت خواب اپنی چادر مبارک عطا فرمائی۔ جب میں صبح اٹھا تو بالکل اچھا تھا، چادر مبارک موجود تھی اور کمرہ خوشبو سے معطر و مہک رہا تھا۔
(حسن الجرده ص ۱۴)

بردہ کی معنی چادر ہے اس لئے اس قصیدہ کا نام بردہ یعنی چادر والا قصیدہ پڑ گیا۔
یاد رہے یہ قصیدہ بردہ دربار رسالت میں مقبول و محبوب ہے، اکابر صوفیہ اور ہر سلسلہ طریقت کے مشائخ عظام نے اس کو ہمیشہ اپنا ورد بنا کر رکھا ہے۔ اس کے پڑھنے سے دل کو راحت اور جسم کو صحت ملتی ہے۔ لاعلاج امراض کا مئوثر علاج ہے۔

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلیٰ حَبِیبِکَ خَیرِ الخلق کُلِّهِمِ

اے امام المسلمین

فقہ حنفیہ کے بانی سراج الائمہ، سید المجتہدین، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ تابعی رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۵۰ھ) جب دنیا سے کنارہ کش ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے تو انہوں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور پرنور ﷺ کے جسم انور کی ہڈیوں کو مزار مقدسہ سے نکال کر علیحدہ علیحدہ کر رہے ہیں۔ دہشت زدہ ہو کر آپ خواب سے بیدار ہوئے تو حضرت امام محمد بن سیرین تابعی رحمتہ اللہ علیہ (جو کہ تعبیر خواب میں یدطولیٰ رکھتے

تھے) سے خواب کی تعبیر دریافت کی۔ انہوں نے کہا: بہت مبارک خواب ہے، آپ کو سنّتِ نبوی کے پرکھنے میں وہ مرتبہ عطا کیا جائے گا کہ احادیث صحیحہ کو موضوع احادیث سے جدا کرنے کی معرفت ہو جائے گی۔

(تذکرۃ اولیاء ص ۲۶، الخیرات الحسان ص ۶۳ امام ابن حجر مکی)

ایک بار حضور پاک ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوئے تو آقا علیہ السلام نے فرمایا: اے بوحنیفہ! اللہ تعالیٰ نے تیری تخلیق میری سنت کو زندہ کرنے کیلئے فرمائی ہے لہٰذا دنیا سے کنارہ کش مت ہو۔ (تذکرۃ الاولیاء)

ایک بار مدینہ منورہ حاضر ہوئے، حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے روضہ اطہر پر نیاز کیش ہوئے اور یوں سلام پیش کیا: **السلام علیک یا سید المرسلین** - جواب میں روضہ اطہر سے آواز آئی:

و علیک السلام یا امام المسلمین

(تذکرۃ الاولیاء۔ انیس الارواح)

اپنی ماں کی جا کر خدمت کرو

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ الاقدس (متوفی ۲۶۱ھ) اگلے سال دیار حبیب کیلئے الگ خراسان سے رخت سفر باندھا۔ روضہ رسول پر حاضری دی۔ آنکھیں اشکبار تھیں اور زبان پر درود و سلام کے پاکیزہ الفاظ، دیر تک عشق رسول میں روتے رہے اور صلوٰۃ سلام پڑھتے رہے۔ اتنے میں اونگھ سی آ گئی۔ دیکھا تو نظروں کے سامنے حضور سرکار دوعالم ﷺ جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں: بایزید! اٹھو اور اپنی ماں کی خدمت جا کرو۔ (سیرت بایزید ص ۵۳ لاہور)

لوگوں کو واعظ سنایا کر

سیدالطائفہ ابوالقاسم شیخ جُنید بغدادی قدس سرہ اقدس (متوفی ۲۹۷ھ) جب بلند مراتب کو پہنچے تو آپ کے ماموں و مرشد مربی حضرت شیخ سَری سقطی قدس سرہ نے آپ کو واعظ کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے عرض کیا: آپ کی زندگی میں مجھے واعظ کرنا اچھا نہیں لگتا۔ اسی شب نبی اکرم ﷺ خواب میں تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: کلم علی الناس یعنی لوگوں کو واعظ سنایا کر۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۱۹۳ نفحات الانس ص ۹۱)

ان حضرات کے واعظ سے عوام الناس کی کایا پلٹ گئی اسلئے کہ اس منصب پر انہیں حضور پرنور سید عالم ﷺ نے فائز کیا تھا۔

میری آنکھوں کو ہے دید کی آرزو

رُخ سے پردہ اٹھانا تیرا کام ہے

تلقین کرو

شیخ الشیوخ شہاب الدین ابو حفص عُمر سہروردی قدس سرہ العزیز (متوفی ۶۳۲ھ) پر دورانِ مجاہدہ مختلف انوار و اکرام کی بارش ہوتی رہی۔ بعد ازاں نبی اکرم نور مجسم ﷺ کے دیدار سے فیضیاب ہوئے۔ آپ نے خرقہ مبارک عطا فرمایا اور فرمایا: اس خرقہ کو پہن لو (یعنی تلقین کرو)۔

(تذکرہ حضرت شیخ الشیوخ ص ۳۷ سلام سُہر وری پشاور ۱۹۷۰ع)

ان کو دل میں بسالیا ہم نے

دل مدینہ بنالیا ہم نے

آیات شفا پڑھو

شیخ المشائخ شیخ ابوالقاسم قُشیری قدس سرہ العزیز (۴۶۵ھ) کا صاحبزادہ اتنا سخت بیمار ہو گیا کہ قریب مرگ پہنچ گیا اور حالت سخت نازک ہو گئی۔ اسی دوران انہوں نے حضور پرنور سید عالم ﷺ کا خواب میں دیدار کیا اور اپنے لخت جگر کی حالت ناساز عرض گذار کی۔ آپ نے فرمایا: تم قرآن کی آیاتِ شفا پڑھو۔

(الانوار المحمدیہ ص ۵۵۱ علامہ نبہانی)

ابوحنیفہ کے جھنڈے کے پاس

حضرت شیخ یحیٰی بن معاذ رازی قدس سرہ العزیز (۲۵۰ھ) نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہ! این اطلبک؟ قال عند علم ابی حنیفہ۔ یعنی یا رسول اللہ (قیامت میں) حضور کو کہاں تلاش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوحنیفہ کے جھنڈے کے پاس۔ (کشف المحجوب ص ۱۵۰ داتا صاحب)

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذات عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو ترا دیدار ہو جائے۔

مخلوق سے نہ مانگو

نواسۂ رسول حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ (متوفی ۵۰ھ) ایک مرتبہ بہت تنگ دست تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کو ہر سال ایک لاکھ درہم سالانہ بطور وظیفہ دیا کرتے تھے وہ انہوں نے اس سال روک لیا اور آپ کو بہت تنگی پیش آئی۔ آپ نے امیر معاویہ کی یاد دہانی کے لئے اپنی حالت پر مبنی ایک رقعہ لکھنا چاہا قلم دوات طلب کیا لیکن آپ نے خط نہیں لکھا۔ اسی روز آپ نے رسول اللہ ﷺ کا خواب میں دیدار کیا۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا: اے فرزند کیا حال ہے؟ آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اچھا ہوں لیکن تنگ دست ہوں۔ یہ سُن کر حضور ﷺ نے فرمایا: تم نے اسی غرض سے دوات منگائی تھی کہ تم مخلوق سے مانگو۔ حضرت امام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ارادہ تو یہی تھا، اب آپ ہی فرمایئے کہ میں کیا کروں۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھا کرو۔

امام حسن فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے یہ دعا ایک ہفتہ تک نہیں پڑھی ہوگی کہ امیر معاویہ نے مجھے پانچ لاکھ درہم نذرانہ بھیج دیئے۔ جس پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو اپنے یاد کرنے والوں کو کبھی فراموش نہیں فرماتا اور اپنے مانگنے والوں کو محروم و ناامید نہیں فرماتا۔ (تاریخ الخلفاء)

سر محفل کرم اتنا مرے سرکار ہوجائے
نگاہیں منتظر رہ جائیں اور دیدار ہوجائے

مدد کو آگئے جب بھی پکارا یارسول اللہ ﷺ

ایک جوان کو لوگوں نے طواف کعبہ کرتے ہوئے دیکھا وہ درود شریف پڑھ رہا تھا۔ وجہ پوچھی گئی تو اس نے بیان کیا کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ حج کے ارادے سے روانہ ہوا۔ راہ میں ان کا مزاج ناساز ہوگیا۔ حالت خراب ہوئی اور وہ انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا چہرہ سیاہ اور آنکھیں زرد ہوگئیں، پیٹ پھول گیا۔ یہ دیکھ کر مجھے رونا آ گیا۔ دیار غیر اور مسافرت کی حالت میں، اس حادثہ سے میں نہایت پریشان ہوا۔ رات کو مجھے چند لمحے کے لئے نیند آئی تو میں نے خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت کی۔ حضور سفید لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ عطر کی خوشبو کا جان نواز جھونکا حضور کے جسم مبارک سے پھوٹ رہا تھا۔ میرے باپ کی لاش کے پاس تشریف لاکر ان کے چہرے پر دست انور پھیرا تو فوراً ہی ان کا سیاہ چہرہ دودھ سے زیادہ سفید اور روشن ہوگیا۔ شکم پر دست مبارک پھیرا وہ برابر ہوگیا۔ حضور جب واپسی کے لئے پلٹے تو میں نے

اٹھ کر چادر مبارک کا گوشہ تھام لیا اور عرض گذار ہوا۔

اے بزرگ! اُس ذات والا کا واسطہ جس نے ہماری حالت غربت میں آپ کو بھیجا۔ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم نے نہیں پہچانا میں محمد رسول اللہ (ﷺ) ہوں، تیرا باپ نافرمان عاصی تھا مگر مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا تھا۔ جب یہ مصیبت میں گرفتار ہوا تو مجھ سے استمداد کی اور میں فریاد کو پہنچا۔ میں ہر اس شخص کا فریادرس ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہو۔

(روض الریاحین صہ ۲۱۸ امام یافعی)

میں کیا ہوں کیا میری حقیقت، سب کچھ ہے سرکار کی نسبت
میں تو بُرا ہوں لیکن میری لاج ہے کس کے ہاتھ نہ پوچھو

سرکار ﷺ کی میزبانی

عارف باللہ امام عبداللہ بن اسعد یافعی قدس سرہ (متوفی ۷۶۸ھ) لکھتے ہیں کہ: شیخ ابوالخیر اقطع کا بیان ہے، وہ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے وہاں انہوں نے پانچ روز قیام فرمایا۔ اس مدت قیام میں کچھ کھانے کو نہ ملا، بھوک سے بے تاب تھے۔ حبیب خدا ﷺ کی مزار پرانوار پر حاضر ہوئے۔ سرکار اعظم اور شیخین کریمین پر سلام پیش کیا اور عرض کیا، یارسول اللہ! آج میں آپ کا مہمان ہوں، کچھ دیر بعد منبر رسول ﷺ کے پیچھے جا سوئے۔ خواب میں نصیبہ جاگا اور زیارت رسول سے سرفراز ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس ﷺ کے دائیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضور کے بائیں اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو آقا علیہ السلام کے سامنے پایا۔ حضرت سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے شیخ ابو الخیر کو اٹھایا اور کہا: دیکھ آقا علیہ السلام تیرے پاس تشریف لائے ہیں۔ شیخ ابوالخیر اٹھ کر حضور کی چشمان مبارک کے بیچ میں بوسہ دیا۔ اس وقت قاسم نعمت ﷺ نے شیخ ابوالخیر کو ایک روٹی عنایت فرمائی۔ انہوں نے خواب ہی میں آدھی روٹی کھائی۔ اور جب بیدار ہوئے تو آدھی روٹی ان کے ہاتھ میں موجود تھی۔

(روض الریاحین ص ۲۲۰)

ہر ایک آنکھ کے پردے میں دل کے گوشے میں
تجلی رخ احمد نہیں تو کچھ بھی نہیں

حضور پاک ﷺ اپنے چچا سے ملنے جاتے ہیں

علامہ جلال الدین سیوطی الرحمۃ (متوفی ۹۱۱ھ) نے خواب اور بیداری میں زیارت النبی ﷺ کے ثبوت میں ایک کتاب لکھی جس کا نام تنویر الحلک فی جواز رویتہ النبی والملک ہے اور عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی قدس سرہ (متوفی ۱۳۳۲ھ) نے شرح صلوات میں لکھا ہے کہ دنیا میں بیداری کے عالم میں آپ ﷺ کا دیدار ہو سکتا ہے۔ میں مدینہ منورہ میں روضہ اطہر کے مجاور (خادم) حق محمود الکردی علیہ الرحمہ سے ملا۔ میں انکے پاس حجرہ نبوی کے دروازے کے پاس بیٹھتا تھا۔وہ مجھے بتاتے تھے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کا بیداری میں دیدار کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ گفتگو بھی کرتے ہیں اور کبھی انہیں حجرہ کی طرف آنے کو کہا جاتا ہے کہ حضور پاک ﷺ اپنے چچا امیر حمزہ شہید رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے ہیں۔

میرے اور میرے والد کے مرشد شیخ شمس محمد بن ابی الحمائل قدس سرہ نبی اکرم ﷺ کا دیدار کرتے تھے۔ پھر اپنا سر آپ کے قدموں میں رکھا کرتے تھے۔

(افضل الصلواۃ علیٰ سید السادات ص ۴۳ علامہ نبھانی

سرور عالم تیرے دیدار سے
کرتے ہیں اللہ کا دیدار ہم

(حکیم رمضان قادری سنجھورو

تصنیف پر بشارت

فضیلت الشیخ حسن محمد شداد بن عُمر باعُمر الحضرمی رقمطراز ہیں: علماء کرام فرماتے ہیں کہ ایک ہی رات میں تمام اہل زمین کیلئے نبی کریم ﷺ افضل الصلواۃ والتسلیم کی زیارت ممکن ہے۔ یہ اس طرح کہ تمام موجودات آئینے ہیں اور سرکار مدینہ ﷺ مثالِ آفتاب۔ جب آفتاب تمام آئینوں پر چمکتا ہے تو ہر آئینے پر بڑے اور چھوٹے مصفیٰ اور مکدر، لطیف و کثیف جیسے بلور یا دھات یا ٹین کے مطابق آفتاب کی صورت دکھائی دیتی ہے۔ اس طرح مختلف اشکال تکون، مربع، گول اور مختلف رنگوں میں آفتاب کی صورت نظر آتی ہے۔ ہر وہ شخص جو آپ ﷺ کی زیارت سے بہرہ ور ہوتا ہے تو وہ اپنی ذاتی صفت اور دل کے آئینے کے مطابق زیارت کرتا ہے۔

اس ماہ مبارک میں یہاں مدینہ منورہ میں اس ذات اقدس سرکار مدینہ ﷺ سے وابستگان میں ایک شخص نے سیرت طیبہ پر بعنوان السیرۃ العطرۃ من رجاب المدینتہ المنورہ تالیف کی۔ وہ کتاب کی تالیف کے دوران خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔

(کیفیۃ الوصول لروۃ سیدنا الرسول ص ٦٠)

آپ آ جایئے قالب میں میری جان بن کر
سلطنت کیجیے اس جسم میں سلطان بن کر

اے معین الدین

ایک رات سلطان الہند، عطائے رسول، خواجہ غریب نواز، سید معین الدین حسن چشتی قدس سرہ العزیز (۶۳۲ھ اجمیر شریف) کو خواب میں حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کا دیدار ہوا۔ حضور پاک نے فرمایا: اے معین الدین! تم دین کے مددگار ہو کر میری سنت (شادی) کے تارک ہو۔ جب صبح ہوئی تو قلعہ بتھیلی کے حاکم جس کا نام ملک خطاب تھا

اور حضرت کے مریدین میں سے تھا، ایک لڑکی جو جہاد میں قیدی بنا کر لایا تھا، آپ کی خدمت میں بھیجی۔ آپ نے (مسلمان کیا اور) ان کا نام بی بی امۃ اللہ رکھا اور اپنے عقد (نکاح) میں لے لیا۔

(اِقتباس الانوار ص ۳۷۹ شیخ محمد اکرم قدوسی)

یعنی جب شادی کی جانب توجہ دلائی گئی تو تعبیر بھی فوری طور پر سامنے آئی اور عمل بھی سُرعت کے ساتھ ہوا۔ تائید ربانی اسی کو کہتے ہیں۔

حرص و ہوس کا خاتمہ ہو جائے

حضرت شیخ ابوبکر کتانی قُدس سرہ العزیز نے بتایا کہ میں ایک شب میں اکیاون (۵۱) مرتبہ حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کا خواب میں دیدار کیا اور آپ سے مسائل کی تحقیق کی۔

یہ بتاتے ہیں کہ ایک شب خواب میں میں نے حضور پاک ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسا حل بتا دیجئے کہ حرص و ہوس کا خاتمہ ہو جائے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: روزانہ چالیس مرتبہ دعا پڑھ لیا کرو۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ یُحْیٖ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا

درد تیرے عشق کا بڑھتا رہے
تیری الفت کے رہیں بیمار ہم

تمہارے مرشد

حضرت خواجہ یکی کبیر غرغشی قدس سرہ (۸۳۴ھ) کسی کامل مرشد سے بیعت کی آرزومند تھے۔ ایک روایت کے مطابق یہ ارادہ کیا تھا کہ خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جہانیاں گشت سید جلال الدین بخاری (اوچ شریف) تمہارے مرشد ہیں۔

(تذکرہ صوفیائے بلوچستان ص ۳۱۲)

روحانی تربیت

حضرت شیخ المشائخ رحمکار المعروف کاکا صاحب قدس سرہ (۱۰۶۳ھ) اویسی طریقہ رکھتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کی عنایت سے سرفراز تھے۔ دوسرے مقام پر تحریر ہے:

آپ کا طریقہ اویسی تھا اور حضور ﷺ کا نور مبارک آپ کی پرورش کرتا تھا۔

(علماء و مشائخ سرحد ج ۱ ص ۴۲)

بیعت ضروری ہے

حضرت شیخ میاں محمد عمر چمکنی قدس سرہ (۱۱۹۰ھ) اپنی بیعت متعلق لکھتے ہیں:
میرا (روحانی) طریقہ اویسی تھا۔ حضور پرنور ﷺ کی روح پُرفتوح نے میری تربیت کی تھی، لیکن ظاہری طور پر میرے لئے ضروری تھا کہ کسی ایک زندہ پیر کی بیعت کرتا۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے اٹک کے حضرت یکی صاحب المعروف حضرت جی صاحب سے طریقہ نقشبندیہ میں بیعت کی۔

(تذکرہ علماء و مشائخ سرحد ص ۹۶ علامہ محمد امیر شاہ قادری پشاور)

ہیں طلبگارانِ دیدِ یار ہم
اور خواہانِ رُخِ دلدار ہم

ایک خرقہ پہنادو

شیخ الاسلام حضرت غوث بہاء الدین ذکریا سہروردی ملتانی قدس سرہ (۶۶۶ھ) نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا آراستہ مکان ہے جو انوار و تجلیات سے جگمگا رہا ہے۔ درمیان میں ایک مرصع تخت پر والی عرب و عجم نبی مختار ﷺ جلوہ افروز ہیں۔ حضور پاک صاحب لولاک ﷺ نے شیخ ذکریا کو سامنے بلایا اور ہاتھ پکڑ کر اسے شیخ الشیوخ کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا: میں اسے تمہارے سپرد کرتا ہوں ان خرقوں میں سے ایک خرقہ

بہاء الدین کو پہنا دو۔

چنانچہ انہوں نے حکم کے مطابق آپ کو ایک خرقہ پہنا دیا۔

(تذکرہ ہفتاد اولیاء مولانا شاہ مراد سہروردی ص ۱۷۹ فیصل آباد)

رات دن ہیں طالب دیدار ہم
نجدی اگر جلتا ہے جل تیرے نصیب
زلف اطہر دیکھ لیں سرکار ہم
"من رانی" پڑھ کے ہیں سرشار ہم

اے فرزند

شیخ سید یوسف ابن سید جمال الحسینی قدس سرہ (۷۹۰ھ) ہر جمعرات کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت سے سرفراز ہوتے تھے۔

صاحب بحرالمعانی شیخ محمد جعفر مکی سرہندی قدس سرہ (۸۴۱ھ) ایک روز گھٹنوں پر سر رکھ کر حیران بیٹھ گئے اسی عالم میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد قباء میں تشریف فرما دیکھا۔ تمام اصحاب رسول اولیائے کرام، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے لیکر اپنے مرشد شیخ نصیرالدین محمود دہلوی تک تمام کے تمام بزرگ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فارسی زبان میں فرمایا: اے فرزند! مست حضرت لم یزل ولا یزال بحرالمعانی رابیار (اے خدا کی ذات میں مست بیٹے بحرالمعانی (کتاب) لاؤ) چنانچہ اس وقت میں نے جو ۳۵ یا ۳۶ مکتوبات لکھے تھے فوراً پیش کر دیئے۔

(اخبار الاخیار ص ۳۰۵ شیخ عبدالحق دہلوی)

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

ہم خوش ہوتے ہیں

حضور امام العارفین پیر سائین روضے دھنی قدس سرہ (خانقاہ راشدیہ پیر جو گوٹھ) اپنے مکتوب شریف میں فرماتے ہیں: بعض علماء کرام سے منقول ہے کہ کسی بزرگ نے خواب میں حضور پاک ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! محافل میلاد کے انعقاد کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، جو لوگ اجتماع کر کے خوشیاں مناتے ہیں اور اس عمل کو نیکی سمجھ کر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ فَرِح بنَا فَرِحنَا بِهٖ وَالْمُحب مَنْ اَحُبَابِه

یعنی جو ہماری خوشی منائے گا تو ہم اس سے خوش ہونگے اور دوست دوست کے ساتھ ہوتا ہے۔

(مکتوبات امام العارفین ص ۵۴۵ مطبوعہ پیر جو گوٹھ)

حشر تک ڈالینگے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم\
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائینگے

سلام کا جواب پانا

حضرت سیدنا نور الدین ایجی قدس سرہ روضہ رسول اللہ ﷺ پر حاضر ہوئے۔ پھر سلام عرض کیا:

السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ و برکاتہ، اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ تو قبر انور سے جواب آیا، جس کو سب حاضرین نے سُنا کہ آپ ﷺ نے جواب دیا:

وعلیکم السلام یا ولدی۔ اور میرے بیٹے تجھ پر بھی سلام ہو۔

شیخ ابوبکر دیار بکری قدس سرہ نے مواجھ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا ان کو بھی قبر انور سے جواب ملا (تنویر الحلک بامکان رویۃ النبی ﷺ والملک)

آپ ﷺ کو قوت وھبیہ ایسی عطا کی گئی کہ درجہ وسیلہ میں موجود ہوتے ہوئے اگر کوئی نبی

مرسل یا ملک مقرب پکارے تو آپ اس کا جواب دیتے ہیں، یہ کیفیت مالا نھایہ بعد از قیامت بھی رہے گی۔ یونہی درجہ وسیلہ میں ہوتے ہوئے طالب پکارتے والا اللہ کے حضور اور قبر انور پر پکارنے والا قبر میں غرض جہاں بھی پکارے گا وہیں آپ کو موجود پائے گا۔ یہاں تک کہ مراقبہ کرنے والا اپنے مراقبہ اور عارف اپنے آقا علیہ السلام کو موجود پائے گا۔۔

آپ ﷺ جسم و روح سمیت زندہ ہیں، اطراف زمین اور ملکوت میں تصرف فرماتے ہیں اور اسی حالت و ہیئت پر ہیں جو آپ کی قبل از وصال تھی، اس میں ذرہ برابر فرق نہیں۔ صرف یہ ہے کہ لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہیں جیسے فرشتے نظر نہیں آتے۔ حالانکہ فرشتے اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہیں۔۔

جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہو جائے تو اس کے لئے حجاب اٹھ جاتے ہیں تو وہ آقا علیہ السلام کی اسی دنیوی زندگی کی کیفیت میں دیدار کر لیتا ہے۔

عارف ابوالعباس طنجی قدس سرہ نے بتایا کہ میں شیخ استاذ احمد رفائی قدس سرہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا:

یا رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے ہو۔ اپنے مرشد شیخ عبدالرحیم قناوی قدس سرہ کے پاس حاضر ہو، تاکہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی معرفت کرائیں اور تیرا سلوک مکمل ہو۔

جب میں اپنے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے حکم دیا: بیت المقدس پہنچ جا تاکہ مقصود حاصل ہو۔ حسب حکم جب بیت المقدس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے حجابات اٹھا دیئے تو میں نے رسول پاک ﷺ کی اس حالت میں زیارت کی کہ آسمان، زمین، عرش، کرسی بلکہ کائنات کا گوشہ گوشہ آپ سے پُر ہے۔

اکثر عارفین و اولیاء اللہ، حضور پاک ﷺ کے حضور عالم رویا (خواب) اور عالم یقظہ (بیداری) میں اکثر حاضر رہتے ہیں۔ ان عارفین میں سے ایک عارف باللہ خلیفہ بن موسیٰ قدس سرہ ہیں۔ جو اکثر آپ کے پاس حاضری دیتے یہاں تک کہ ایک مرتبہ ایک ہی شب میں سترہ (۱۷) مرتبہ حاضری دی تو آقا علیہ السلام نے فرمایا:

"اے خلیفہ ہم سے اُکتا نہ جانا۔ بہت سے اولیاء ہی ہمارے دیدار کی حسرت

وپاس میں انتقال کر گئے"۔

حضرت شیخ سید ابوالعباس مرسی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں حضور علیہ السلام کے دیدار سے ایک لحظہ کیلئے محجوب ہوجاؤں تو میں اس لحظہ میں خود کو مسلمان نہیں سمجھتا۔ اس قسم کے واقعات بے شمار ہیں جن کا شمار کرنا ممکن نہیں۔

(تنویر الحلک بامکان رویۃ النبی ۳۴۳، جواہر النہار ص ج ۳ علامہ بنہانی)

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

باطل مذہب

حکیم الامت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ (۱۱۸۰ھ) اپنے متعلق لکھتے ہیں: اس فقیر کو ارتباط بیعت، صحبت، خرقہ، فیض، توجہ اور تلقین، عالم باطن میں آنحضرت ﷺ سے ہے۔۔

جب یہ فقیر مدینہ منورہ پہنچا اور ایک مدت تک روضہ انور میں متوجہ رہا۔ سب مراتب جذب اور سلوک کے ابتدا تا انتہا تک طئے کیئے۔ اُس وقت اِس فقیر کو القاب ذکی اور حکیم سے مشرف فرمایا۔ ایک طریقہ عنایت فرمایا اور جو جو علم میں مشکلات تھی میں نے پوچھی اور ان کا جواب باصواب پایا۔ اس فقیر نے روحانی طور پر آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ فرقہ شیعہ کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ یہ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے دشمنی رکھتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس فرقے کا مذہب باطل (غلط) ہے۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۸ فیصل آباد)

مشرف گرچہ شد جامی لُطفش
خدایا ایں کرم بار دگر کُن

تصوّرِ مدینہ

حضرت خواجہ غلام علی مجددی دہلوی قدس سرہ (۱۲۴۰ھ خانقاہ مظہریہ) نے فرمایا:
کل چند احادیث صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تعریف میں پڑھی گئیں۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ جسم کو غسل سے زیادہ طہارت (پاکی) حاصل ہوئی اور دل کو تصفیہ سے بھی بڑھ کر لطافت میسر آئی۔

میں ہر روز تصور میں مدینہ منورہ حاضر ہوکر روضہ مطہرہ کے طواف سے مشرف ہوتا ہوں اور قبر انور کی گرد وغبار کو آرزو کی آنکھ اور پلکوں کی جھاڑو سے صاف کرتا ہوں اور اس خاک پاک کو اپنی آنکھوں کا سُرمہ بناتا ہوں اور اس نورانی قُبہ کے طواف میں جان کی بازی لگا دیتا ہوں۔ میں اس جان بخشش آستانے نبوی ﷺ کو بوسے دیتا ہوں اور کبھی اس خاک حیات کو پیشانی کی آنکھ پر ملتا ہوں۔ جدائی پر افسوس صد افسوس۔

(دُر المعارف ۱۸۹ مولانا روف احمد مجددی)

جس زمین سے پائے اقدس آپ کے لگتے رہے
میں تصور میں اُسے دیتا ہوں بوسے رات دن

اشاعت علم کا صلہ

حضرت شیخ ابو محمد حسن بن عمر حُمیری فقیہ قدس سرہ (۷۶۷ھ) نے نبی اکرم ﷺ کی اس حال میں زیارت کی کہ آپ ﷺ صحاب کرام کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔ شیخ حسن نے عرض کیا: یا رسول اللہ! زیارت کرانے کا کرم کس وجہ سے ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علم میں تیری محنت شاقہ اس کا سبب بنی۔

(جامع کرامات اولیاء ۶۶۱ ج دوم)

یہ دیکھو میرے سامنے سرکار ﷺ

حضرت شیخ خلیفہ بن موسیٰ قدس سرہ کی بڑی کرامت یہ تھی کہ حضور پاک ﷺ کی زیارت جاگتے اور سوتے کرتے تھے۔ وفات سے پہلے فرمایا: یہ دیکھو میرے سامنے حضور پاک ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام تشریف فرما ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے رضوان کی خوشخبری دے رہے ہیں اور اس کی رحمتوں کا مجھ پر نزول ہو رہا ہے۔

(جامع کرامات اولیاء ۲۹۷ ج دوم)

فرشتو! سَرراہ آنکھیں بچھادو، اٹھو بہر تعظیم سر کو جھکادو
خدا کہہ رہا ہے مرے دُلربا کی، وہ دیکھو سواری چلی آرہی ہے

یا شیخ الحدیث

ایک بزرگ کو حضور پاک ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہے اور آپ ﷺ سے بعض احادیث کے بارے میں پوچھ رہے ہیں اور حضور پاک ﷺ انہیں فرمارہے ہیں ھات شیخ السنہ

امام سیوطی بھی خواب میں سرکار دوعلم ﷺ کی زیارت سے مُشرف ہوئے جس میں سرکار انہیں فرماتے تھے ھات یا شیخ الحدیث۔

شیخ عبدالقادر شاذلی علیہ الرحمہ اپنے استاد علامہ جلال الدین سیوطی شافعی قدس سرہ (۹۱۱ ھ) سے دریافت کیا: یا سیدی! آپ نے سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت بحالت بیداری کتنی بار کی ہے؟

علامہ نے فرمایا: ستر (۷۰) بار (جامع کرامات اولیاء ۹۸۱ ج دوم)

شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فرد مکاں میں
کہ تجھ سے کوئی اول ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

کٹی ہوئی زبان لیکر دربار رسالت ﷺ میں

حضرت شیخ عمر بن مبارک الجعفی قدس سرہ مشہور واعظ اور صالح عالم دین تھے۔ ایک بار آپ حج بیت اللہ سے فارغ ہوکر نبی اکرم ﷺ کے در اقدس پر حاضری کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ کے دونوں ساتھیوں (حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق) کی شان میں قصیدہ پڑھا۔ جب فارغ ہوئے تو ایک شخص نے آپ کو اپنے ہاں مہمان بننے کی درخواست کی۔ آپ بطور مہمان اس کے گھر تشریف لے گئے۔ جب گھر میں اندر داخل ہو گئے تو اس نے اندرے دروازے بند کر دیئے اور تلوار نکال کر کہنے لگا۔ جس زبان سے تم نے صحابہ کی تعریف کی ہے وہ کاٹی جائے گی۔ پہلے اس نے سب وشتم کیا اس کے بعد آپ کی زبان مبارک کاٹ ڈالی۔

آپ کٹی ہوئی زبان ہاتھ میں لیے سرکار دو عالم ﷺ کی قبر انوار پر حاضر ہو گئے اور اپنی واردات عرض کی۔ اس کے بعد اس کو نیند آ گئی تو خواب میں سرکار دو عالم والی عرب وعجم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور سرکار نے اس کی کٹی زبان پھر وہیں جوڑ دی۔ جب بیدار ہوئے تو دیکھا کہ زبان پہلے کی طرح بالکل اپنی جگہ پر صحیح کام کر رہی ہے۔
(الاسالیب البدیعۃ فی فضل الصحابہ۔ جامع کرامات اولیا ۴۹۵ سوم)

اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو
یہی دربار عالی کنز آمال دامانی ہے

شب بیداری کرو

شیخ صالح خیر الدین مصری حنفی نے بتایا: میں نے خواب میں نبی اکرم نور مجسم ﷺ کی زیارت کی آپ کے ساتھ شیخ علی الشونی اور شیخ شہاب الدین بلقینی (شیخ الجامعۃ الازہر قاہرہ، مصر) تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: جامع البروزی کے امام شیخ عبدلقادر کو جانتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور جا کر ان سے کہو کہ شیخین (شیخ علی الشونی، شیخ بلقینی) کے طریقہ کے مطابق شب بیداری کرو۔

حضرت شیخ عبدلقادر بابن سوار دمشقی قدس سرہ (۱۰۱۴ھ) خود بھی زیارت سے مشرف، ہوئے سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا: میری مجلس (درود خوانی) قائم کرنے اور برپا رکھنے کے لیے اپنے اصحاب سے اعانت طلب کر۔

(جامع کرامات اولیاء ۴۶)

تیری محفل بھی گئی چاہنے والے بھی گئے
شب کی آہیں بھی گئیں صبح کے نالے بھی گئے

حلوہ کھلایا

حضرت شیخ عبداللہ عید روس قدس سرہ (۸۶۵ھ) نے فرمایا: میں وہ خوش نصیب ہوں جسے خود سرکار دوعالم ﷺ نے اپنے دست اقدس سے حلوہ کھلایا۔ آپ ﷺ ہمارے غریب خانہ پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ کے ساتھ حلوہ اور بلوی (پریشانی) تھا۔ آپ نے حلوہ مجھے کھلایا اور پریشانی مجھ سے دور رکھی۔

(جامع کرامات اولیاء ص ۱۵۱ ج سوم)

درد دیں صورتِ ہالہ محیط ماہ طیبہ ہیں
برستا امت عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

چاہو تو افطاری ہمارے پاس کرو

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں: میں دورانِ محصوری حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو سلام کہنے آیا۔ انہوں نے مجھے بھائی کہہ کر خوش آمدید کہا اور ارشاد فرمایا:

میں امام الانبیاء علیہ الصلواۃ والسلام کو اس کھڑکی میں (گھر کی کھڑکی کی جانب اشارہ)

دیکھا ہے۔ آپ نے مجھے ارشاد فرمایا عثمان! ان لوگوں نے تجھے محصور کرلیا ہے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے ایک ڈول میری طرف بڑھایا جس میں پانی تھا میں نے سیر ہو کر پانی پیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو تمہاری مدد دی جائے اور چاہو تو افطاری ہمارے پاس کرو۔ میں نے حضور ﷺ اور آپ کے غلاموں کے پاس افطاری کرنے کو ترجیح دی۔

حضرت عبداللہ بتاتے ہیں حضرت عثمان اسی روز شہید ہو گئے۔

(طبقات مناوی۔ اثبات الکرامات اولیاء۔ جامع کرامات اولیاء ص ۴۳۳ ج اول)

نگاہ لُطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں
لیئے ہوئے یہ دل بے قرار ہم بھی ہیں

وہ نورانی چہرے

حضرت شیخ الاسلام علامہ محمد زین العابدین بکری قدس سرہ (۱۰۴۸ھ) ایک سال حج بیت اور مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کے مزار پُرانوار کی زیارت کا قصد کیا، جب زیارت مکمل کرنے کے بعد الوداعی سلام کے لئے حضور پاک ﷺ کے چہرہ انور (مواجھ شریف) کے سامنے حاضری دی تو آقا علیہ السلام، حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے نورانی چہرے سامنے آ گئے۔ آپ سر جھکائے عالم حیرت میں ڈوبے باادب حضور پاک ﷺ کے سامنے کھڑے تھے۔ (کافی دیر کے بعد) وہ نورانی چہرے آہستہ آہستہ یوں اوجھل ہونے لگے جیسے چاند بادل کی اوٹ میں چلا جاتا ہے۔ عبیدی نے عمدۃ التحقیق فی بشارۃ آل الصدیق کتاب علامہ بکری کے حالات واقعات اور کرامات پر تحریر کی ہے۔

(جامع کرامات اولیاء ص ۸۲۵، ج اول)

جنت نہ دیں، نہ دیں، تری رویت ہو خیر سے
اس گل کے آگے کس کو ہوس برگ و بر کی ہے

ولی کبیر

غوثِ زماں صاحب علم لُدنی سید عبدالعزیز دباغ قُدس سرہ (1032ھ) کے ماموں حضرت العربی الفشتالی قدس سرہ (۱۰۹۰ھ) اپنی بہن سے فرمایا کرتے: تمہیں ایک لڑکا ہوگا جس کا نام عبدالعزیز رکھنا۔ ولایت میں بڑی شان والا ہوگا۔ انہوں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ سرکار نے فرمایا: تمہاری بہن کے ہاں ایک ولی کبیر پیدا ہوگا۔

(خزینہ معارف ترجمہ اِبریز ص ٦٦ علامہ احمد بن مبارک سلجمانی)

حجرہ حضوری

حضرت مخدوم نورالحق ابوالقاسم نقشبندی قدس سرہ (ٹھٹہ سندھ ۱۱۳۸ھ) کے حجرہ میں سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ تشریف لائے تھے اور ابوالقاسم کو فیضیاب کیا۔ اس وقت سے آپ کے حجرے کا نام ''حجرہ حضوری'' پڑ گیا۔

(تذکرہ صوفیائے سندھ ص ٦٠ کراچی ۱۹۵۹ع)

لبیک یا وَلدی

حضرت شیخ سید علی ثانی شیرازی سہروردی قدس سرہ (ٹھٹھ، ۹۸۱ھ) متعلق مشہور ہے جب آپ نبی اکرم نور مجسم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو مدینہ منورہ کے بعض شرفا نے آپ کے سیّد ہونے سے انکار کیا۔ آپ روضہ اطہر کے دروازے کے سامنے کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا: یا جَدی (اے میرے دادا جان) روضہ اطہر کے اندر سے آواز آئی لبیک یا وَلَدِی (اے میرے بیٹے میں موجود ہوں) یہ حقیقت سن کر لوگ حیران ہو گئے اور جن لوگوں نے آپ پر اعتراض کیا تھا انہوں نے آپ کے قدموں میں گر کر آپ سے اپنی گستاخی کی معافی چاہی۔

(تذکرہ صوفیائے سندھ ص ۱۰۵، تحفۃ الطاہرین ص ۱۸)

وعلیکم السلام یا محمد ہاشم التتوی

شیخ الاسلام، بارہویں صدی کے مجدد حضرت علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی قادری قدس سرہ (ٹھٹھہ ۱۱۷۴ھ) نے تقریباً اکتیس سال (۳۱) کی عمر میں حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت حاصل کی۔ اسی سفر میں بروز جمعرات ۹ رجب المرجب ۱۱۳۶ھ کو مدینہ منورہ میں آپ سرکار دوعالم ﷺ کی زیارت سے بحالت بیداری مشرف ہوئے۔ اس نعمت عظمیٰ کا اظہار آپ نے ایک کتاب کے حواشی پر کیا ہے۔

ایک بار آپ مدینہ شریف حاضر ہوئے روضہ اطہر پر مواجھ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر نہایت عقیدت محبت اور عاجزی سے صلواۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا کہ الصلواۃ والسلام علیک یا رسول اللہ - تو روضہ اطہر سے سلام کا جواب ان الفاظ سے آیا:

وعلیکم السلام یا محمد ہاشم التتوی

اس سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت مخدوم کو دربار رسالت مآب ﷺ میں کس قدر مقبولیت حاصل تھی۔

(مقدمہ حدیقۃ الصفاء فی اسماء المصطفیٰ ص ۱۱، مدح نامہ سندھ مقدمہ، مقدمہ قوۃ العاشقین)

اللھم انک تعلم ذنوبنا

حضرت سید محمد باقر شاہ قدس سرہ اُوچ شریف میں معتکف تھے کہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۰۷۰ھ کو دورانِ اعتکاف حضرت نبی اکرم ﷺ سے سماعت فرمایا:

یاولدی من قرأ اللّٰھم انک تعلم ذنوبنا الخ بعد کل صلواۃ احد عشر مرۃ قضی اللہ تعالیٰ لہ کل حاجۃ من الدنیا والآخرۃ

یعنی اے میرے فرزند! جو شخص ہر نماز کے بعد گیارہ بار (دعا) اللھم انک تعلم ذنوبنا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت کی ہر حاجت کو پورا کرے گا۔

(جواہر الاولیاء- تحفۃ الکرام ج ۳ ص ۳۰۳ سندھی ادبی بورڈ جامشورو)

دل جلا کر رُخ محبوب کا جلوہ دیکھا
ہم نے گھر پھونک کے کیا خوب تماشا دیکھا

یہ میری اولاد ہے

حضرت شیخ المشائخ مخدوم نوح سرور صدیقی سُہروردی قدس سرہ (ھالا ۹۹۸ھ) نے دوران مراقبہ سید دو عالم نور مجسم ﷺ اور خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ دربار رسالت ﷺ میں سفارش کرتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق نے مخدوم نوح متعلق عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میری اولاد ہے۔ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے توجہ فرماتے ہوئے مخدوم نوح کو سبق پڑھایا (یعنی علم لدنی سے سرفراز فرمایا)۔

(تحفہ الکرام ج ۳/ ۳۸۴)

آپ علم ظاہر پڑھے ہوئے نہیں تھے اس کے باوجود آیات الٰہی کی معنیٰ تفسیر اسرار ورموز بیان فرماتے تھے، علماء ظاہر کے اعتراضات کا دلائل سے جواب مرحمت فرماتے تھے۔قرآن حکیم کا فارسی زبان میں ترجمہ آپ کا یادگار ہے۔یہ سب کچھ فیضان نبوی ﷺ کا نتیجہ تھا۔

مانگیں گے، مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے، نہ حاجت اگر کی ہے

حضوری

صاحب قال وحال، شیخ ونھیوں قدس سرہ (۱۱۰۰ھ) کی کرامات کو شمار نہیں کیا جا سکتا، بے شمار کرامت واقع ہوئیں۔ آپ پیغمبر اسلام نبی آخر زمان ﷺ کی محفل اقدس (روحانی) میں حاضر ہوتے تھے۔ اسی لئے حضوری کہلائے۔

(تحفۃ الکرام ۳۹۳ص)

خوشبو کا اثر

بلند درجات روحانیہ کے مالک مخدوم حسن قدس سرہ (دائرہ شریف، سندھ) ایک روز حالت وجد میں دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ زیارت اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے۔ محفل قائم تھی۔ ایک بزرگ حاضر ہوئے اور انہوں نے خوشبو کا تحفہ دربار رسالت میں نذر کیا۔ آپ ﷺ نے مخدوم حسن کو خوشبو بانٹنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے بعد تقسیم خوشبو اپنے سر میں بھی لگائی تھی جس کا اثر دم آخر تک قائم رہا۔ سبحان اللہ

(تحفۃ الکرام ۴۳۰)

انہیں کی بُو مایہء سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

با اجازت واعظ

واعظ الاسلام صاحب حضوری علامہ عبدالباقی واعظ ٹھٹوی قدس سرہ آفتاب نقشبندیہ حضرت مخدوم ابوالقاسم ٹھٹوی قدس سرہ العزیز کے فیضیاب مرید تھے۔ ان کے واعظ سے سیکڑوں لوگ ھدایت یافتہ ہوئے۔ ان کی یہ خوبی تھی کہ ہر واعظ کی محفل حضور پاک ﷺ کی اجازت سے برپا کرتے تھے۔ بغیر اجازت کے وہ واعظ نہیں کہتے تھے۔ سبحان اللہ

(تحفہ الکرام ۴۴۳)

جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دکھا گئے
یہ مہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے
(اکبر وارثی)

نماز جنازہ کی امامت

حضرت مخدوم محمد حمزہ واعظ ٹھٹوی قدس سرہ ایک جیدّ عالم، بہترین واعظ اور مقبول دربار رسالت ﷺ تھے۔ ایک روز صبح کو صاحب حال حضرت وتایو مجذوب مکلی (تاریخی، نامور قدیم اور طویل قبرستان جس میں صحابہ کرام کے دور سے لیکر دورِ قریب کے بزرگانِ دین ان میں ہر مقام و مرتبہ کے حضرات کی آرام گاہ ہے) سے آرہے تھے اور ایک دوسرے مجذوب بزرگ مکلی کی جانب جارہے تھے۔ وتایو فقیر نے ان سے دریافت کیا کہ کس طرف جارہے ہیں؟ اس مجذوب نے فرمایا:

آج مخدوم حمزہ کا انتقال ہوا ہے حضور پاک صاحب لولاک ﷺ ان کی نماز جنازہ کی امامت کے واسطے تشریف لارہے ہیں۔ میں زیارت اور نماز جنازہ میں شرکت کے لئے جارہا ہوں، آپ بھی ساتھ چلیں۔ چنانچہ دونوں مجذوبوں نے نماز جنازہ کی صف اول میں شرکت کی۔ امام کی تکبیر سے قبل غیب سے تکبیر کی آواز آرہی تھی۔

(تحفہ الکرام ۵۵۰)

"پردہ اس چہرۂ انور سے اٹھا کر ایک بار
اپنا آئینہ بنا اے مۂ تاباں ہم کو"

جو محمد ھاشم کہے اسی کو معمول بنالیں

شیخ الاسلام حضرت مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی قدس سرہ ایک روز اپنے ممدوح بزرگ آفتاب مکلی حضرت مخدوم ابوالقاسم نقشبندی ٹھٹھوی قدس سرہ کو وضو بناتے ہوئے دیکھا کہ حضرت بازو پر کہنی سے پانی ڈال رہے ہیں تو آپ سے رہا نہیں گیا عرض کیا: حضرت! کتب فقہ میں اس طرح درج ہے کہ پانی ہاتھ میں لیکر کہنی تک بہایا جائے۔ شیخ ابوالقاسم نے فرمایا: میں نے رسول ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت مخدوم صاحب نے دوبارہ عرض کیا کہ ہم نے کتب فقہ میں اسی طرح دیکھا ہے، آگے آپ کی مرضی۔

شیخ ابوالقاسم نقشبندی، صاحب حضوری بزرگ تھے وہ اسی وقت حضور پاک ﷺ کی جانب متوجہ ہوئے اور تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "جو محمد ھاشم کہے اسی کو معمول بنالیں۔ شیخ صاحب نے اسی وقت مخدوم صاحب کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق وضو کیا۔

(تکملہ مقالات الشعراء فارسی۔ مدح نامہ سندھ ۳۵)

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

آپ اسی پر فتویٰ دیں

ایک شخص نے کسی مسئلہ مین حضرت شیخ الاسلام مجدد برحق، امام اہل سنت مخدوم محمد ھاشم ٹھٹھوی قدس سرہ کی جانب رجوع کیا اور فتویٰ حاصل کیا۔ وہ شخص حضرت مخدوم کے استاد محترم استاد الاساتذہ حضرت مخدوم ضیاء الدین ٹھٹھوی قدس سرہ کی خدمت میں

فتویٰ بغرض تصدیق کے لئے لایا۔ لیکن انہوں نے یہ کہکر تصدیق سے انکار کیا کہ اس مسئلہ میں ان کی تحقیق مختلف ہے۔

اسی شب ضیاء الملت مخدوم ضیاء الدین دیدار مصطفےٰ ﷺ سے مشرف ہوئے تو سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''جو محمد ھاشم نے لکھا ہے آپ اسی پر فتویٰ دیں''۔

صبح ہوئی مخدوم ضیاء الملت نے سائل کو طلب کیا اور فتویٰ پر تصدیق فرمادی۔ اس واقع کے بعد مخدوم ضیاء الملت نے فتاویٰ نویسی ترک فرمادی سائلین کو اپنے شاگرد ارشد کی جانب یہ کہکر بھیج دیتے:

رسول ﷺ نے فتویٰ (کا قلمدان) ان کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔

(مقدمہ مدح نامہ سندھ ۳۲)

میرے حبیب تو یہ ہیں

سند الکاملین شیخ المشائخ عارف باللہ مخدوم محمد اسماعیل نقشبندی قدس سرہ (پریاں لوء شریف ۱۱۷۴ھ) ایک بار حبیب کوٹ (شہر) جارہے تھے کہ راستے میں ایک ضعیف خاتون نے دریافت کیا: سائیں! حبیب کوٹ کس طرف ہے؟ آپ صاحب حضوری بزرگ تھے اس مقام کے بزرگ ہمیشہ حضور پاک ﷺ کے مشاہدہ میں رہتے ہیں۔ خاتون نے شہر معلوم کرنا چاہا لیکن آپ تو اپنے حبیب ﷺ کے مشاہدہ میں مشغول تھے لہٰذا آپ نے ہاتھ کا اشارا کرتے ہوئے فرمایا: مائی! میرے حبیب تو یہ ہیں۔ تو اس خاتون نے حبیب کوٹ (سندھ) سے حبیب اللہ ﷺ کا گنبد خضریٰ کا دیدار کیا۔ اس طرح کی بہت سی کرامات آپ سے منسوب اور عوام الناس میں مشہور ہیں۔

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے جلوہ تیرا

دست پاک کی شان

مفتی اعظم ،سید الفقہاء ،علامہ مفتی عبدالغفور ھمایونی قادری قدس سرہ (ھمایون شریف ۱۹۱۸ء) نے جوانی میں مسجد شریف میں بصورت اعتکاف قرآن حکیم کی زکواۃ ادا کی تھی، اس سخت و مشکل مجاہدہ کے اختتام پر نبی اکرم سید عالم ﷺ نے اس عاشق صادق کو حالت بیداری میں زیارت سے مشرف فرمایا اور مصافحہ کی سعادت بخشی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ سیدھے ہاتھ پر ہمیشہ رومال لپٹا کر رکھتے تھے اور کسی سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے لیکن اس کے باوجود ہاتھ مبارک سے خوشبو آتی تھی۔

(انوار علماء اہل سنت ج اول ۴۱۴)

علم دین حاصل کرے

سراج الفقہاء امام المیراث عارف باللہ علامہ مفتی ابو الفیض غلام عمر جتوئی قادری قدس سرہ (لاڑکانہ ۱۹۳۵ء) ابتدائی دور میں دیہاتی ماحول کے مطابق آپ کھیتی باڑی اور چرواہے کا کام کرتے تھے، جب جوان ہوگئے تو گوٹھ کے بزرگ حضرت محمد عثمان رحمتہ اللہ علیہ کو دربار رسالت مآب ﷺ سے حکم ملا کہ غلام عمر کو پیغام پہنچاؤ کہ علم دین حاصل کرے۔ حکم سن کر سَر خم کیا اور اسی دن سے آپ طلب علم میں گھر سے نکل پڑے۔

(انوار علماء اہل سنت ۵۷۸)

ہم اسی لئے تو ان سے ناراض ہیں

رئیس الفضلاء علامہ محمد ھاشم انصاری علیہ الرحمہ (نواب شاہ، ۱۹۶۲ء) متعلق ایک واقع یوں ہے۔ ایک بار وہابیوں کے مشہور عالم مولوی غلام خان دیوبندی، راولپنڈی سے نواب شاہ مدعو تھے، رات کو شہر میں ان کی تقریر تھی۔ جب رات ہوئی مولانا محمد ہاشم نے طلباء سے مدرسہ کی چھت پر چارپائی بچھوا کر تقریر سننے کے بعد وہیں سو گئے۔ مولانا کا

دل مثل آئینہ صاف اور عشق رسول سے لبریز تھا، روز رات کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا کرتے تھے۔ اس رات سے یہ سلسلہ منقطع ہوگیا۔ جس کو روزانہ حضور کی محفل میں آنا جانا نصیب ہو پھر یہ سلسلہ ٹوٹ جائے اس کی بے قراری کا کون اندازا لگا سکتا ہے بلکہ جس طرح مچھلی بغیر پانی کے تڑپتی ہے، مولانا بھی ساری ساری رات درود شریف پڑھتے رہتے غم ہجر میں روتے رہتے، دل تڑپتا رہتا اور معافی مانگتے رہتے۔ آخر تیسری رات بعد نماز عشاء مسجد شریف میں درود شریف پڑھتے پڑھتے آنکھ لگ گئی اور قسمت جاگ اٹھی کہ حضور رحمتہ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، مولانا کے لئے عید ہوگئی۔ لیکن حضور پاک ﷺ کے چہرہ والضحیٰ پر ناراضگی کے آثار تھے اور حضور ﷺ کے ساتھ آپ کے دو شہزادے بھی تھے (یعنی حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ اور حضور سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔ شہزادوں نے عرض کی: نانا جان! مولوی محمد ھاشم بھی وہابیوں کی تقریر سُننے لگے ہیں۔

جان رحمت والی امت ﷺ نے فرمایا: ہم اسی لئے تو ان سے ناراض ہیں۔ شہزادوں نے عرض کی: نانا جان! آپ انہیں معاف فرمائیں یہ آئندہ ایسی غلطی نہیں کرے گا۔ اس کے بعد سرکار دو عالم حبیب کریم ﷺ نے تبسم فرمایا اور مولانا صاحب پر راضی ہوگئے۔

(انوار علماء اہل سنت ج اول ص ۸۱۹)

ذکر الااللہ کرتے کرتے جب سویا شکور
روئے روشن خواب میں دکھلا گیا بطحیٰ کا چاند

سرور عالم ﷺ نے امامت کروائی

شاہجانی مسجد کی خصوصیت کا سب سے روشن پہلو یہ ہے کہ ٹھٹھہ کی اس تاریخی مسجد میں عین بیداری کی حالت میں ایک شخص نے سرور عالم ﷺ کو امامت کرواتے دیکھا اور آپ کی اقتدا میں حضرات حسنین کریمین کے علاوہ جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء امت علیہم الرحمہ کو بھی نماز پڑھتے دیکھا۔ لاسی شیدی نے بعدازاں یہ بھی بتایا کہ

مسجد سے اس طرح خوشبو کی لپٹیں آتی تھیں گویا دنیا کے نایاب تریں عِطر سے پوری مسجد کو غسل دیا گیا ہو۔ عین بیداری کی حالت میں یہ دلکش نظارے کرنے والے لاسی شیدی نے حضرت علامہ مفتی محمد حسین ٹھٹھوی کو بھی جماعت میں حاضر پایا۔

شاہجہانی مسجد کے صحن میں جس جگہ حضور پرُ نور ﷺ کو امامت کرواتے ہوئے دیکھا گیا تھا اسی جگہ فرش سے تقریباً دو انچ اونچا مصلّیٰ بنا دیا ہے۔

(انوار علماء اہل سنت ۸۳۱)

پڑھ کر درود اب سے بھیجو سلام ان پر
آنکھیں بچھاؤ حضرت آتے ہیں انجمن میں

ایک کروڑ دورد شریف کا ختم

درویش منش عالم حضرت الحاج محمد ھاشم دھوبی علیہ الرحمہ (ضلع ٹھٹھہ ۱۹۶۱ء) درود شریف کے مبلغ اور حضور پر نور ﷺ کے عاشق زار تھے اسی لئے تو کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے تھے، ساری ساری رات درود شریف کا ورد کرتے ۔ ایک بار تو ایک کروڑ درود شریف کا ختم کیا۔ کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کا سینہ کھل جاتا ہے۔ آپ کے سینے کا بھی انشراح ہوا حضور پاک ﷺ کی محفل پاک میں آنے جانے کی ٹکٹ جاری ہوگئی۔ اس لئے حضوری کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔

(انوار علماء اہل سنت ص ۸۹۲)

پڑھو دُرودُ پڑھو، عاشقو! درود پڑھو
درود سے کبھی غافل نہ ہو، درود پڑھو

مجھے دیکھنے کے لئے بصیرت کی ضرورت ہے

حضرت مخدوم محمد امام قدس سرہ کا تعلق حضرت مخدوم نوح سرور سُہر وردی قدس سرہ (ھالا) سے ہے۔ ایک مرتبہ رات میں تہجد کے لئے اٹھے اور کنویں پر وضو کے لئے

گئے جب کنویں کے قریب پہنچے تو آپ کو عورت نظر آ گئی آپ ذرا رک گئے، عورت چلی گئی۔ لیکن آپ کو یہ تشویش لاحق ہوگئی کہ یہ کون عورت تھی ۔ صبح دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ ایک سیدزادی بیوہ خاتون ہے جو کہ پردہ داری کی وجہ سے رات میں اپنے گھر کا پانی باہر کنویں سے بھر کر لاتی ہیں ۔

حضرت مخدوم نے جب سیدزادی کا سُنا تو آپ کے دل پر بڑی چوٹ لگی اور خود سے مخاطب ہوکر فرمایا: اے محمد! حضور پاک نے اگر قیامت کے دن پوچھ لیا کہ میرے اہل بیت پر تو نے کیوں نظر ڈالی تو آقا علیہ السلام کو کیا جواب دوں گا۔

بس ان ہی باتوں پر سوچتے ہوئے ایک لوہار کے پاس پہنچے اور ان سے فرمایا: میری یہ دونوں آنکھیں نکال دو۔

اس نے عرض کیا: حضرت میں اس گستاخی کی جرأت نہیں کرسکتا ۔ بالآخر آپ نے زنبوری اٹھا کر اپنی دونوں آنکھیں نکال لیں ۔ سرکار دو عالم ﷺ اسی وقت جلوہ افروز ہوگئے۔ آپ اپنے عاشق صادق کو حالت بیدار میں دیدار سے سرفراز فرمایا اور ان کے سر کو اپنی گود میں لیکر فرمایا: اے محمد! عشق میں کامیاب ہوگئے ہو، اب کیا چاہتے ہو تجھے انعام میں کیا دوں؟ (دنیا دار ہوتا تو دنیا کے انبار مانگتا لیکن عاشقوں کے انداز ہی نرالے ہیں)۔

مخدوم محمد نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آج کی تاریخ میں آپ اس مسجد میں ہر سال جلوہ افروز ہوں تاکہ وہ لوگ جو مدینہ منورہ نہیں پہنچ سکتے وہ یہیں آپ کی زیارت کریں۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: ضرور آوئں گا لیکن اہل بصیرت ہی دیکھ سکتے۔ وہ تاریخ ۲۳ ربیع الآخر تھی لہٰذا اسی مناسب سے آپ کی درگاہ شریف (رِپ شریف بدین) پر عرس منعقد ہوتا ہے اور عاشق زار جمع ہوتے ہیں اسی مسجد میں آنکھیں فرش بچھا کر دیدار مصطفٰے ﷺ کے منتظر رہتے ہیں۔

(تذکرہ اولیاء سندھ ص ۳۲۹)

تجھ سے مانگوں میں تجھی کو کہ سبھی کچھ مل جائے
سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے

اسی حکایت میں درس عمل کا بہت سامان موجود ہے اگرچہ حکایت اپنی وسعت

الفاظ کے لحاظ سے چھوٹی ہے مختصر ہے لیکن مطلب کے لحاظ سے بہت وسعت رکھتی ہے۔ زبانی کلامی باتوں سے عشق رسول نہیں آتا بلکہ کر دکھانے کا مطالبہ کرتا ہے اور جنہوں نے یہ منزل پالی وہ مقبول و محبوب دربار رسالت ہیں اور ان مقبولان کے ہاں ناموس سادات، عزت وعظمت، اہل بیت کا مسئلہ کس قدر اہمیت رکھتا ہے۔ مجنون کو لیلیٰ سے محبت تھی تو اس کی گلی کے کتوں سے بھی پیار تھا۔ عاشق رسول حقیقی بھی آل رسول کے بچے بچے سے پیار کرتے ہیں ان کی عزت و ناموس کا تحفظ کرتے ہیں، جنہیں سادات سے محبت نہیں وہ عشق رسول کی دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ عاشق رسول تو سیدزادیوں کو حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کی بیٹیوں اور بہوں سمجھتے ہیں اور پھر اسی قدر عزت و احترام بجا لاتے ہیں۔ اور جو مولوی حضرات اور مفت خور مفتی آپ ﷺ کے صاحبزادیوں کا ہرایرے غیرے نتھو خیرے سے شادی جائز ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ ایسے حضرات عشق رسول کی دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔

"وانکحوا الا کفاء (الدرایہ ج ا ص ۲۱۹) تم اپنی عورتیں ہم کفو (ہم مرتبہ) مردوں کے نکاح میں دو"۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا کوئی ہم مرتبہ ہے؟ ہرگز نہیں، ان کی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا کوئی ہم پلہ ہے؟ ہرگز نہیں، تو پھر ان کی اولاد جنہیں سادات کرام کہتے ہیں ان کا ہم مرتبہ غیر سید کیسے ہونگے؟

اصحاب و آل کا وہی کرتا ہے احترام
ہو جس کے دل میں سچی محبت حضور سے

ہمیں دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں ہوتا؟

اس سوال کا جواب جاننے کیلئے درج ذیل حکایت ملاحظہ فرمائیں۔

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ (۲۶۱ ھ) نے بیان کیا: میں سولہ سال (۱۶) تک جمال محمدی اور اتباع جمال ملت احمدی کیلئے اپنے نفس پر سختیاں کرتا رہا۔ میں نے نفس امارہ کو اس مجاہدہ کی وجہ سے اس طرح کردیا جس طرح لوہے کی آتشیں بھٹی میں پارہ ہوتا ہے۔ میں ریاضت کی آگ میں تپتا تھا۔ اس طرح میں نے روحانیت کی شمشیر ذوالفقار تیار کی جس سے ''ماسویٰ اللہ'' کے تمام تعلقات کاٹ کر رکھ دیئے۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے سمجھا کہ میں دربار رسالت میں پہنچا ہوں۔ مجھے ایک خطاب سنائی دیا کہ، اے پیر بسطامی! افسوس کہ تم ابھی تک خام ہو، تم ابھی تک مقام اُمید میں کھڑے ہو، تم ابھی تک بزم مرتبہ عالیہ محمدی علیٰ صاحبہا الصواۃ والسلام تک پہنچنے کے لائق نہیں ہو۔ میں اسی خطاب کو سن ہی رہا تھا کہ میرے سامنے ایک بحرِ بے کراں دکھائی دیا کہ اس کی موجوں سے آتش شعلے بھڑک رہے تھے۔ وہ ایک لمحہ میں ہزاروں جہانوں کو خاکستر بنادیتے تھے۔ میں یہ نظارہ دیکھتے ہی دم بخود ہوگیا۔ میری جان پر حیرت طاری ہوگئی۔ میرے دل پر ایک الہام وارد ہوا کہ جب تک اس سمندر سے نہ گذرو گے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار تک رسائی حاصل نہ کرسکو گے۔

(معارجُ النبوۃ ج ا ص ۱۶۴ مولانا معین الدین واعظ ۹۰۷ھ)

تم اگر چاہتے ہو وہ دل میں مکیں ہو جائے
شمع عشق سے تم دل میں اُجالا تو کرو
دیکھ لو خود اپنی آنکھوں سے عطا کا منظر
سامنے ان کے کشادہ ذرہ داماں تو کرو

سبع سنابل

میر غلام علی آزاد بلگرامی علیہ الرحمہ (۱۲۰۰ھ) اپنی کتاب مآثر الکرام میں تحریر فرماتے ہیں:

حضرت سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ کی مشہور ترین تصنیف ''سبع سنابل'' ہے جو سلوک و عقائد کے بیان میں ہے۔ ایک بار رمضان المبارک ۱۱۳۵ھ کو مئولف اوراق (غلام علی بلگرامی) نے دارالخلافہ شاہجہان آباد میں حضرت شیخ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ کی زیارت کی۔ حضرت میر عبدالواحد قدس سرہ کا ذکر آیا۔ شیخ نے حضرت میر کے مناقب و فضائل دیر تک بیان کیئے اور فرمایا: ایک شب میں نے مدینہ منورہ میں بستر خواب پر عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور سید صبغت اللہ بروچی ایک ساتھ دربار اقدس رسالت پناہ ﷺ میں حاضر ہوئے اور دیکھا کہ وہاں صحابہ کرام اور اولیاء عظام کی بھی ایک بڑی جماعت موجود ہے اور ان میں ایک صاحب ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ ان سے تبسم اور شیریں لبی کے ساتھ (یعنی توجہ سے) گفتگو فرما رہے ہیں اور ان کے حال پر نہایت توجہ و التفات فرماتے ہیں جب مجلس مبارک تمام ہو چکی تو میں نے سید صبغت اللہ سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے کہ حضور اقدس ان سے اس قدر التفات فرماتے ہیں۔ انہوں نے بتایا: میر عبدالواحد بلگرامی- اور ان پر زیادہ کرم کا سبب یہ تھا کہ ان کی تصنیف سبع سنابل دربار رسالت مآب ﷺ میں مقبول ہوئی۔

(مآثر الکرام ص ۱۲۳ مقدمہ سبع سنابل ص ۴۲)

حضوری میں بچشم نم رہے ہیں
عجب کیفیتوں میں ہم رہے ہیں

دربار نبوت سے مامور کیا گیا

شیخ الاسلام معین الحق علامہ فضل رسول عثمانی بدایونی قدس سرہ (۱۲۸۹ھ) قریب وفات حالت سکرات میں تھے اور زبان مبارک پر کلمہ طیبہ جاری تھا۔ حاضرین سے فرمایا: تاج الفحول کو بلاؤ اور دریافت کرو کہ اعداء دین کا کوئی رسالہ ایسا تو باقی نہیں جس کا جواب ہم نے نہ لکھا ہو اور ہمارے بعد عوام اہل اسلام کو باعث تشویش ہو۔ جواب میں جب حسب منشاء نفی سُنی تو روئے منور دمکنے لگا اور بآواز نعرہ تکبیر بلند فرمایا۔

ایک دن شیخ الاسلام کے پاس جناب قاضی مولانا شمس الاسلام صاحب عباسی مرحوم جو آپ کے والد اقدس کے مخصوص مریدوں میں تھے، عیادت کے لئے حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا: قاضی صاحب! بمقتضائے (**واما بنعمة ربک فحدث**) آج آپ کو بتاتا ہوں کہ دربارِ نبوت سے استیصال فرقہ وہابیہ بخدیہ کیلئے مامور کیا گیا تھا۔ الحمدللہ بتائید ایزدی اس فرقہ باطلہ اور اس کی ذریات اسماعیلیہ و اسحاقیہ کا رد پوری طور پر ہو چکا۔ دربار نبوت میں یہ سعی قبول ہو چکی اور میرے دل میں بھی اب کوئی آرزو باقی نہ رہی۔ عنقریب میں اس جہاں فانی سے جانے والا ہوں۔

(اکمل التاریخ جلد دوئم ص ۱۳۵ مولانا ضیاء القادری مطبوعہ دمطبع قادری بدایوں ۱۹۱۴ء)

کچھ ایسا کردے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں

ایک صاحب حضوری کی قوت پرواز

شیخ محی الدین ابن عربی اُندلسی قدس سرہ (۶۳۸ھ) فرماتے ہیں:

حضرت حق سبحانہ نے اپنے محض فضل سے مجھ کو ایک واقعہ میں ہمارے خیرالرسل علیہ الصلوٰۃ و السلام کے حضور میں باریاب فرمایا اور کُل انبیاء علیہم السلام کو از حضرت آدم تا

خاتم الرسل علیہ السلام میں نے دیکھا۔ کل اہل ایمان میں سے خاص ہوں یا عام سب کا معائنہ کیا۔ جتنے بنی آدم گذر چکے اور قیامت تک آنے والے ہیں سب کو دیکھا اور سلب آدم علیہ السلام میں جتنے اہل سعادت ہیں ان سب کی معرفت اور شمار اللہ تعالیٰ نے اس حقیر بندہ پر ارزانی فرمائی۔

الحمدللہ سارے اہل جنت اور اہل نار کو میں جانتا ہوں۔ میں اس کشف میں ہر نبی کے مرتبہ کو پہچانا جن نبیوں پر میرا ایمان مجمل تھا ان کو میں نے بالمشافہ دیکھا اور ان سے ملا اور اس مشاہدہ اور معائنہ سے میرا ایمان نہایت مضبوط ہوگیا۔ ہمیشہ میرا قول اور فعل ہمارے نبی علیہ الصلواۃ والسلام کے تابع ہے کیونکہ خود حضور مجھے فرمایا کرتے ہیں "تو یوں کر اور یہ کہہ"۔ میں اپنے علم سے یا مشاہدہ سے کوئی بات سوائے حکم رسالت مآب ﷺ کے نہیں کہتا ہوں۔

الحمدللہ! میرے مشاہدہ نے میرے ایمان بالغیب سے موافقت کی اور ایمان کا ثواب ضایع نہ ہوا۔ یہ ایسا مقام مجھے نصیب ہوا ہے کہ اس کے مزے سے میں ہمیشہ متلذذ ہوتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بہت سارے بندوں پر اس مرتبہ کو ارزانی فرمایا ہوگا۔

(فتوحات مکیہ ص ۳۶۵، مقالہ امام ابن عربی ص ۴۰ عینی نظامی دکنی)

سامنے روئے یار ہو، سجدے میں ہو سر نیاز
یونہی حریم ناز میں آٹھوں پہر نماز ہو۔

اللہ تمہیں بخش دے

محدث ابن ابی الدنیا کتاب المنامات میں ایک بزرگ سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے بتایا: میں خواب میں نبی اکرم کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیئے مغفرت کی دُعا فرمایئے۔ تو آپ ﷺ نے رُخ انور پھیر لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت جابر بن عبداللہ سے حدیث مروی ہے کہ آپ ﷺ کبھی سوال رد نہیں

فرماتے۔ یہ سُن کر آپ ﷺ نے میری طرف التفات فرمایا: اور دعا کی اللہ تمہیں بخش دے۔

مجھے معاف کردیا گیا

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آپ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہیں، میں بھی سلام عرض کر کے بیٹھ گیا۔ اس اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دربار رسالت میں پیش کیا گیا اور دروازہ بند کر دیا گیا، زیادہ دیر نہیں گذری کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے وہ فرما رہے تھے: رب کعبہ کی قسم! میرے حق میں فیصلہ ہو گیا ہے، پھر ان کے پیچھے پیچھے حضرت معاویہ تشریف لائے وہ کہہ رہے تھے: رب کعبہ کی قسم! مجھے معاف کردیا گیا۔

(حجۃ اللہ علیٰ العالمین ص ۱۰۰۷)

تمہارا طرز عمل اس طرح ہو

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر! قریب آؤ تو میں اس قدر قریب آیا کہ مصافحہ ہوسکتا تھا، اس وقت دو ادھیڑ عمر کے بزرگوں نے آپ ﷺ کو اپنے بغلوں میں لے رکھا تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم امت محمدیہ کے حکمران بنو تو اس وقت تمہارا طرز عمل اس طرح ہو جس طرح ان دو بزرگوں کا اپنے دورِ خلافت میں رہا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (آپ کے جسم مبارک سے لپٹے ہوئے) یہ بزرگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ابونعیم۔ حجۃ اللہ علیٰ العالمین)

تمہارا دل مردہ نہ ہوگا

امام کتانی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیے کہ میرے دل کو مردہ نہ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: روزانہ چالیس بار (۴۰) یاحیُ یا قیوم لاالٰہ الاانت کا ورد کرو تمہارا دل مردہ نہ ہوگا بلکہ حیات جاوداں پا جائے گا۔

ان دونوں کے شر سے بچاؤ

عادل بادشاہ نورالدین زنگی شہید نے سرکار دوعالم ﷺ کو ایک رات خواب میں تین بار دیکھا کہ آپ ﷺ دو بدبخت آدمیوں کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں: جلدی آؤ مجھے ان دونوں کے شر سے بچاؤ، پس اس نے اپنے وزیر کو فوراً طلب کیا اور رات کی بقیہ حصہ میں بیس (۲۰) سواروں کے ہمراہ تیز رفتار اونٹنی پر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا، اس نے اپنے ساتھ کثیر مال بھی لے لیا اور سولہ (۱۶) دن کی مسافت کے بعد مدینہ شریف پہنچ گیا۔ روضہ اطہر کی زیارت کے بعد تمام اہل مدینہ کو پیش کرنے کا حکم دیا پھر مال و دولت تقسیم کرنے کے دوران خواب میں نظر آنے والے دونوں آدمیوں کی شکل و صورت کو غور سے دیکھنے لگا۔ جب سب لوگ لے کر رخصت ہوئے تو پوچھا: کوئی اور ابھی باقی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: سوائے دو عابد زاہد آدمیوں کے (جو مغرب کے رہنے والے ہیں) کوئی باقی نہیں رہتا۔ بادشاہ نے انہیں بھی طلب فرمایا جب وہ سامنے آئے تو بادشاہ نے پہلی ہی نظر میں انہیں پہچان لیا کہ یہی وہ ہیں جن کی طرف خواب میں نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔ پوچھا: تمہاری اقامت گاہ کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا، حجرہ اقدس کے قریب ایک ویران مکان میں رہتے ہیں۔ یہ سن کر بادشاہ نے انہیں وہیں چھوڑا اور خود ان کی اقامت گاہ کی طرف گیا، وہاں اُسے دو خیمے نظر آئے اور وعظ کی چند کتابیں، نیز غرباء و مساکین میں تقسیم کرنے کیلئے بہت سا مال رکھا ہوا تھا، اہل مدینہ نے ان کی

سخاوت کی بڑی تعریف کی۔

سلطان نورالدین زنگی نے وہاں پڑی ہوئی چٹائی اٹھائی تو اسے ایک سرنگ نظر آئی جو کہ خواب گاہِ رسول ﷺ کی طرف جاتی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر لوگ کانپ اٹھے۔ سلطان نے ان دونوں کو زدوکوب کرنے کے بعد پوچھا: سچ سچ بتاؤ یہ کیا حرکت ہے؟ انہوں نے بتایا: ہم عیسائی ہیں، عیسائی بادشاہ نے ہمیں کثیر مال دے کر مغربی حاجیوں کے روپ میں بھیجا ہے تا کہ کسی حیلہ سے سرکار دوعالم ﷺ کے جسم اطہر تک رسائی حاصل کریں اور اسے لے جائیں لہٰذا ہم نے اس ویران مکان کو اقامت گاہ بنایا۔ ہم رات کے وقت سرنگ کھودتے ہیں اور اس کی مٹی اپنے تھیلیوں میں بھر کر زیارت کے بہانے جنت البقیع میں لے جاتے ہیں۔ پس جب وہ حجرہ اقدس کے قریب پہنچے تو آسمان کانپ اٹھا اور گرج چمک سے عظیم زلزلہ پیدا ہوا۔ اسی رات کی صبح کو سلطان نورالدین کی مدینہ شریف میں حاضری ہوئی۔ جب ان دونوں بدبخت عیسائیوں کی یہ مکروہ حرکت بے نقاب ہوئی تو بادشاہ پر رقت طاری ہوگئی۔ اس نے ان دونوں کی گردن زنی کا حکم دیا۔ چنانچہ ان کی گردن ماردی گئی۔ اس کے بعد بادشاہ نے سیسہ لانے کا حکم دیا پھر پانی کی سطح تک خندق کھدوا کر اس میں سیسہ بھروا دیا۔ اس طرح روضہ اطہر کے اردگرد پانی کی سطح تک سیسہ کی دیوار بن گئی۔

(خلاصۃ الوفا، تاریخ مدینہ، حجۃ اللہ علی العالمین ۱۲۰۱)

ان بدبختوں کی ہلاکت کی دوسری صورت بھی ہو سکتی تھی لیکن شہنشاہ مدینہ ﷺ نے اپنے غلام پر کرم فرماتے ہوئے اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ دوم امتحان لیا جس میں وہ کامیاب گئے، سوم اس شرانگیز واقعہ کو واضح کر کے دشمنان اسلام کے مذموم عزائم سے مسلمانوں کو خبردار اور ان کو سرعام سزا دلوا کر ان کے دانت کھٹے کر دیئے جس سے ان کی ہوا نکل گئی ہوگی۔

اس سے پتہ چلا کہ عیسائی بعد وصال کے نبی کو مردہ مانتے ہیں تب ہی تو انہوں نے یہ جسارت کی ورنہ نبی علیہ السلام کو زندہ اور مختار نبی مانتے تو یہ شرمناک گستاخی کبھی نہیں کرتے۔ اس کا مطلب وہابیوں نجدیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ایک ہی ہے۔

حلب کے رافضیوں کی سازش

حلب کے کچھ رافضی امیر مدینہ کے پاس آئے اور بہت سا مال بطور رشوت پیش کیا تا کہ انہیں حجرہ اقدس کھولنے اور شیخین کریمین (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کو نکال لے جانے کی اجازت دے، اس نے مطالبہ منظور کر لیا اور فوراً ایک قاصد مجھے بلانے کیلئے بھیج دیا۔ میں حاضر ہوا تو کہا: اے صواب! آج رات کچھ لوگ مسجد نبوی کا دروازہ کھٹ کھٹائیں گے، اسے کھول دینا اور جو کچھ وہ کرنا چاہیں ان سے تعرض نہ کرنا۔ میں نے کہا: جناب تعمیل ارشاد ہوگی۔ اس کے بعد میں حجرہ اقدس کے پاس روتا رہا یہاں تک کہ عشاء کی نماز ختم ہوئی اور تمام دروازے بند کر دیئے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد باب امیر کے سامنے والے دروازے پر دستک ہوئی۔ میں اٹھ کر دروازہ کھولا تو چالیس (۴۰) آدمی ایک ایک کر کے اندر داخل ہوئے۔ ان کے پاس کدالیں، پھاوڑے، شمعیں اور دیگر آلات انہدام تھے اور انہوں نے روضہ اقدس کا قصد کیا۔ خدا کی قسم! وہ ابھی منبر اقدس تک بھی نہ پہنچے کہ ان سب کو ان کے آلات انہدام سمیت زمین نے نگل لیا۔ امیر مدینہ ان کی واپسی کا منتظر تھا جب دیر ہوئی تو اس نے مجھے بلا بھیجا اور پوچھا: صواب! تمہارے پاس وہ لوگ نہیں آئے؟ میں نے جواب دیا: آئے ہیں مگر ان کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا ہے اور انہیں زمین نے نگل لیا ہے۔ امیر نے کہا: سوچ لو کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: یہ واقعہ سچ ہے، اٹھ کر دیکھ لیجیئے، کیا کہیں، ان کا نام ونشان نظر آتا ہے۔ اس نے کہا: اگر تمہاری بات جھوٹی ثابت ہوئی تو تمہارا سر اڑا دونگا۔

(تاریخ مدینہ - خلاصۃ الوفاء - حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۳۰۴)

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

آل رسول ﷺ کو محروم نہ لوٹانا

قاضی ابو جعفر علیہ الرحمہ کوفہ میں رہتے تھے۔ وہ لین دین کے معاملے میں حُسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ جب بھی امیر المومنین شہنشاہ ولایت حضرت سیدنا علی المرتضیٰ حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی اولاد (سادات کرام) میں سے کوئی فرد اس کے پاس کوئی چیز لینے کیلئے آتا تو قطعاً عذر نہیں کرتا تھا۔ اگر اس کے پاس قیمت اس چیز کی ہوتی تو وصول کر لیتا ورنہ اپنے غلاموں سے کہتا یہ قرض حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نام لکھ دو۔ اسی طرح اس کے شب و روز گذرتے رہے بالآخر وہ مفلس ہو گیا اور گھر میں بیکار ہو کر بیٹھ گیا۔ اپنے مقروض لوگوں کی فہرست کو دیکھتا رہتا تھا اگر ان میں سے کوئی شخص زندہ ہوتا تو اس کے پاس آدمی بھیج کر قرض کا مطالبہ کرتا اور اگر فوت ہو چکا ہوتا تو اس نام پر لکیر کھینچ دیتا۔ ایک دن وہ اسی شغل میں گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا کہ ایک آدمی کا ادھر سے گذر ہوا اور اس نے ٹھٹھا کرتے ہوئے کہا: تمہارے بڑے مقروض (یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) نے قرض ادا کیا یا نہیں؟

وہ قاضی یہ بات سُن کر سخت غمگین ہو گیا اور اٹھ کر گھر میں اندر چلا گیا۔

قاضی نے رات کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ حضرت حسنین کریمین بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے شہزادوں سے دریافت کیا: تمہارے والد کا کیا حال ہے؟

حضرت علی المرتضیٰ نے پیچھے سے جواب دیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ آپ اس قاضی کا حق ادا نہیں کرتے؟ مولائے کائنات نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں وہ سب قرضہ ادا کرنے کیلئے آیا ہوں اور رقم ہمراہ لایا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس کے (قاضی کی طرف اشارہ) حوالے کردو۔ انہوں نے ایک اونی تھیلی میرے حوالے کردی اور فرمایا: یہ تمہارا حق ہے جو ہمارے ذمے واجب الادا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے قاضی سے فرمایا: اسے وصول کر لو اور اس کے بعد بھی ان کی

اولاد میں سے جو قرض لینے آئے تو اس کو محروم نہ لوٹانا، آج کے بعد تُمہیں مفلسی اور تنگدستی کی شکایت نہیں ہوگی۔

قاضی کوفہ بتا رہا ہے کہ میں نیند سے بیدار ہوا تو وہ تھیلی میرے ہاتھ میں تھی اور میں خوشی کے مارے جامے میں پھولا نہیں سماتا تھا۔

(شواہد الحق ص ۵۳۰)

سبطین نبی یعنی حَسن اور حُسین
زہرا و علی دونوں کے وہ نورالعَین
عینک ہے تماشائے دوعالم کے لئے
اے ذوق! لگا آنکھوں سے اِن کے نَعلین
(ذوق دہلوی)

مقدمہ قتل میں ماخوذ شخص کو رہا کردو

ابراہیم بن اسحاق بتاتے ہیں میں بغداد (عراق) میں پولیس آفسر تھا۔ انہی دنوں میں خواب میں نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ نے مجھے فرمایا: ''مقدمہ قتل میں ماخوذ شخص کو رہا کردو''۔ وہ شخص بیدار ہواتو سخت پریشان تھا (کہ آخر کیا کروں)۔

ابراہیم نے قیدی کو بلا کر دریافت کیا سچ سچ بتاؤ اصل قصہ کیا ہے۔ اس نے کہا: اصل قصہ یہ ہے ہمارا گروہ ہر رات بدکاری کے لئے جمع ہوتا تھا اور ایک بوڑھی عورت ہماری دلال تھی جو عورتوں کو بہکا کر ہمارے پاس لے آتی تھیں۔ ایک بار وہ ایسی خاتون کو ہمارے پاس لے آئی جوں ہی اس نے ہمیں (غیر مردوں کو) دیکھا تو زوردار چیخ ماری اور بیہوش ہوگئیں۔ میں نے اسے ایک الگ کمرے میں لٹادیا۔ جب ہوش میں آئیں تو میں نے بے ہوشی کا سبب پوچھا۔ اس خاتون نے کہا:

اے جوانو! میرے حق میں خدا کا خوف کرو، اس کے قہر و عذاب سے ڈرو۔

بڑھیا مجھے دھوکہ سے یہاں لے آئی ہے، میں بدکار عورت نہیں ہوں۔ میں سید زادی ہوں، میری ماں سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا ہے اور میرے نانا جان محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، تمہارے پیغمبر کی نواسی ہوں، میرے حق میں ان دونوں مقدس ہستیوں کا ادب و احترام کرو اور مجھے عزت سے جانے دو۔

ان کی گفتگو سن کر میں اپنے بدکار ساتھیوں کے پاس آیا،ان سے پورا احوال بیان کیا اور ان سے کہا: سید زادی کو جانے دو۔ میرا اتنا کہنا تھا کہ وہ جوش میں اٹھ کھڑے ہوگئے اور ان سے درگذر کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں تھے تو میں سید زادی کی حفاظت کے لئے ڈھال بن کر کھڑا ہوگیا اور ان سے کہا: جب تک میرے جسم میں جان ہے ان کے قریب جانے نہیں دوں گا۔ میرا دوٹوک فیصلہ سن کر وہ میرے دشمن بن گئے لڑائی ہوئی اس جرم میں جو سب سے زیادہ حریص تھا وہ میرے ہاتھوں قتل ہوا اور مجھے بھی زخم آئے بہر حال میں سید زادی کو بحفاظت مکان سے باہر نکالنے میں کامیاب ہوگیا۔ پڑوسیوں نے شور وغول سنا تو جمع ہوکر مکان میں اندر داخل ہوگئے۔ میرے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر مجھے پولیس کے حوالے کر دیا۔

ابراھیم بن اسحاق (پولیس افسر) نے اس قیدی کی جب گفتگو اختتام پذیر ہوئی تو ان سے مخاطب ہوکر کہا:

میں تجھ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا وخوشنودگی کی خاطر اور ایک سید زادی عفیفہ شریف خاتون کی حفاظت ناموس کی بدولت درگذر کرتا ہوں۔

اس کے بعد اس شخص نے گناہوں سے توبہ کرلی اور صالحین میں شمار ہونے لگا۔

(شواہد الحق صہ ۵۳۱ علامہ نبہانی فلسطینی)

میں تیری زیارت کے قابل تو نہیں مانا
یادوں کو شہا اپنے خوابوں میں تو آنے دو

سرکار مدینہ ﷺ بدایوں میں وضو فرما رہے ہیں

قاضی جمال بدایونی قدس سرہ (سنہ ۱۳۳۶ء) بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ محبوب الٰہی خواجہ سید نظام الدین اولیاء دہلوی قدس سرہ (سنہ ۷۲۵ھ/ ۱۳۲۱ء) نے فرمایا:

انہوں نے (قاضی جمال نے) ایک بار خواب میں نبی اکرم نور مجسم ﷺ کی اس طرح زیارت کی کہ آپ ﷺ بدایوں (یوپی، انڈیا) میں ایک جگہ بیٹھے وضو فرما رہے ہیں۔ قاضی جمال بیدار ہونے کے فوراً بعد وہاں جاکر دیکھا تو زمین پر پانی کا اثر ہے اور زمین گیلی ہے یہ دیکھ کر لوگوں سے فرمایا:

میری قبر اسی جگہ بنائی جائے چنانچہ انتقال کے بعد آپکو لوگوں نے وہیں دفن کیا۔

(اخبار الاخیار صہ ۲۱۷)

یہ ابو اسحاق فزاری کی جگہ ہے

مشہور بزرگ شیخ فُضیل بن عیاض قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ دربار رسالت میں حاضر ہوا اور سرکار دو عالم ﷺ کے پہلو میں ایک آدمی کی جگہ خالی ہے تو انہوں نے وہاں بیٹھنے کا ارادا کیا مگر حضور ﷺ نے فرمایا: یہ ابو اسحاق فرازی کی جگہ (نشست) ہے۔

(تذکرہ الحفاظ ۲۱۸)

شیخ الاسلام امام ابو اسحاق فرازی قدسی سرہ نے ۱۸۶ھ کو انتقال کیا۔ مذکورہ خواب سے آپ کے مقام و مرتبہ کا اظہار ہوتا ہے اور دربار رسالت میں مقبولیت کا پتہ لگتا ہے۔

اللہ تعالی ہمیں بھی دربار رسالت تک رسائی عنایت فرمائے آمین۔

نظر میں جلوہ دیدار مصطفیٰ مانگو
اس ابتدا کے لئے حسن انتہا مانگو

انتقال کے وقت دیدار مصطفیٰ ﷺ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کے امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ حیدر کرار رضی اللہ عنہ جب ابن ملجم خبیث کی تلوار سے شدید زخمی ہو کر بیہوش ہو گئے۔ کافی دیر کے بعد ہوش میں آ گئے لیکن نزع کا عالم تھا۔ حاضرین نے عرض کیا: کہ قبلہ! آپ اس وقت کیا دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ رسول ﷺ ہیں، یہ میرے بھائی حضرت جعفر طیار اور یہ میرے چچا حضرت امیر حمزہ ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمانوں کے درواز کھلے ہیں اور فرشتوں کی نورانی جماعت میرے پاس جنت کی بشارت لے کر اتر رہی ہے اور یہ سیدہ فاطمۃ الزہرہ ہیں اور ان کے اردگرد خدمت گذار حوریں کھڑی ہیں اور یہ میرے جنتی محلات میری نظروں کے سامنے ہیں۔ اتنا فرمانے کے بعد آپ کا طاہر روح فردوس اعلیٰ کے گلشن کی سیر کے لئے پرواز کر گیا۔

(مستطرف ج۲ص۲۸۲)

مولیٰ علی مشکل کشا کی نظر پر قربان کہ وہ جو کچھ دیکھ رہے تھے کہ دوسرے نہیں دیکھ پا رہے تھے۔ ان کی روحانی بصیرت پہ لاکھوں سلام

رسائی اہل دل کی ہے جہاں تک
خِرد والے نہ پہنچیں گے وہاں تک

اس سے اکتاہٹ مت کرو

استاد الحدیث امام فراوی نے فرمایا: میرے پاس ابن عساکر پڑھنے کے لئے آئے تو انہوں نے تین دن میں مجھ سے اتنا زیادہ پڑھا کہ میں اُکتا گیا اور قسم اٹھائی کہ آئندہ اسے نہیں پڑھاؤں گا۔ لیکن دوسرے دن سویرے میرے پاس ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں اور آپ کے لیے ایک پیغام لایا ہوں۔ میں نے یہ سن کر خوشی کا اظہار کیا۔ فرمایا رات خواب میں مجھے نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے

کہ فراوی کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ تمہارے پاس شام کا ایک گندمی رنگ کا طالب علم (ابن عساکر) میری احادیث پڑھنے آیا ہے اس سے اکتاہٹ مت کرو۔

قزوینی بتاتے ہیں: بخدا: اس کے بعد امام فراوی محفل درس سے اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک حافظ امام ابن عساکر دمشقی (۵۷۱ھ) اپنا سبق ازخود بند نہ کرتے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۴/۸۹۲)

دل میں سرکار کی چاہت کے دیئے روشن کر
چاک ہو جائے گا خُود تیرہ شبی کا دامن

جانب جو جمال

عارف باللہ حضرت سید عبداللطیف شاہ بھٹائی قدس سرہ (درگاہ شریف بھٹ شاہ سندھ) اللہ و رسول کے سچے عاشق تھے، سندھی زبان کے قادر الکلام شاعر تھے، سلسلہ عالیہ قادریہ سے فیضیاب تھے، پوری زندگی اللہ عزوجل کے لئے وقف کی ہوئی تھی شب وروز سفر میں رہتے، لوگوں سے ملتے انہیں معرفت کا سبق پڑھاتے۔ آپ کا کلام عارفانہ صوفیانہ ہے، جس کے مطالعہ سے اصلاح احوال کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ معرفت کی باتیں پڑھ کر رجوع الی اللہ کی جانب طبیعت مائل ہوتی ہے۔ آپ ناظر جمال حقیقت تھے آپ کے ابیات میں حقیقت عیاں ہے۔ میں اس کلام کو کسبی کوشش نہیں سمجھتا بلکہ وھبی، عطیہ الٰھیہ سمجھتا ہوں اور میری بات کی تائید شاہ جو رسالو کے حرف حرف سے ہوتی ہے۔ مطالعہ سے ہر بار نیا لُطف پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ضرور مطالعہ کریں۔

آپ صاحب حضوری بزرگ تھے، دیدار مصطفٰے سے سرفراز اور محفل حضور میں آنے جانے والی ہستی تھے۔ آپ کے کلام میں ان کیفیتوں ومستیوں کو کہیں کھلے لفظوں میں اور کہیں دبی زبان اظہار میں ہوتا ہے، رب تعالیٰ ان لذتوں سے ہمیں آشنا کردے۔ آمین۔

خدایا جدا ہو نہ مجھ سے وہ پیارا
اسی سے اُمیدیں اسی سے سہارا
بہت دور ہیں اس کی وہ شاہراہیں
جنہیں دیکھ آئی ہیں میری نگاہیں
(سُر آسا)

آ کے آنکھوں میں بیٹھ جا پیارے
بس مجھے تو ہی تو نظر آئے
بند کرلوں میں اس طرح آنکھیں
اور کوئی نہ پھر تجھے پائے

آج پھر تیری یاد آئی ہے
آنسوؤں نے جھڑی لگائی ہے
آنکھیں اب دوسروں کو کیا دیکھیں
ان میں صورت تری سمائی ہے

ان پہ قربان جان و دیدۂ و دل
وہ چمکتی ہوئی حسین آنکھیں
کیا تھے وہ خوش جمال کیا کہیے
اب ہیں خواب و خیال کیا کہیے

جب آدھی رات کو اس نے دکھا دیا
نقاب رخ اٹھا کر اپنا چہرہ
(سُر کھمبات)

طالبِ وصلِ یار! بڑھ آگے
دیکھ! محروم شوقِ دید نہ ہو
(سرہوئنی)

نون نیاپو آیئو راتٖی وٽان رات (سندھی)
رات محبوب کے ہاں نیا پیغام موصول ہوا

....

پرین ڈیکاری پان، خوش کری ویا خواب میں (سندھی)
محبوب نے اپنا آپ دکھا کر خوش کردیا خواب میں

دیکھیے اس کے حُسن کا فیضان
جس نے آنکھوں کو کردیا حیران
ایسی حیرت یہاں نصیب کسے
جان و دل اس کی دین پر قربان
(سُر آسا)

جو ہم سے محبت رکھتا ہے

حضرت خواجہ غلام علی دہلوی قدس سرہ (۱۲۴۰ھ) نے فرمایا: ایک مرتبہ مجھ پر دوزخ کی آگ کے خوف کا شدید غلبہ ہوا تو میں نے نبی اکرم نور مجسم ﷺ کو دیکھا کہ تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں: ”جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ دوزخ میں نہیں جائے گا“۔

(مقامات مظہری ۵۸۴ مترجم اقبال مجددی ۱۹۸۳)

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق میں شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سبھی کچھ نامکمل ہے

تیرے منہ سے تمباکو کی بو آتی ہے

حضرت خواجہ توکل صاحب انبالوی قدس سرہ (۱۳۱۵ھ) نے فرمایا: ایام جوانی میں ہم تمباکو بہت کھایا کرتے تھے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ یہ فقیر جناب سرور کونین ﷺ کے آغوش میں مثل اطفال کے لیٹا ہوا ہے۔ ناگہاں حضور پاک ﷺ نے فرمایا: ''توکل شاہ! تیرے منہ سے تمباکو کی بو آتی ہے''۔ اُس روز سے میں نے تمباکو کو کھانا چھوڑ دیا۔

(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ۴۰۶ توکلی)

اے درد محبت ابھی کچھ اور فزوں ہو
دیوانے تڑپنے کی ادا مانگ رہے ہیں

آپ ﷺ کی محفل میں حاضری

۱۰ دسمبر ۱۹۸۳ء کو میرے مرشد مربی حضرت فقیہ الاعظم تاج العارفین سرکار مشوری قدس سرہ درگاہ مشوری شریف جمعہ کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ہمارے مرشد کریم (شیخ العارفین حضور فیض گنجور پیر سید محمد امام الدین شاہ راشدی قدس سرہ درگاہ ٹھلاء شریف) نے فقراء کو اس قدر فیضیاب کیا کہ ہمارے پیر بھائی اکثر قسم اٹھا کر بتاتے تھے کہ ہم حضرت حبیب کریم سرکار مدینہ ﷺ کا دیدار کرتے ہیں اور آپ ﷺ کی محفل میں حاضر ہوتے ہیں۔

بہر دیدار مشتاق ہے ہر نظر، دونوں عالم کے سرکار آجایئے
چاندنی رات ہے اور پچھلا پہر دونوں عالم کے سرکار آجایئے

کثرت سے دیدار مصطفےٰ ﷺ

حضرت مولانا رکن الدین علیہ الرحمہ ساکن گوٹھ ہزارا حضور پاک ﷺ کی محفل پاک میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کی مسجد شریف میں ایک جگہ مقرر تھی جہاں پروہ آپ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا کرتے تھے۔

حضرت مخدوم نوح سرور صدیقی سہرور دی علیہ الرحمہ (ھالا) صاحب حضوری بزرگ تھے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ مولانا رکن الدین صاحب کی مسجد شریف میں حضور پاک ﷺ کے زیارت کرنے کی جگہ مقرر ہے اور آپ نے کونسی جگہ مقرر فرمائی ہے؟ آپ نے فرمایا: سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے کرم سے اس کثرت سے دیدار مبارک کرایا ہے کہ مسجد شریف میں ذرہ برابر بھی جگہ خالی نہیں رہی یعنی ہر جگہ آپ کے دیدار فرحت آثار سے مشرف ہوا ہوں اس لئے کوئی جگہ خاص مقرر نہیں۔

(حدیقۃ الاولیاء ۱۴۳ سید عبدالقادر سندھی)

کیا تم نے نہ سُنا تھا کہ ہم نے فرمایا ہے

امام ابن الحاج مکی علیہ الرحمہ (صاحب مدخل، متوفی سنہ) نے بدھ کے دن ناخن تراشنے چاہے پھر خیال آیا کہ حدیث میں ممانعت آئی ہے پھر کہا یہ سنت حاضرہ ہے اور حدیث ضعیف، تراش لئے فوراً مبتلائے برص (کوڑھ) ہوگئے۔ شب کو حضور پاک ﷺ کی زیارت اقدس سے مشرف ہوئے، سرکار میں فریاد کی، ارشاد ہوا: کیا تمہیں حدیث نہیں پہنچی تھی؟ عرض کی حضور میں نے خیال کیا کہ یہ سنت حاضرہ ہے اور حدیث ضعیف۔ ارشاد ہوا: ''کیا تم نے نہ سُنا تھا کہ ہم نے فرمایا ہے''۔ پھر دست اقدس اُن کے بدن پر مَس فرمایا کہ فوراً اچھے ہوگئے، اٹھے تو اچھے تھے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ صہ ۶۸۶ طبع جدید)

معلوم ہوا کہ بدھ کے روز ناخن تراشنے کی ممانعت ہے اور اگر کوئی جان بوجھ کر ایسا کرے گا تو تکلیف اٹھائے گا۔ سرکار اقدس علیہ السلام کی دستگیری سے کوڑھ والے کو شفا ملی لہٰذا کوڑھ میں مبتلا کو درود شفا کثرت سے پڑھنا چاہئے، شفا ملے گی۔ یہ بھی پتا چلا کہ

حدیث کو معمولی سمجھ کر چھوڑ نا نہیں چاہیے کیونکہ حدیث کا صاحب حدیث ﷺ سے گہرا تعلق ونسبت ہے لہٰذا احادیث مبارکہ کی اونچی شان ہے

مجھے اس کا جلوہ دکھادے خدایا
جسے تو نے آئینہ اپنا بنایا
(احمد مختار میرٹھی)

وہ میرے پیچھے آتا ہے

ایک بزرگ نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو اولیاء اللہ میں سے کسی کو میرا رہبر (مرشد) بنادیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے پیچھے آتا ہے۔ اُن بزرگ نے جو دیکھا تو مولانا شمس الائمہ حلوائی حنفی علیہ الرحمہ (۴۴۹ھ) کو ایک بڑی جماعت کے ساتھ آتے ہوئے دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو ان کی صحبت کی غرض سے ان کی خدمت میں گئے۔ مولانا شمس الائمہ اذان دے رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: خبردار! اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرنا۔
(تاریخ مزارات بخارا المعروف تاریخ مُلّا زادہ، معین الفقراء شیخ احمد بن محمود ۵۳)

حضور پاک ﷺ کی طرف سے ضیافت

ابن جلا کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو مجھے سخت بھوک لگ رہی تھی چنانچہ میں قبر شریف کی طرف بڑھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تو آپ کا مہمان ہوں۔ یہ کہنے کے بعد مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ایک روٹی عطا کر رہے ہیں چنانچہ ابھی آدھی روٹی کھائی تھی کہ میں بیدار ہو گیا اور آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (رسالہ قُشیریہ ۶۷۹ مطبوعہ اسلام آباد)

نگاہ کرم ہو نواسوں کا صدقہ
ترے در پہ آیا ہوں بن کر سوالی

بیداری وخواب میں زیارت رسول اللہ ﷺ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قادری قدس سرہ (۱۰۵۲ھ) رقمطراز ہیں:

کسی شخص نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے، آپ نے دریافت کیا کہ کس صورت میں دیکھا ہے۔ اس نے بتایا: میں نے سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا ہم شکل دیکھا ہے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے رسول ﷺ کو درست دیکھا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ آپ کی خاص صورت اور جانی پہچانی صفات کے ساتھ دیکھنا آپ کی حقیقت کا ادراک ہے۔ اس کے سوا میں دیکھنا مثال کا ادراک ہے لیکن درست بات یہی ہے جس پر تمام محدثین متفق ہیں کہ جس صورت میں بھی دیکھے حقیقتاً حضور ہی کا دیکھنا ہے، لیکن آپ کی خاص صورت میں دیکھنا اتم واکمل ہے اور صورتوں میں تفاوت آئینہ خیال کا تفاوت ہے جس کا آئینہ خیال نور اسلام سے جتنا صاف تر اور منور ہوگا اس کی رویت اتنی ہی افضل اور کامل تر ہوگی۔

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی اپنی کتاب "المنتقدمن الضلال" میں فرماتے ہیں:

ارباب قلوب بیداری میں فرشتوں اور ارواح انبیاء علیہم السلام کا مشاہدہ کرتے، ان کی آوازیں سنتے، اور ان سے انوار کا اقتباس اور فوائد کا استفادہ کرتے ہیں۔ حضرت شیخ ابوالعباس فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں دربار رسالت میں (روحانی طور پر) حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ اولیاء اللہ کے لئے احکام وفرامین تحریر (حکم نامے جاری) فرما رہے ہیں۔ میرے بھائی جن کا نام محمد ہے ان کے نام بھی حضور پاک نے ایک فرمان تحریر فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے آپ نے کوئی فرمان نہ لکھا۔ حضور پاک نے ارشاد فرمایا: اس کے سوا ان کا ایک مقام ہے۔

محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: دوامی مراقبہ، حضور غلبہ شوق ومحبت، رویت بچشم خیال اور مثال کا تصور کرنا یہ اہل طلب اور اصحاب سلوک کا ایک مرتبہ ہے جس سے وہ متمتع اور محظوظ ہوتے ہیں۔ سلسلہ کلام صورت ومثال کی رویت پر چل رہا ہے جیسا کہ خواب میں جائز ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا جوہر شریف متصور ومتمثل ہوجائے اور اس میں شیطان کے متصور ومتمثل ہونے کا شبہ تک نہ رہے۔ یہ بات بیداری میں بھی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ سونے والا نیند میں دیکھتا ہے اور جاگنے والا بیداری میں دیکھتا ہے۔

اسی طرح ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کئی ہزار بنی اسرائیل کے ساتھ احرام باندھتے، تلبیہ پڑھتے اور حج کرتے دیکھا ہے۔ اس کیفیت کو بھی خواب اور یقین میں مبالغہ پر محمول کرنا ظاہر کے خلاف ہے۔ تمثیل ملکوتی بصورت ناسوتی یعنی انسانی شکل میں فرشتوں کا آنا حقیقت امری ہے اس سے یہ مستلزم نہیں کہ حضور انور ﷺ قبر شریف سے باہر نکل آئے ہوں گے اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ بیداری میں دیدار سے مشرف ہونے والوں کو ''اصطلاحی صحابی'' کہا جائے لیکن بعض وجوہ میں یہ صحابی کے حکم میں ضرور ہوں گے۔ اگر عالم حسّی سے غلبۂ ذکر کی وجہ سے غیبوبیت ثابت کریں اور نیند وخواب کا اثبات نہ کریں تو کوئی امر مانع نہیں ہے۔ اس لئے کہ نیند نام ہے دماغ میں غلبۂ رطوبت مزاجی کی وجہ سے حواس کے معطل ہو جانے کا اور اس جگہ حواس کی غیبوبیت (   ) ذکر شہود کے غلبہ کی وجہ سے ہے اور یہ بیداری میں ہے نہ کہ نیند میں۔

خلاصۂ مبحث یہ ہے کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کو بعد از رحلت دیکھنا مثالی ہے جیسا کہ نیند میں دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح بیداری میں بھی مشرف ہوا جاسکتا ہے اور وہ وُجود مبارک جو مدینہ منورہ میں اپنی قبر شریف میں آسودہ ہے وہی متمثل ہوتا ہے اور ایک آن میں متعدد مقامات پر جلوہ افروز ہوتا ہے جو عوام کو خواب میں اور خواص کو بیداری میں دیدار سے مشرف فرماتا ہے۔

(مدارج النبوۃ ج اول ۲۴۱ تا ۲۴۶)

محدث صاحب نے علمی انداز میں جو مؤقف بیان کیا ہے اہل نظر کا بھی یہی

مؤقف ہے اور میں اگرچہ جاہل ہوں لیکن مرشد پاک نے انسان بنایا ہے اور ان کے کرم کو بیان نہیں کرسکتا۔ بعض مانع وجوہ کے باوجود اس مسئلہ کو سلیس انداز میں بتاتا ہوں کہ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ عالم دنیا جس طرح وسیع ہے، عالم برزخ اس سے کئی گنا وسیع ہے۔

جس طرح اس دنیا میں آنا جانا، ملنا جلنا، کھانا پینا ہوتا ہے، محافل برپا کی جاتیں ہیں، اسی طرح عالم برزخ میں بھی ہوتا ہے۔ عالم برزخ کی لفظوں میں تصویر نہیں کھینچی جاسکتی ہے اسی طرح عالم رویا کی کیفیات کا اظہار مشکل ہے۔ جس چیز کا دیکھنے سے تعلق ہو اس کو الفاظ کا جامہ کیسے پہنایا جائے، جس کا چکھنے سے تعلق ہو اس کو بغیر چکھے ذائقہ کیسے بتایا جائے۔ عالم برزخ اور عالم دنیا کے بزرگوں کے اجتماع انعقاد پذیر ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے پاس آنا جانا رہتا ہے، دعوتیں ہوتیں ہیں، دنیا کے درپیش مسائل پر بھی گفتگو اور فیصلے بھی ہوتے ہیں، کسی کے لئے مسرت تو کسی کے لئے عتاب ہوتا ہے۔ شکایات بھی وصول ہوتی ہیں، چھوٹے بزرگ چھوٹے فیصلے اور بڑے بزرگ بڑے فیصلے فرماتے ہیں۔ یہ محافل تحصیل ضلع، صوبہ ملکی سطح پر بھی ہوتی ہیں سب سے بڑی محفل بغداد شریف میں خانقاہ قادریہ میں اور مرکزی محفل روضہ رسول مقبول ﷺ مدینہ منورہ میں ہوتی ہے۔ اختتام محفل پر تبرکات بھی تقسیم ہوتے ہیں۔ بشارات اور عنایات بھی ہوتی ہے۔ جس کو ایک بار محفل میں شرکت کی سعادت حاصل ہو جائے وہ کبھی بھی اس لذت کو بھول نہیں سکتا بلکہ ان محافل کے لئے تڑپتا رہتا ہے۔ یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ بعض کام بعض بزرگوں کے ماتحت ہوتے ہیں لہٰذا ان کی اجازت ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً میں نے لاڑکانہ سے کراچی رہائش اختیار کی تو کراچی کے مالک اگر حضرت غازی بابا قدس سرہ سے اجازت لیکر کرنا ضروری ہے۔ غالبًا اسی لئے میرے مرشد کریم نے فرمایا تھا کہ جو لاہور جائے اور داتا صاحب کی دربار پر حاضری نہ دے تو بدنصیب ہے۔ میرے ایک جاننے والے نے فقیر کو لاہور سے فون کیا کہ یہاں پہنچ گیا ہوں لیکن میری بچی گم ہوگئی ہے تلاش کرنے میں دن لگ گیا لیکن وہ نہ ملی، میں نے کہا آپ نے داتا صاحب کی دربار پر حاضری نہیں دی ہوگی جس کی یہ سزا ہے سب سے اول یہ کام کریں تو جلد بچی مل جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ تو ایسا ہی ہوا۔ میرے مرشد کریم حضرت سید صدرالدین لکیاری قدس سرہ کی مزار مبارک کی

حاضری کی تاکید فرمایا کرتے تھے اس میں کیا حکمت و فائدے ہیں وہ تو اہل نظر ہی جانتے ہیں۔

ہاں میں محافل کی بات کر رہا تھا کہ رویا کے علاوہ عالم بیداری میں بھی شرکت ہوتی ہے اس کی بھی مثالیں موجود ہیں لیکن مضمون وسیع ہو جائے گا۔ یہ تمام کرم مرشد مربی کے طفیل ہوتے ہیں، مرشد مربی اپنے منظور نظر خدام کو ان محافل کی سیر کراتے ہیں۔

خوش نصیب ایسی عطا ہوں میری مولیٰ آنکھیں
دیکھیں جی بھر کے جمال شہہ بطحہ آنکھیں
ہوں مشرف جو زیارت سے رُخ انور کی
ایسی دے اپنی عنایت سے خدایا آنکھیں
آرزوئے دراحمد میں جو بیتاب ہے جوشؔ
شوق سے دیکھتی ہیں سوئے مدینہ آنکھیں
(مولانا عبدالحکیم جوش میرٹھی)

سرکار ﷺ نے مرشد ملا دیا

شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فاروقی حنفی قدس سرہ (۱۳۱۷ھ) تیرہویں صدی ہجری کے نامور شیخ اور مشہور عالم دین تھے۔قدرت نے ان کی ذات میں فضل وکمال اور جامعیت کے تمام اوصاف وخصوصیات جمع کردئے تھے۔ علما و مشائخ کے سوا بہت سے عوام کو ان سے بڑا نفع حاصل ہوا۔ آپ کو حضور اقدس ﷺ سے بے حد محبت تھی ہمیشہ مثنوی شریف سے اسرار وحقائق کا درس دیتے تھے یہاں تک کہ آپ میں یہ کیفیت پیدا ہو جاتی تھی کہ وہ ذات مطلق کے جمال کا قلب کی آنکھوں سے مشاہدہ فرماتے تھے۔

ایک مدت پیرو مرشد کی خدمت میں حاضر رہ کر ریاضت ومجاہدہ کے بعد سلوک کی تکمیل فرمائی اور شرف خلافت سے مشرف ہوئے۔

مرید ہونے سے قبل ایک روز آپ نے خواب دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کی محفل آراستہ ہے اور آپ "محفل نبوی ﷺ" میں حاضر ہونا چاہتے تھے مگر غایت ادب کی

وجہ سے قدم آگے نہیں بڑھتا تھا۔ اچانک آپ کے جدامجد تشریف لائے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر دربار نبوی میں پہنچا دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک میں آپ کا ہاتھ لیکر حضرت میاں جیو نور محمد جھنجھاوی کے حوالے فرما دیا۔

(انوار احمدی مؤلف علامہ انوار اللہ فاروقی ۳۳۸، مطبوعہ مینار بک ڈپو حیدرآباد دکن ۱۳۹۷ھ)

میں جلوے کا طالب ہوں اے جان عالم!

دکھا دے دکھا دے وہ شان جمالی

سیدزادے کو طمانچہ مارنے کا انجام

حضرت مولانا قلندر علی صاحب کو روزانہ رسول ﷺ کی زیارت ہوتی تھی۔ ایک دن کسی جمال کے لڑکے کو جو کہ سید تھے طمانچہ مارا اس دن سے زیارت منقطع ہوگئی۔ مدینہ منورہ کے مشائخ سے رجوع کیا۔ انہوں نے ایک زنِ ولیہ مجذوبہ کے حوالے کیا۔ سنتے ہی جوش میں آئی اور مولانا کا ہاتھ پکڑ کر کہا: ''شف ھٰذا رسول اللہ ﷺ'' پس مولانا نے بیداری میں چشم ظاہر سے زیارت کی۔ اس سے پہلے اس لڑکے (شہزادے) سے خطا بھی معاف کرائی تھی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا تھا۔

(شمائم امدادیہ ص ۷۵ مطبوعہ مدنی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ ملتان)

گلستانِ اہل بیت، نخلستان زہرا کے پھول شہزادے کو طمانچہ مارنے سے رسول اللہ ناراض ہوگئے اور اپنی زیارت سے محروم کردیا۔ یہ تو وہ لوگ تھے جن کا باطن صاف، قلب مجلّی تھا، روحانیت سے سرفراز تھے، زیارت منقطع ہوئی تو معافی تلافی میں لگ گئے، وسیلہ ڈھونڈا آخر کریم نے معاف فرما کر اپنا کرم جاری رکھا۔ لیکن آج کا انسان جو باطنی عنایت سے محروم ہے وہ سادات کو ستائے، کچھ بھی گناہ کرے ہدایت نہیں ملتی، اسلئے کہ گناہ پر ندامت نہیں بلکہ دلیری ہے۔ ایسے لوگ اس واقعہ سے نصیحت پکڑیں۔

اپنے حواس کو قابو میں رکھو

حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری قدس سرہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: اِحبس حَواسک. (اپنے حواس کو قابو میں رکھو) حضرت داتا صاحب فرماتے ہیں: میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ آپ روزے رکھنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ اس تعبیر کیلئے یقیناً حضرت داتا صاحب کے پیش نظر حضور ﷺ کی وہ حدیث رہی ہوگی جس میں آپ نے فرمایا: جب تو روزے رکھے تو چاہیے تو تیرے کانوں، تیری آنکھوں، تیری زباں اور تیرے پورے جسم کا بھی روزہ ہو۔

(شاہد الوجود ص ۳۱۸)

فیض باطنی حاصل کرنے کا طریقہ

جو شخص باطنی فیض کا طلبگار ہو اور سرور عالم ﷺ کی نسبت مبارک سے تعلق پیدا کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ بعد نماز عشاء ادب سے قبلے کی طرف متوجہ ہو کر دو زانوں بیٹھ کر پھر آنکھیں بند کر کے زباں تالو سے لگا کر اپنے دل میں خیال کرے کہ میں اس وقت سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوں پھر خیال ہی میں آپ کے داہنے ہاتھ مبارک کو اپنے ہاتھ میں لے کر یہ کہے اے اللہ کریم کے پیارے رسول! آپ پر اللہ کریم کی بے حساب رحمت و برکت نازل ہو، میں ان پانچ چیزوں کی آپ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ (۱) اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (۲) نماز قائم کرنے، (۳) زکواۃ دینے، (۴) روزے رمضان شریف، (۵) حج بیت اللہ شریف بشرطیکہ مجھے اس کی استطاعت ہو۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے پہلی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ الم نشرح چار مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ الم نشرح تین بار پڑھے پھر اس نفل کا ثواب سرکار دو عالم ﷺ کی روح مبارک کو بخشے اور آنکھیں بند کر کے اوپر لکھے ہوئے نورانی طریقے کو خیال سے جمائے پھر جب بیعت ہو چکے تو

آپ کی مبارک خدمت میں بیٹھا ہوا خیال کرے اور دل سے درود شریف پڑھے، وہ یہ ہے مبارک درود شریف:

اللّٰھم صلی علیٰ سیدنا محمدٍ معدن الجود والکرم و علیٰ اٰل سیدنا محمدٍ وبارک وسلَم.

درود شریف کو پڑھتے ہوئے یہ بھی خیال ضرور کرے کہ سرکار دوعالم ﷺ کے دل مبارک سے فیض میری دل میں آ رہا ہے۔ درود شریف چالیس مرتبہ یا ۱۰۰ مرتبہ یا تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے۔ یہ عمل روزانہ چالیس روز تک بلا ناغہ پڑھے انشاء اللہ کرم ہو جائے گا۔

اس طریقے پر وہ شخص عمل کرے جس کو پیر کامل نہ ملا ہو، ورنہ جو شیخ نے بتایا ہو وہ اسی پر عمل کرے۔ (یہ وظیفہ جس کاغذ پر لکھا ہوا ہے وہ اڑتا ہوا میرے پاس آیا میں نہیں جانتا کہ کہاں سے آیا اور کس کی تحریر ہے۔ میں نے اس کو شامل کرنے کا اشارہ سمجھ کر اس کتاب میں شامل کر دیا۔ راشدی)

جان مسیح دیکھ لو بیمار کی طرف
آنکھیں لگی ہیں وعدہ دیدار کی طرف
اے ظلمت لحد مجھے وحشت زدہ نہ کر
رُخ ہے سراج رب کا، سیۂ کار کی طرف
(حضرت خاکی امرہوی)

دیدار مصطفیٰ ﷺ کی تعبیرات

امام السُہیلی ''الروض الانف'' میں فرماتے ہیں:

جس شخص نے ہمارے آقا نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا اور کوئی ناخوشگوار بات محسوس ہوئی تو خفیف الحال زندگی بسر کرے گا، اگر اس نے آپ کو سیراب و شاداب علاقہ میں دیکھا ہے تو خوش حال زندگی بسر کرے گا، اگر مظلوم قوم دیکھے تو اس قوم کو غیب سے مدد نصیب ہوگی، مغموم نے دیکھا تو اس کا غم مٹ جائے گا، مقروض نے دیکھا تو اس

کا قرض ادا ہونے کے اسباب پیدا ہوں گے، مغلوب نے دیکھا تو اس کو فتح ہوگی، قیدی نے دیکھا تو قید سے رہائی ملے گی، غلام نے دیکھا تو آزاد ہوجائے گا، گھر سے غائب نے دیکھا تو سلامتی، حفاظت اور سہولت سے گھر واپس آجائے گا، اگر تنگدست نے دیکھا تو اللہ اس کے رزق میں کشادگی عطا فرمائے گا، مریض نے دیکھا تو اسے شفا نصیب ہوگی۔

(تفسیرِ روح البیان، شیخ اسماعیل حقی قدس سرہ سورہ نجم)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ حَبِیْبِکَ الاَکْرَمَ صَلَّی اللہ تعالی علیہ و آلہٖ وَصحبہ وَسَلّم

دم آخر شہِ کونین کا دیدار ہوجائے
مرے دل میں ہر اک ساعت یہی تو ایک ارمان ہے

دوبارہ وضو واجب نہیں

بلخ (روس) کے مفتی حضرت علی علیہ الرحمہ سے ان کی صاحبزادی نے مسئلہ دریافت کیا کہ گلے تک کچھ قے آئی ہے، میرا وضو قائم رہا یا نہیں؟ مفتی صاحبِ نے اپنی بیٹی کو بتایا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے دوبارہ وضو کرو۔ جب رات آئی اور مفتی صاحب سو گئے تو حبیب خدا نبی پاک ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوبارہ وضو واجب نہیں جب تک کہ قے منہ بھر کر نہ ہو''۔

صبح مفتی صاحب سو کر اٹھے تو کہا: میں نے یقین کرلیا ہے کہ فتوے حضور پاک ﷺ کے پیشِ نظر ہوتے ہیں، غلط مسئلہ بتانے پر ندامت سے میں نے قسم اٹھالی ہے کہ فتوے نہ دوں گا۔

(تفسیر روح البیان نمبر ج 2 ص 80)

جب تجھے یاد کروں، تیرا تصوّر باندھوں
جادۂ شوق کی مہکار میں پاؤں خود کو
اس طرف بھی نظر اے رشک مسیحا کرنا
کہ تمہیں آتا ہے بیمار کا اچھا کرنا

دیدار مصطفیٰ بذریعہ وظائف

اب ان وظائف کو یہاں درج کرتا ہوں جو کہ بزرگان دین، مقبول دربار رسالت کی جانب سے دیدار مصطفیٰ ﷺ کیلئے منقول و معمول ہیں۔ ان مجرب مفید اور اثرانگیز وظائف سے ایک دونہیں سینکڑوں خوش نصیبوں کی قسمت جاگ اٹھی اور اس نعمت ابدی سرمدی سے سرفراز ہوئے۔ نماز، روزہ کی پابندی، حقوق العباد کی پاسداری، حرام خوری سے پرہیز، خوش اخلاقی، جذبہ خدمت دین اور کثرت درود شریف اور سیرت طیبہ کا مطالعہ معمول بنا کر درج ذیل وظائف میں سے کسی ایک پر یقین کامل اور لگن کے ساتھ عمل کریں، انشاء اللہ تعالیٰ دیر سویر حضور پرنور شافع یوم النشور احمد مجتبیٰ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت پاک سے آپ کے قلب ونظر کو ٹھنڈک ملے گی۔

دل میں ہو یاد تری گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو
بند جب خواب اجل سے ہوں حسؔن کی آنکھیں
اس کی نظروں میں ترا جلوہ زیبائی ہو

۱۔ قطب الارشاد عارف باللہ حضرت خواجہ سید رشید الدین شاہ راشدی قادری المعروف پیر سائیں بیعت دھنی قدس سرہ (درگاہ شریف جھنڈے والے سندھ) نے زیارت النبی ﷺ کے متعلق وظیفہ بتایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: رات کو سونے سے قبل وضو بنا کر بستر پر بیٹھ کر سورہ والضحیٰ سات مرتبہ پڑھ کر سیدھے کندھے پر دم کر کے بغیر بات چیت کے، سنت طریقے پر لیٹ جائیں (یعنی سیدھے ہاتھ پر قبلہ رُخ ہو کر) انشاء اللہ تعالیٰ اسی رات آپ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوگا۔ (جامع البرکات)

۲۔ غوث الزمان تاج العارفین فقیہ الاعظم حضرت علامہ مفتی محمد قاسم مشوری قادری قدس سرہ (درگاہ عالیہ مشوری شریف ۱۹۹۰ع) ایک مکتوب شریف میں دیدار مصطفیٰ کا

طریقہ بتایا ہے۔ آپ رقمطراز ہیں: تہجد کی نماز جو بارہ رکعت ہے پڑھتے رہیں۔ ہر رکعت میں سورہ اخلاص پڑھیں۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے ایک بار سورہ اخلاص ضم کریں۔ دوسری رکعت میں سورہ اخلاص دو بار۔ الغرض اسی طرح ایک ایک بار بڑھاتے جائیں آخری بارہویں رکعت میں اخلاص بارہ بار ضم کریں۔ تہجد کے نوافل دو دو رکعت کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ جب فارغ ہوں تو خلوت میں خوشبو کے ساتھ سفید کپڑا سامنے بچھا کر آپ کپڑے سے نیچے بیٹھ کر یہ درود شریف گیارہ سو بار (۱۱۰۰) ادب سے پڑھیں اور یوں سمجھیں کہ حضور ﷺ کپڑے پر تشریف فرما ہیں اور میں بالمشافہ درود شریف پڑھ رہا ہوں اور آپ سن رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بیداری میں ورنہ خواب میں تو تھوڑے عرصہ کے اندر مشرف بزیارت ہونگے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِہٖ وَسلمَ.

سلطان مدینہ کی زیارت کی دعا کر
جنت کی طلب چیز ہے کیا اور بھی کچھ مانگ

۳۔ شیخ المحدثین شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ (۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں: عامل کو یہ بات بھی ضرور چاہئے کہ ہمیشہ مشتاق جمال جہاں آرائی آں حضرت ﷺ رہے اور اس بڑی دولت کے ملنے کا عمدہ ذریعہ یہ ہے کہ نہایت عظیم و طہارت محبت سے رسول اللہ ﷺ پر درود شریف بھیجا کریں۔ خصوصاً سوتے وقت اگر ایسا کرے تو انشاء اللہ العزیز ضرور اس دولت سے فائز المرام ہوگا اور آنحضرت ﷺ سے اس کو فیض روحی پہنچے گا۔ صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر، باوضو ہوکر اس درود شریف کو عشاء کی نماز کے بعد کثرت سے پڑھتا رہے۔

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و آلہٖ وسلَّمَ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرضیٰ.

(کمالات عزیزی ص ۱۷۳)

۴۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی لکھتے ہیں: علامہ شیخ احمد بن مبارک قدس سرہ نے اپنے مرشد غوث الزمان سید عبدالعزیز باغ قدس سرہ کے مناقب و ملفوظات پر مشتمل کتاب الابریز لکھی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت دباغ کو ابتدائی دور میں ایک وظیفہ بتایا کہ روزانہ سات ہزار (۷۰۰۰) بار

اَللّٰهُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ سَیِّدِنَا محمد بن عبداللہ ﷺ اَجمع بَینِی وَ بَینَ سیدنا محمد بن عبداللہ فی الدُنیا قَبلَ الآخِرَة. پڑھا کریں۔

آپ نے یہ وظیفہ ہمیشہ پڑھا۔ کتاب مذکور میں متعدد مقام پر ذکر کیا ہے کہ آپ کو نبی اکرم ﷺ کی زیارت بحالت بیداری میں ہوا کرتی تھی۔

(افضل الصلوٰة علیٰ سید السادات ص ۴۲)

۵۔ سید جمال الدین ابو المواہب شاذلی قدوس سرہ العزیز جلیل القدر اور با کمال بزرگ ہیں، فرماتے ہیں: میں خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے مجھے فرمایا: سوتے وقت پانچ مرتبہ بسم اللہ الرحمان الرحیم، پانچ مرتبہ اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم کہو۔ پھر کہو: اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِی وَجهِ مُحَمَّدٍ حَالاً وَّ مَالاً. (اے پالنہار مجھے حضور محمد ﷺ کی توسل سے اول و آخر آپ ﷺ کا رُخ انور دکھا دے) جب تم سوتے وقت ایسا کہو گے تو میں تمہارے پاس آؤنگا۔ اور تجھ سے بالکل دور نہ رہوں گا۔

(کیفیة الوصول الرؤیا سیدنا الرسول ص ۹۲)

۶۔ جس نے رات کو ہزار مرتبہ سورۃ الکوثر (اناا عطینک الکوثر) پڑھی وہ حضور پرُنور سید عالم ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل کرے گا۔ الحمدللہ یہ مجرب عمل ہے۔

۷۔ جو شخص حضور انور ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو وہ اکتالیس (۴۱) مرتب سورہ مزمل پڑھے، وہ زیارت کریگا۔

۸۔ ایک عالم کا کہنا ہے جس نے جمعہ کے روز ہزار مرتبہ سورہ القدر (انا انزلناہ) پڑھی اس کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ پیغمبر خدا داعی اسلام، والے عرب و عجم ﷺ کی زیارت نہ کرلے۔ الحمدللہ یہ بھی مجرب عمل ہے۔ (الوسائل الشافعہ)

۹۔ کسی نے کہا ہے کہ سورہ الکوثر کے خواص میں سے ہے۔ جس نے اسے جمعہ کی رات ہزار مرتبہ پڑھا اور ہزار مرتبہ آقا ﷺ پر درود پڑھا اور سو گیا تو وہ خواب میں آقا علیہ السلام کی زیارت سے شادکام ہوگا۔ یہ ایسا نسخہ ہے جس کا اکثر لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔

(کیفیة الوصول ص ۹۰)

۱۰۔ جو شخص خواب میں حضور اکرم نبی مختار ﷺ کی زیارت کرنا چاہے وہ ماہ رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کی شب میں غسل کرے اور پاک کپڑے پہن کر عطر لگائے۔ اور ان کاموں سے فارغ ہو کر بارہ رکعت نفل ادا کرے اور نفلوں کے بعد عاجزی اور ذوق سے ایک مرتبہ سورہ مزمل شریف پڑھے بعد ازاں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضور پاک ﷺ کو پہنچائے انشاء اللہ العزیز جلد جمال جہاں آراء کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

(معمولاتِ مشائخ ص ۳۷ مرتبہ حافظ اسماعیل دہلوی، جامعہ برکی پریس دہلی)

۱۱۔ قطب کبیر شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرہ نے فرمایا:

اگر قیامت کے روز حسرت و ندامت کے دن رسول خدا ﷺ کی زیارت سے بہرہ ور ہونا چاہو تو تین سورتیں (۱) اذالشمس کورت (۲) اذالسمآء انفطرت (۳) اذالسمآء النشقت کثرت سے پڑھو۔

(سعادۃ الدارین ص ۹۴۵ ج ۲)

کب آئے گا وہ لمحہ، کب آئے گی وہ ساعت
اک بار کبھی آقا، جب خواب میں آؤ گے
جس چہرۂ انور پر رہتی ہے نظر رب کی
کب ایک جھلک اُس کی، عاصی کو دکھاؤ گے

۱۲۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت زُہری سے نقل کرتے ہیں کہ:

جو شبِ جمعہ کو غسل کرے اور دو رکعت نفل پڑھے جن میں ایک ہزار بار سورہ اخلاص پڑھے تو وہ خواب میں حضور نبی پاک ﷺ کی زیارت کرے گا۔

(اللمعة فی خصائص یوم الجمعة نمبر 65)

(علامہ جلال الدین سیوطی)

یہی ہے گویا سکون دل کی دوا درود وسلام پڑھیے
ان آنسوؤں کو زباں بنا کر فغاں کے دریا بہا بہا کر

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لُطف و عطا، ہے تجھی پہ بھروسہ تجھی سے
دعا مجھے جلوہَ پاکِ رسول دکھا، تجھے اپنی ہی عزّ و علاّ کی قسم
(رضا)

دیدار مصطفےٰ قبر ﷺ میں اور شعراء کا نذرانہء عقیدت

حدیث شریف میں آتا ہے:

فَیَقُو لاَنِ مَا کُنتَ تَقُولُ فی ھٰذا الرَجُلِ

(مشکوٰۃ، باب اثبات عذاب القبر)

نکرین میت سے پوچھتے ہیں کہ تم اِن کے (محمد رسول اللہ) کے بارے میں کیا کہتے تھے۔

اسی حدیث کے ماتحت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: یعنی ھٰذا الرجل کہ می گویند آنحضرت دامی خواہند یعنی ھٰذا الرجل سے مراد حضور پاک ﷺ کی ذات ستودہ صفات ہے۔

(اشعۃ للمعات شرح مشکوٰۃ)

قیل یکشف للمیت حتیٰ یری النبی علیه السلام وھی بشریٰ عظیمةُ

(حاشیہ مشکواۃ)

کہا گیا ہے کہ میت سے حجابات اٹھا دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کو دیکھتا ہے اور یہ بڑی ہی خوشخبری ہے۔

معلوم ہوا کہ قبر میں میت کو حضور اکرم ﷺ کا دیدار کرا کر سوال ہوتا ہے کہ تو اس شمس الضحٰی بدر الرجیٰ ﷺ کو جو تیرے سامنے جلوہ گر ہیں۔ کیا کہتا تھا (دنیا میں) ھٰذا اشارہ قریب ہے معلوم ہوا کہ دکھا کر قریب کر کے پھر پوچھتے ہیں۔ اسی لیے حضرات صوفیائے کرام اور عشاق موت کی تمنا کرتے ہیں اور قبر کی پہلی رات کو دولہا کے دیدار کی رات کہتے ہین۔ (جاء الحق ۱۴۵)

امام احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں:

جان تو جاتے ہی جائے گی، قیامت یہ ہے کہ
یہاں مرنے پر ٹھہرا ہے نظارا تیرا

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ ﷺ کی

امام احمد رضا فرماتے ہیں:

روشن کر قبر بیکسوں کی
اے شمع جمال مصطفائی

حضرت مولانا محمد عالم آسی امرتسری فرماتے ہیں:

آج پھولے نہ سمائیں گے کفن میں آسی
جس کے جویاں تھے، ہے اس گل کی ملاقات کی رات

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں:

مرقد کی پہلی شب ہے دُلہا کی دید کی شب
اس شب پہ عید صدقے اس کا جواب کیسا

مولانا ابو النور محمد بشیر کوٹلوی فرماتے ہیں:

وہ تنہائی، تاریکی، تنگی لحد کی
یہ سُن کر مرے دل کی حالت بُری تھی
مگر اس خبر نے مجھے دی تسلی
کہ واں مصطفٰے کا بھی دیدار ہوگا

ایک شاعر فرماتے ہیں:

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی، کیا ہی ایسی بھی جانے کی جلدی
ٹھہرو ٹھہرو ذرا جانِ عالم! ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

ایک درویش فرماتے ہیں:

فرقت میں نبی کی رو رو کر جو عمر گذارہ کرتے ہیں
وہ قبر میں اپنے آقا کے جلوؤں کا نظارہ کرتے ہیں

ایک اور آرزومند عرض کرتے ہیں:

قبر میں جلوہ دکھاتے ہیں مدینے والے
آرزو مرنے کی یوں کرتے ہیں جینے والے

اہل سنت کی راہ کو محبوب رکھا

حضرت بشر حافی قدس سرہ نے فرمایا: ایک مرتبہ خواب میں حضور اکرم نبی اعظم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو حضور پاک ﷺ نے پوچھا: اے بشر! کیا تجھے علم ہے کہ تیرے دور کے بزرگوں سے تیرا درجہ کیوں بلند کیا گیا۔ میں نے عرض کیا: مجھے تو معلوم نہیں۔ سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا: تم نے متبع سنت رہ کر بزرگوں کی تعظیم کی اور مسلمانوں کو راہِ حق دکھاتا رہا اور میرے اصحاب اور اہل بیت کو تو نے ہمیشہ محبوب رکھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ مرتبہ عطا فرمایا"۔

دوسری مرتبہ جب آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

امراء حصول ثواب کے لئے فقراء کی جو خدمت کرتے ہیں وہ تو پسندیدہ ہے لیکن اس سے زیادہ افضل یہ ہے کہ فقراء کبھی امراء کے آگے دست طلب دراز نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ رکھیں۔

(تذکرہ الاولیاء)

حدیث کے درجات

امام ابو الحسن خرقانی قدس سرہ (۴۲۴ھ) درس دیتے ہوئے کبھی یہ بھی فرماتے جاتے کہ یہ حدیث حضور پاک ﷺ کی نہیں ہے۔ کسی نے دریافت کیا کہ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ آپ نے فرمایا: جب تم حدیث پڑھتے ہو تو میں حضور اکرم ﷺ کے مشاہدے میں مشغول رہتا ہوں اور جو صحیح حدیث ہوتی ہے اس کو پڑھتے وقت حضور پاک کی پیشانی مبارک پر مُسرت کی جھلک ہوتی ہے لیکن جو حدیث موضوع ہوتی ہے اس پر آپ کی پیشانی مبارک شکن آلود ہوجاتی ہے جس سے مجھے اندازہ ہوجاتا ہے کہ صحیح حدیث کونسی اور موضوع کونسی ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

اپنی والدہ کو خوش رکھو

حضرت ابو حازم مکی قدس سرہ العزیز کے زمانے میں ایک بزرگ حج کا قصد کرکے بغداد شریف میں آپ کی زیارت کے لئے پہنچے تو آپ اس وقت آرام فرما رہے تھے چنانچہ کچھ دیر کے بعد آپ بیدار ہوئے تو انہیں مخاطب ہو کر فرمایا: میں خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ ﷺ نے تم تک ایک پیغام پہنچانے کا حکم دیا ہے کہ تم اپنی والدہ کے حقوق کو نظر انداز نہ کرو کیونکہ یہ حج کرنے سے کہیں زیادہ بہتر ہے لہٰذا واپس جاؤ اور اپنی والدہ کو خوش رکھو۔ چنانچہ وہ حج کا قصد ترک کرکے وطن واپس ہوگیا۔

ایک ہزار گنہگار بخشوائے گی

عارفہ کاملہ عابدہ زاہدہ مخدومہ سوختہ عشق حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا کی ولادت کی شب آپ کے گھر نہ تیل تھا جس سے مالش کی جاتی اور نہ کپڑا تھا جس میں

آپ کو لپیٹا جا سکتا حتیٰ کہ بد حالی کا یہ عالم تھا کہ گھر میں چراغ تک نہ تھا۔ اسی پریشانی میں آپ کے والد محترم سو گئے تو قسمت جاگ اٹھی خواب میں حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ نے تسلی و تشفی دیتے ہوئے فرمایا: تیری یہ بچی دربار الٰہی میں بہت ہی مقبولیت حاصل کرے گی اور اس کی شفاعت سے میری اُمت کے ایک ہزار افراد گناہگار بخش دئے جائیں گے۔ اس کے بعد سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا: ''والی بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر یہ تحریر کر کے لے جاؤ کہ تو ہر روز ایک سو مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے اور شب جمع میں چار سو مرتبہ لیکن آج جمعہ کی جو رات گذری ہے اس میں تو درود بھیجنا بھول گیا لہٰذا بطور کفارہ حامل ہٰذا کو چار سو دینار دے دے۔'' صبح کو بیدار ہو کر مسرت میں آپ بہت روئے اور خط تحریر کر کے دربان کے ذریعے والی بصرہ کے پاس بھیج دیا اس نے مکتوب پڑھتے ہی سائل کو دربار میں بلایا اور گرم جوشی سے بغل گیر ہوا اور کہا کہ جب بھی آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہوا کرے مجھے مطلع فرما دیا کریں اور حکم دیا کہ حضور پاک ﷺ کی یاد آوری کے شکرانے میں دس ہزار درھم تو فقراء میں تقسیم کر دو اور چار سو دینار اس شخص کو دے دو۔ چنانچہ انہوں نے چار سو دینار لے کر ضرورت کا تمام سامان خرید لیا۔

مرید کیا کرو

عارف کامل محی الدین ثانی سید محمد جمال الدین موسیٰ پاک شہید گیلانی قدس سرہ (۱۰۱۰ھ ملتان) فرماتے ہیں: یہ تمنا تھی کہ خود سرور عالم ﷺ کی جناب میں اگر باریاب ہو کر اجازت ارشاد حاصل ہو تو نور علیٰ نور پر پورا مصداق ہو گا۔ یہ سعادت ازلی تقدیر نے میرے نام لکھ دی ہے کہ یکا یک باب رحمت کھلا، حجاب اٹھا۔ مالک کریم نے اپنے فضل و کرم سے اس ناچیز کو حضور رحمت للعالمین ﷺ کے جمال باکمال کے شرف رویت کا اعزاز بخشا۔ اس عاجز کو اپنے سامنے بٹھا کر ہاتھ پکڑ لیا کلمہ شہادت و استغفار اور تین قل پڑھا کر دعائے قنوت اور ایمان مجمل و مفصل کی تقریر کرائی۔ تین تین بار دہرایا اور نظر توجہ میرے

ہاتھ پر رہی جو حضور پرنور ﷺ کے ہاتھ مبارک میں تھا۔ بعد ازاں قلم دوات عنایت کر کے فرمایا: ان کلمات کو لکھ۔ اس وقت حضور ﷺ کی عظمت و جلال مجھ پر غالب آ گیا۔ طاقت نہ رہی میں نے باادب عرض کی کہ مجھ میں اتنی سکت کہاں کہ حضور کی موجودگی میں ہاتھ ہلا سکوں۔ ساتھ ہی مجھے پر گریہ طاری ہو گیا۔ آپ نے رحمت خاص سے میری دلداری فرما کر لکھنے کو فرمایا۔ پھر میں نے سب تحریر کر دیا۔ اس کے بعد مجھے پیر دستگیر حضرت غوث صمدانی قدس سرہ کے شرف زیارت کا بھی فخر حاصل ہوا۔ فرمایا: اب مرید کیا کرو اور دست دادن بخلق کی اجازت فرمائی۔ الحمدللہ!

(تیسیر الشاغلین، مقدمہ ص ۳۵)

دفن دیگ نکال لے

ایک شخص خواب میں سرکار دوعالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: فلاں جگہ خزانے کی ایک دیگ دفن ہے اسے نکال لے اور اس سے خُمس (پانچواں حصہ) ادا کرنا تیرے لئے معاف کیا جاتا ہے۔ جب وہ شخص بیدار ہوا تو اس نے بتائی ہوئی جگہ میں واقعی دیگ پائی۔ قاضی سے خُمس کی معافی کا فتویٰ لیا تو قاضی نے جواب دیا کہ سرور کائنات ﷺ کا دیکھنا برحق ہے لیکن خُمس معاف نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جسم ظاہری کے ساتھ بیداری کی حالت میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جماعت پر جو حکم جاری فرمایا تھا وہی نافذ ہے اور وصال کے بعد خواب میں روح کا حکم بیداری کے حکم کا ناسخ نہیں ہوگا۔ (درالمعارف ۲۹۴)

دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟

جلیل القدر بزرگ حضرت ابراہیم ادھم قدس سرہ الاقدس (۱۶۶ھ) سے لوگوں نے دعاؤں کی عدم قبولیت کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا:

تم اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہوئے بھی اس کی اطاعت سے گریزاں ہو اور اس کے قرآن و رسول سے واقف ہوتے ہوئے بھی ان کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ اس کا رزق کھا کر بھی اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔ جنت میں جانے اور جہنم سے نجات پانے کا انتظام نہیں کرتے۔ ماں باپ کو دفن کر کے بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ابلیس کو دشمن جانتے ہوئے بھی اس کی معاندت نہیں کرتے۔ اجل کی آمد کا یقین رکھتے ہوئے بھی اس سے بے خبر ہو۔ اپنے عیوب سے واقف ہوتے ہوئے بھی دوسروں کی عیب جوئی کرتے ہو۔ پھر بھلا خود سوچو کہ ایسے لوگوں کی دعائیں کیسے قبولیت حاصل کر سکتیں ہیں۔

میری رات کی دعائیں نہیں جو قبول ہوتیں، میں سمجھ چکا یقیناً ابھی مجھ میں کچھ کمی ہے۔

روحانی اجتماع

گویہ سب کو تسلیم ہے کہ معبود وہی ہے
مگر کم ہیں جو سمجھتے ہیں کہ مقصود وہی ہے

آپ کے شہر حیدرآباد کی جامع مسجد روشن اردو بازار میں روحانی اجتماع انعقاد پذیر ہوتا ہے جس میں شاہ صاحب رونق افروز ہوتے ہیں۔

ذکر شریف ،مراقبہ ،نعت شریف، جامع دعا ہوتی ہے۔ استخارہ کے ذریعے دکھی انسانیت کی خدمت کی جاتی ہے۔

وہ بولے ہم سے ملنا ہے تو ہستی کو فنا کردے
وجود روح کو قید کثافت سے رہا کردے
حجاب جسم کو نام محبت پر فدا کردے
غرض اس جوہر علوی کو سفلی سے جدا کردے

نسخۂ روحانیت

حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہ العزیز (سنہ ۳۳۴ھ) نے ایک حکیم صاحب سے کہا کہ مجھے گناہوں کا مرض ہے اگر اس کی دوا بھی آپ کے پاس ہوتو مجھے عنایت فرمائیے! یہاں یہ باتیں ہورہی تھیں اور سامنے میدان میں ایک شخص تنکے چننے میں مصروف تھے،اس نے سراٹھا کرکہا: ''جو تجھ سے لولگاتے ہیں وہ تنکے چنتے ہیں''

مزید فرمایا: شبلی! یہاں آؤ میں اس کی دوا بتاتا ہوں۔

حیا کے پھول ،صبروشکر کے پھل، عجزونیاز کی جڑ،غم کی کونپل، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال ، حسن اخلاق کے بیج ۔یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کوٹنا شروع کرو اور اشک پیشانی کا عرق ان میں ملاتے رہو،ان سب کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ۔ جب سب پک کرتیار ہوجائے توصفائے قلب کی صافی میں چھان لینا اورشیریں زبان کی شکر ملاکرمحبت کی تیز آنچ دینا جس وقت تیار ہوکراترے تو اسکو خوف خدا کی ہواسے ٹھنڈا کرکے استعمال کرنا۔

حضرت شیخ شبلی نے نگاہ اٹھاکردیکھاتووہ مجذوب غائب ہوچکا تھا۔

''وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے''

☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہار تشکر

کسی ادارے کو چلانے کیلئے مخلص کارکنان کی ضرورت ہوتی ہے۔ مخلص اراکین کے بغیر کوئی بھی ادارہ چل نہیں سکتا۔ ادارہ زین الاسلام حیدرآباد کے زیر اہتمام ماہانہ مرکزی محفل ذکر شریف، نعت شریف و استخارہ جامع مسجد روشن اردو بازار حیدرآباد میں ہر انگریزی مہینے کے دوسرے جمعۃ المبارک کو منعقد ہوتی ہے اور اس جمعہ سے پہلے جمعرات کو ذیلی محفل انعقاد پذیر ہوتی ہے۔ جس میں خواتین وحضرات کثرت سے شرکت کرتے ہیں اور فیضیاب ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ خواتین کیلئے پردے کا اہتمام ہے۔ اس کے علاوہ شہر کے مختلف علاقوں میں ادارہ زین الاسلام کے زیر اہتمام محفل ذکر ونعت انعقاد پذیر ہوتی ہیں۔ ان میں حضرت قبلہ رونق افروز ہوتے ہیں۔ اسی طرح ٹنڈو الہیار، ٹنڈو آدم اور شہداد پور میں بھی محفل انعقاد پذیر ہوئی وہاں بھی شرکت کے ساتھ دکھی انسانیت فیضیاب ہوئی۔ ان کامیاب پروگرام سے اراکین کے حوصلے بلند اور عزم میں مزید پختگی آئی مستقبل میں یہ قافلہ حضرت قبلہ کی سرپرستی و قیادت میں اہل محبت کی دعوت پر پنجاب میں محافل ذکر ونعت منعقد کرے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) مالک نے چاہا تو وہاں بھی سائل کے مسائل سنے جائیں گے۔ استخارہ کیا جائے گا اور علاج بتایا جائے گا۔ اہل محبت اگر اپنے شہر میں پروگرام رکھنے کے خواہشمند ہوں تو فقیر سے درج ذیل نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

اس کے علاوہ ادارہ زین الاسلام نے نشرواشاعت کا محاذ بھی سنبھال لیا ہے۔ جس کے تحت حضرت مرشد پاک کی درد و سوز سے لکھی گئی تصانیف شائع کرکے ملک و بیرون ملک میں پھیلانے کا اراکین عزم رکھتے ہیں ادارہ کی جانب سے ایک کتاب ''زین البرشرح حزب البحر'' چھپ کر ملک و بیرون ملک پہنچ چکی ہے، دوسری ''انوار رمضان المبارک'' اور تیسری ''زین الاصفیاء فی دیدار مصطفےٰ'' ﷺ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور

چوتھی "حقانیت اسلام" پر چھپائی کا کام جاری ہے۔ آپ اپنی آراء سے آگاہ کریں حضرت قبلہ کی سرپرستی میں اراکین کا جذبہ جوان ارادہ پختہ اور نیت نیک رکھتے ہیں ان خوش نصیب اراکین میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں جبکہ تمام معاونین کا نام بنام لکھنا دشوار ہے۔

فقیر عبدالرزاق کے علاوہ، پروفیسر سمیع اللہ خان قادری، محمد فیاض بھٹی (راجپوت موبائل)، محمد فاروق قادری (شمع ٹریڈرس)، نادر علی (ملک بوٹ ہاؤس)، سید صادق علی (فضل ربی ریفریجریشن)، محمد اسماعیل میمن (غوثیہ ڈرگ والے)، حاجی محمد اقبال قادری (عبدالوہاب اسٹیٹ ایجنسی)، محمد فہد قادری (میمن سینٹر)، محمد مستقیم سہروردی (PTCL)، محمد ندیم (ڈاکٹر فرید کمپنی)، محمد شاہد قادری (ڈاکٹر فرید کمپنی)، محمد آصف میمن (ریشم گلی)، محمد نعیم میمن (میمن سوسائٹی)، عبدالوحید سہروردی (HDA)، محمد عدنان قادری (پرائم کمپیوٹر)، محمد بلال سہروردی (سہروردی فارما)، حافظ عبدالقادر قادری (سہروردی فارما)، حافظ محمد عمران علیم قادری (میمن سوسائٹی)، انجینئر حافظ شیراز احمد قادری (قاسم آباد)، سید منیر احمد (اورینٹ کمپوزر)، حافظ محمد آصف قادری (خطیب نورانی مسجد لطیف آباد)، عبداللطیف قادری (کپڑے والے)، محمد سلیم (الیکٹرک والے)، حاجی محمد اسماعیل (دال خانہ)، لیاقت شیخ (میڈیکل اسٹور)، محمد جنید قادری (نعت خواں)، حاجی محمد یعقوب (مسجد کمیٹی)، پیرزادہ محمد طاہر (مسجد کمیٹی)، پیرزادہ محمد راشد (مسجد کمیٹی)، حاجی عبداللطیف خان (گھڑی ساز) اور عین الدین قادری (آصف گمبٹ سینٹر)، شبیر بھائی (میٹھادر کراچی) وغیرہ وغیرہ

دعا ہے کہ محفل میں شریک ہونے والے تمام سائلین اور ادارہ زین الاسلام کے تمام معاونین مخلصین و محبین کو مالک کریم اپنی معرفت اور اپنے محبوب ﷺ کی محبت عطا فرمائے۔ دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں سے سرفراز فرمائے تمام سختیوں، مصیبتوں سے محفوظ فرمائے۔ بیماریوں سے شفاء کاملہ اور رزق میں برکتیں وسعتیں فرمائے اور مزید ادارے کے ساتھ قدم بہ قدم چلنے کی توفیق ارزانی عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد عبدالرزاق سہروردی قادری

0343-5237887

ماہنامہ زین الاسلام

(عنقریب شایع ہوگا)

زیر سرپرستی: پیر طریقت صاحبزادہ محمد زین العابدین راشدی

شریعت، طریقت، تاریخ، آثار، استخارہ، ادب، شاعری، حالات حاضرہ پر تجزیہ وتبصرہ اور نئی اہم ومفید کتابوں پر تعارف مشتمل ہوگا۔

معرفت الٰہی کا حصول، فروغ عشق مصطفیٰ، بیداری اہل سنت، دعوتِ اسلام، تعمیر سیرت، اصلاح معاشرہ، تزکیہ نفس، استحکام پاکستان، مقام مصطفیٰ کا تحفظ، نظام مصطفیٰ کا نفاذ، ہمارا مشن ہے:

ذرہ عشق نبی از حق طلب
سوز صدیق وعلی از حق طلب

ادارہ زین الاسلام

اَللّٰهُ الَّذِىْ سَخَّرَ كُمُ الْبُحُرَ (الجاثیہ:۱۲)

زینُ البِرِّ شرح حِزبُ البُحر

از افادات

قطب کبیر حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی سید علی حسنی مصری

قدس سرہ العزیز (۶۵۶ھ)

شارح

پیر طریقت، زینت اہل سنت حضرت علامہ مولانا

صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی قادری

مدظلہ العالی

باھتمام

حاجی محمد عبدالرزاق سہروردی قادری

ناشر

ادارہ زین الاسلام حیدرآباد سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

انوار رمضان المبارک

پیر طریقت، محقق اہل سنت حضرت علامہ مولانا
صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی قادری
مدظلہ العالی

باھتمام

حاجی محمد عبد الرزاق سہروردی قادری

ناشر

ادارہ زین الاسلام حیدر آباد سندھ

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوٰة والسلام عليڪ يا رسول الله

حضرت امام حسين رضي الله عنه جن جي شهادت ۽
محرم شريف متعلق هڪ فڪر انگيز تحرير

روشن صبح

۽

اهلسنت ۽ حُبِّ اهل بيت

ليکڪ

صاحبزاده سيّد محمد زين العابدين راشدي

ناشر: السادات اڪيڊمي

لاڙڪاڻو. ڪوڊ: 77150

يَومَ ندعُوا كُل أُناس بِاِمَامِهِم (قرآن شريف)

معنيٰ: جنهن ڏينهن اسان هر جماعت کي ان جي امام سان گڏ سڏ ڪندا سين.

اطيب البيان في مناقب
امام الاعظم ابي حنيفة النُعمان
عرف



سوانح امام المُسلمين

مصنف

حضرت مولانا صاحبزاده سيد محمد زين العابدين راشدي

باهتمام **اداره پيغام رضا پاکستان**

303 خواجہ چیمبرز، ڈانڈیا بازار، سٹی کورٹ، کراچی۔

فون: 7774884-7767819 فیکس: 7768243

ای میل: aslam@nooranigroup.com

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے ۔ کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

زین الحسنات فی نفی واثباتِ

عرف

لا الٰہ الا اللہ کے رموز و اسرار

از

پیر طریقت، محقق اہل سنت، مفکر اسلام

حضرت مولانا

پیر سید محمد زین العابدین شاہ راشدی قادری مدظلہ العالی

خواتین کیلئے استخارہ

حضرت علامہ صاحبزادہ

سید محمد زین العابدین شاہ راشدی

مدظلہ العالی

ہر انگریزی مہینے کی دوسری جمعرات

اور دوسرا جمعہ، (یعنی دو روز) حیدرآباد کو دیتے ہیں

حضرت قبلہ اپنے ہر ماہ کے دورے کی جمعرات اور جمعہ کو بعد نماز عصر تا مغرب آستانہ قادریہ، ایڈوانی لین، شاہی بازار، حیدرآباد۔ میں خواتین کے مسائل سنتے، استخارہ فرماتے اور علاج تجویز کرتے ہیں۔

استخارہ

اپنی قلبی پریشانیوں، گھریلو ناچاقیوں اور اپنے کاروباری معاملات میں مشورے کے لئے ایک کال پر حضرت شاہ صاحب سے استخارہ کروایئے، حصول تعویذات کے سلسلے میں جوابی لفافے کے ہمراہ اپنی تفصیلات اپنے نام معہ والدہ کے ارسال کریں

رابطہ کے لئے: **بعد نماز عصر تا عشاء**

ایڈریس: آستانہ قادریہ نزد جامع مسجد فیضان اولیاء شادمان ٹاؤن، کالابورڈ، ملیر، کراچی 37

0345-2785037 / 0323-2473924

نوٹ: حضرت قبلہ شاہ صاحب ہر ماہ (انگریزی) کے دوسرے جمعۃ المبارک کو حیدرآباد (سندھ) تشریف لاتے ہیں سائلین کو وقت عنایت کرتے ہیں ان کے مسائل سماعت فرماتے اور علاج تجویز فرماتے اور بعد نماز جمعہ ذکر شریف مراقبہ اور جامع دعا کرواتے ہیں شرکت کی دعوت ہے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

بمقام: جامع مسجد روشن اردو بازار / چھوٹکی گھٹی حیدرآباد

0343-5237887

المشتہر: ادارہ زین الاسلام حیدرآباد

ASRA Traders, Khokhar Muhallah, Hyd. Ph: 022-2784129